روزنامہ ممبئی آبطہ

مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 252, Friday- 11 September, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ❁ شمارہ نمبر ۲۵۲ ❁ جمعہ،۱۱ر ستمبر ۲۰۲۶ء، ۲۸ر ربیع الاول ۱۴۴۸ھ ❁ قیمت ۴ر روپے، صفحات:۸

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے ایک شخص سے جو پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا فرمایا ”مجھے کیا ہوا کہ تم میں بتوں کی بو پاتا ہوں‘ (عام طور سے بُت پیتل کے بنائے جاتے تھے) چنانچہ اس شخص نے (آپؐ کی ناراضگی کو دیکھ کر) اس انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا پھر جب وہ شخص دوبارہ آیا تو لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپؐ نے فرمایا کہ مجھے کیا ہوا تم پر دوزخیوں کا زیور دیکھ رہا ہوں (کہ کافروں کو جہنم میں لوہے کے طوق وسلاسل پہنائے جائیں گے۔

8 دنوں تک ٹفن میں پیاز، لہسن، آلو، نان وبیج نہ لائیں

اسکول نے جاری کیا حیرت انگیز فرمان، سنجے راؤت حملہ آور، ایم این ایس عہدیدار سچن پوکلے نے اسکول کے خلاف شکایت درج کرائی ہے

ایم این ایس عہدیدار سچن پوکلے نے اسکول کے خلاف شکایت درج کرائی ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا کہ اسکول سے منسلک رکن اسمبلی نریندر مہتا جین طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس لیے جین رواج تھوپے جا رہے ہیں۔ ملک میں بڑھتے مذہبی منافرت کا عکس اب اسکولوں میں بھی واضح طور پر دکھائی دینے لگا ہے۔ اس کی تازہ مثال مہاراشٹر میں ممبئی سے ملحق بھاینڈر واقع ’7 اسکوائر اسکول‘ میں دیکھنے کو مل رہی ہے۔ اس اسکول کے ذریعہ ایک سرکلر جاری کیا گیا ہے، جس نے ہنگامہ برپا کر دیا ہے۔ جین طبقہ کے 8 روزہ ’پریوشن‘ تہوار کو پیش نظر رکھتے ہوئے اسکول کی طرف سے طلبا کو لنچ باکس، یعنی ٹفن میں نان وبیج نہ لانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ اتنا ہی نہیں، بچوں سے کہا گیا ہے کہ وہ پیاز، لہسن، آلو، چقندر اور زیر زمین اُگنے والی دیگر سبزیاں بھی ٹفن میں نہ لائیں۔ میرا روڈ ایسٹ واقع سی بی ایس ای سے منسلک اسکول کی طرف سے پورٹل پر یہ سرکلر جاری کیا گیا ہے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اس اسکول میں الگ الگ طبقات کے بچے پڑھتے ہیں۔ ایسی صورت میں سرکلر سے ہنگامہ برپا ہونا لازمی تھا۔ سرکلر منظر عام پر آنے کے بعد کئی طرح کے سوال اٹھنے شروع ہو گئے ہیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ کسی کا خاص مذہبی تہوار کے دوران سبھی طلبا کو کھانے پینے سے متعلق خاص ہدایات جاری کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس معاملہ میں شیوسینا یو بی ٹی رکن پارلیمنٹ سنجے راؤت نے بھی اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ سنجے راؤت نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر لکھا ہے کہ ”میرا روڈ (ٹھانے) واقع 7 اسکوائر اکادمی اسکول نے اپنے پورٹل اور واٹس ایپ گروپ کے ذریعہ سرپرستوں کو ایک سرکلر بھیجا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پریوشن تہوار کے دوران، یعنی 8 ستمبر سے 16 ستمبر تک طلبا اپنے ٹفن میں پیاز، لہسن، آلو، چقندر جیسے زمین کے اندر اُگنے والی سبزیاں نہ لائیں۔“ وہ آگے لکھتے ہیں کہ ”بتایا جا رہا ہے یہ اسکول بی جے پی رکن اسمبلی نریندر مہتا سے منسلک ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا دیویندر فرنویس کی کابینہ میں خود کو ہندو مذہب کا ٹھیکیدار بتانے والے لوگوں کو مہاراشٹر کے مذہب اور اس کی متنوع ثقافت پر اس طرح کی مداخلت منظور ہے؟“ اسکول کے سرکلر پر اپنی ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے سنجے راؤت نے کہا کہ یہ معاملہ ’لو جہاد‘ سے بھی زیادہ سنگین ہے۔ کیا اب ممبئی میں مراٹھی شخص کو رہنا ہے یا نہیں، یہ بھی یہی لوگ طے کریں گے؟ ممبئی میں کون کیا کھائے گا اور کیا نہیں کھائے گا، اس کا فیصلہ بھی اب چند لوگ کریں گے؟ شیوسینا یو بی ٹی لیڈر نے یہ بھی سوال کیا کہ کیا ممبئی کے ’کٹپتی اُتسو‘ پر بھی اسی طرح کنٹرول قائم کرنے کی کوشش ہوگی؟ 106 مراٹھی لوگوں کی قربانی سے حاصل کیے گئے مہاراشٹر کو کیا اب نیلامی کے لیے رکھ دیا گیا ہے؟۔ قابل ذکر ہے کہ مہاراشٹر نونرمان سینا (ایم این ایس) نے بھی اس معاملہ میں اپنی مخالفت ظاہر کی ہے۔ ایم این ایس عہدیدار سچن پوکلے نے اسکول کے خلاف شکایت بھی درج کرائی ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا ہے کہ اسکول سے منسلک رکن اسمبلی نریندر مہتا جین طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس وجہ سے طلبا پر مذہبی رسوم و رواج تھوپے جا رہے ہیں۔ پوکلے نے شہری ایجوکیشن افسر سے مطالبہ کیا ہے کہ اس معاملہ میں اسکول کے خلاف کارروائی کی جائے۔ شکایت میں شرکلر سے متعلق اسکول کے کردار کی جانچ کا بھی مطالبہ کیا گیا ہے۔

برطانیہ واسرائیل کے درمیان اختلافات عروج پر

یروشلم میں برطانوی قونصل خانہ بند

برطانیہ نے ویسٹ بینک قبضے والے علاقوں میں موجود اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ دوسری طرف اسرائیل نے بھی برطانیہ کے خلاف کئی بڑے اقدامات کیے ہیں۔ برطانیہ و اسرائیل کے مابین اختلافات اور کشیدگی کافی بڑھ گئی ہے۔ یہ مسئلہ غزہ میں جاری جنگ کے دوران تنقید سے آگے بڑھ کر اراکین پارلیمنٹ پر پابندی اور تجارت کو روکنے تک پہنچ گیا ہے۔ حال ہی میں برطانیہ نے ویسٹ بینک قبضے والے علاقوں میں موجود اسرائیلی بستیوں کے ساتھ تجارت پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا تھا، اور اب اسرائیل نے بھی برطانیہ کے خلاف کئی بڑے اقدامات کیے ہیں۔ اسرائیل نے برطانیہ کے 11 اراکین پارلیمنٹ کو ملک میں آنے پر پابندی عائد کردی ہے۔ اس کے ساتھ ہی 8 ستمبر کو مشرقی یروشلم میں موجود برطانوی قونصل خانہ کو بھی بند کر دیا ہے۔ اطلاع کے مطابق برطانیہ کے کچھ دیگر شہریوں پر بھی اسرائیل میں داخلے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ ایڈمل بینڈ نے اس پورے مسئلے پر بیان جاری کیا ہے۔ ملی بینڈ نے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے ذریعہ دیے گئے ردعمل سے کافی مایوس ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم نے جو کیا ہے، اس پر مجھے فخر ہے اور وہ صحیح ہے لیکن اسرائیل کی پابندیاں مایوس کرنے والی ہیں۔ اس درمیان فرانس اور کناڈا کے لیڈران نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ بھی ایسے ہی قدم اٹھائیں گے، تاکہ ویسٹ بینک میں بستیوں کی توسیع اور بڑھتے تشدد کی وجہ سے آگے چل کر فلسطینی ریاست کی تشکیل ناممکن نہ ہو جائے۔ واضح رہے کہ اس سے قبل متحدہ عرب امارات سمیت 8 مسلم ممالک نے بھی ایک مشترکہ بیان جاری کر کے اسرائیل کی مذمت کی تھی۔ دوسری جانب اسرائیل کے وزیر خارجہ گیدون سار برطانیہ پر برہم ہیں۔ انہوں نے برطانیہ کے فیصلے کی مذمت کی ہے، اور غزہ میں جنگ بندی پر نظر رکھنے والے اقوام متحدہ کے مرکز سے برطانیہ کے نمائندوں کو ہٹانے کی بات کہی ہے۔ اس کے علاوہ گیدون سار نے کہا کہ ویسٹ بینک میں فلسطینی اتھارٹی کی سیکورٹی فورسز کو برطانیہ کے ذریعہ دی جارہی تربیت کو بھی بند کر دیا جائے گا۔ وزیر خارجہ گیدون سار نے کہا کہ جن لوگوں کے اسرائیل میں داخلے پر پابندی عائد کی گئی ہے، وہ یہودی مخالف اور اسرائیل مخالف سرگرمیوں میں شامل ہیں۔

وسط مدتی انتخاب سے قبل ٹرمپ نے کیے بڑے وعدے

ہر امریکی کو دیں گے ۵ر ہزار ڈالر، الیکشن کے بعد ایران سے ہوگی جنگ بندی!

ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ اگر ریپبلکن پارٹی آئندہ انتخاب میں ایوانِ نمائندگان اور سینیٹ دونوں میں جیت حاصل کرتی ہے تو ہر بالغ امریکی شخص کو 5000 ڈالر دیے جائیں گے۔ رواں سال نومبر میں امریکہ میں ہونے والے وسط مدتی انتخاب سے قبل صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ایک بڑا انتخابی داؤ چلا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ریپبلکن پارٹی آئندہ انتخاب میں ایوانِ نمائندگان (ہاؤس آف ریپریزنٹیٹیوز) اور سینیٹ دونوں میں جیت حاصل کرتی ہے تو ہر بالغ امریکی شخص کو 5000 ڈالر دیے جائیں گے۔ ریپبلکن پارٹی نے بدھ (9 ستمبر) کو ٹیکساس کے ڈلاس میں اپنی پہلی وسط مدتی انتخابی مہم شروع کی، جس میں ٹرمپ نے امریکی شہریوں کو 5 ہزار ڈالر (4.76 لاکھ روپے) دینے کا یہ وعدہ کیا۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے کہا کہ ملک کی مضبوط معاشی صورتحال اور معاشی کامیابی کی وجہ سے وہ یہ رقم دیں گے۔ انہوں نے اس منصوبہ کو ٹرمپ ڈیویڈنڈ نام دیا اور اس کے ساتھ ایک شرط بھی رکھی۔ ان کے مطابق یہ پیسہ امریکہ میں ہی خرچ کرنا ہوگا۔ وہ ہیں چاہتے کہ لوگ یہ پیسہ لے کر کناڈا، چین یا جرمنی جا کر خرچ کریں۔ حالانکہ ٹرمپ نے یہ نہیں بتایا کہ یہ پیسہ پانے کے لیے لوگوں کو کن شرائط کو پورا کرنا ہوگا۔ یہ بھی صاف نہیں ہے کہ حکومت اسے کس طریقے سے لوگوں تک پہنچائے گی۔ دوسری جانب نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے امریکی صدر ٹرمپ نے کہا کہ انہیں لگتا ہے نومبر میں ہونے والے وسط مدتی انتخاب کے فوراً بعد ایران کے ساتھ جنگ ختم ہو جائے گی۔ ان کے مطابق ایرانی قیادت اس انتخاب پر اثر ڈالنے کی کوشش کرنے کے لیے بے تاب ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے واضح کیا کہ وہ مستقبل قریب میں ایران کے ساتھ کسی بھی طرح کی بات چیت کرنے کے بارے میں نہیں سوچ رہے ہیں۔ ڈونالڈ ٹرمپ نے نامہ نگاروں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ”انتخاب کے فوراً بعد تیل کی قیمتیں تیزی سے نیچے گریں گی۔ مجھے لگتا ہے کہ اس میں وسط مدتی انتخاب سے تھوڑا زیادہ وقت لگے گا۔“ ان کے مطابق ایران انتخاب کو متاثر کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے تاکہ وہاں کمزور لوگوں کا گروپ آ سکے۔ انہیں اکیلا چھوڑ دیا جائے اور انہیں اپنا جوہری ہتھیار رکھنے دیا جائے۔ ٹرمپ نے یہ بھی کہا کہ ایران کے ساتھ آگے بات چیت ہو سکتی ہے لیکن ابھی ہم ایسا کچھ نہیں کر رہے ہیں۔

یوکرینی صدر زیلنسکی کی سیکورٹی میں بڑی لاپروائی، طیارہ سے ڈرون کی ہونے والی تھی ٹکر

ناروے کے وزیر اعظم جوناس گاس اسٹورے نے سرکاری نشریہ این آر کے سے بات چیت میں طیارہ و ڈرون کی ٹکر کے خدشہ سے متعلق تصدیق کی

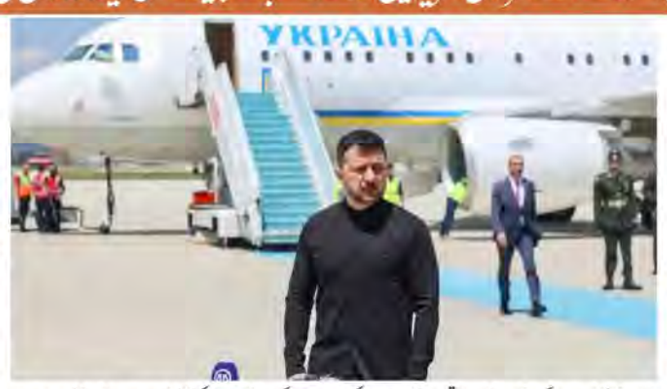

ناروے کے وزیر اعظم جوناس گاس اسٹورے نے بدھ کو سرکاری نشریہ این آر کے سے بات چیت میں طیارہ و ڈرون کی ٹکر کے خدشہ سے متعلق تصدیق کی اور کہا کہ یہ یوکرینی صدر کے سفر میں سیکورٹی خطرہ کا مظہر ہے۔ یوکرین کے صدر ولودمیر زیلنسکی کا طیارہ مالدووا سے ناروے کے لیے پرواز بھرنے کے دوران ایک نامعلوم ڈرون سے ٹکرانے سے بال بال بچ گیا۔ زیلنسکی ناروے کے مرحوم بادشاہ ہیرالڈ پنجم کی آخری رسومات میں شرکت کے لیے اوسلو جا رہے تھے۔ اسی دوران ان کی سیکورٹی میں یہ سنگین لاپروائی سامنے آئی۔ ناروے کے وزیر اعظم یوناس گار اسٹورے نے بدھ کے روز سرکاری نشریاتی ادارہ این آر کے سے گفتگو میں اس واقعہ کی تصدیق کی اور کہا کہ اس سے یوکرینی صدر کے سفر کے دوران پیدا ہونے والے سیکورٹی خطرے کی سنگینی ظاہر ہوتی ہے۔ وزیر اعظم اسٹورے نے این آر کے سے کہا کہ مالدووا سے پرواز بھرنے کے دوران یوکرینی صدر کا طیارہ تقریباً ایک ڈرون کی زد میں آ گیا تھا۔ یہی وہ حقیقت ہے جس کا انہیں سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ یوکرین کے حکام کی جانب سے ابھی تک اس واقعہ کی سرکاری طور پر تصدیق نہیں کی گئی ہے۔ زیلنسکی منگل کی شام بحفاظت اوسلو پہنچ گئے تھے۔ وہ مالدووا سے روانہ ہو کر بادشاہ ہیرالڈ کی آخری رسومات میں پہنچے جہاں دنیا کے کئی رہنماؤں اور بین الاقوامی شخصیات نے شرکت کی۔ اس سے قبل زیلنسکی نے ناروے کے وزیر اعظم یوناس گار اسٹورے سے ملاقات بھی کی تھی۔ ناروے کے وزیر اعظم کے دفتر میں ریاستی سکریٹری بھانو جارسیاہ نے این آر کے کو بتایا کہ مالدووا کی فضائی حدود میں ڈرون کا خطرہ تھا۔ اس کے سبب زیلنسکی کی اوسلو جانے والی پرواز میں تاخیر ہوئی۔ ناروے کے وزیر خزانہ جینس اسٹولٹن برگ نے بھی واقعہ کی تصدیق کی۔ انہوں نے بتایا کہ اوسلو پہنچنے کے کچھ وقت بعد زیلنسکی نے خود انہیں اس واقعہ کے بارے میں بتایا تھا۔ اسٹولٹن برگ نے کہا کہ ”انہوں نے کل رات ہماری ملاقات میں ہمیں اس کے بارے میں بتایا۔ میں اس کی تفصیلات میں جانے کی ہمت نہیں کروں گا، لیکن ان کی پرواز میں تاخیر ہوئی تھی اور طیارے کو کچھ خطرات لاحق تھے۔ حالانکہ میرے پاس اتنی معلومات نہیں ہیں کہ میں اس کے بارے میں مزید کچھ بتا سکوں۔“ انہوں نے مزید کہا کہ زیلنسکی کو وہاں سے نکلنے میں کچھ پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن یوکرین سے باہر نکلنا کبھی آسان نہیں ہوتا۔ اس کے باوجود انہوں نے آخری رسومات میں شرکت کے لیے ضروری وقت نکالا اور اپنی طرف سے کوشش بھی کی۔

مختصر مگر اہم خبریں

خلیج میں ایران اور امریکہ کے درمیان شدید لڑائی

ایران نے دو امریکی بحری جہازوں کو ڈبونے اور آٹھ آئل ٹینکر تباہ کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایران کی جانب سے یہ کارروائی امریکی حملے کے جواب میں کی گئی۔ آبنائے ہرمز میں بدھ کو شدید لڑائی چھڑ گئی۔ دونوں فریقوں نے پندرہ بحری جہاز تباہ کر دیئے۔ چھ ماہ سے جاری جنگ کے دوران دونوں طرف سے بحری جہازوں پر یہ سب سے بڑا جوابی حملہ ہے۔ ایران نے بدھ کو کہا کہ اس نے آبنائے ہرمز کے قریب دس جہازوں پر حملہ کیا۔ یہ حملہ امریکہ کی جانب سے پانچ ایرانی آئل ٹینکروں کو ڈبونے کے بعد کیا گیا۔ ایران نے یہ بھی کہا کہ اس نے اردن میں امریکی فوج کے زیر استعمال اڈے پر بیلسٹک میزائل داغے۔ حملے، جو اگست کے اواخر سے جاری تھے، ایک ماہ سے جاری خاموشی کو ختم کر چکے ہیں۔ امریکہ اور ایران نے ایک دوسرے کی فوجی، جہاز رانی اور توانائی کی تنصیبات پر حملے کیے ہیں۔ ایران کے پاسداران انقلاب نے کہا کہ وہ مزید کسی بھی حملے کا سخت جواب دیں گے۔ اگر دشمن نے دو یا تین حملے کیے تو وہ 20 اہداف کو نشانہ بنائیں گے۔ گارڈز نے کہا کہ ایران جلد ہی سمندر میں ایک نئے، بڑے ’نو گو زون‘ کا نفشہ جاری کرے گا، جو چابہار تک پھیلا ہوا ہے۔ امریکی فوج نے کہا کہ اس نے رات بھر ایران کے پانچ آئل ٹینکرز کو تباہ کر دیا اور ڈوبنے سے پہلے ان میں آگ لگنے کی ویڈیو جاری کی۔ امریکی سینٹرل کمانڈ نے ان حملوں کو ایران کے سپاہ پاسدارانِ انقلاب کی جانب سے امریکی بحریہ کے جنگی جہاز پر پچھلے دو دنوں میں دو بار بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنانے کا ردعمل قرار دیا۔ امریکہ نے کہا کہ کسی امریکی کو نقصان نہیں پہنچا۔ کولمبیا کے دورے کے دوران صحافیوں سے بات کرتے ہوئے امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے کہا کہ ”ایران امریکی بحریہ کے جہازوں کو نشانہ بنا رہا ہے، اور جب بھی وہ ایسا کرے گا یا کرنے کی کوشش کرے گا، تو وہ اپنے ٹینکروں سے محروم ہو جائے گا۔ ایران نے کہا کہ اس نے جوابی کارروائی میں دو امریکی بحری جہازوں اور آٹھ ٹینکروں پر حملہ کیا۔ اس حملے میں دبئی کے قریب لنگر انداز تیل کی مصنوعات کے ٹینکر ہرکولیس اسٹار پر ایک ملاح ہلاک اور عملے کا ایک رکن لاپتہ ہو گیا۔ میری ٹائم سیکورٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ ہو سکتا ہے اسے ڈرون کے ذریعہ نشانہ بنایا گیا ہو۔ سرکاری میڈیا کی رپورٹ کے مطابق ایران نے کویت اور بحرین کی بندرگاہوں پر آئل ٹینکرز کو بھی دھمکی دی تھی۔ میری ٹائم سیکورٹی کے ایک ذرائع نے بتایا کہ متحدہ عرب امارات کی بندرگاہ پر مائع قدرتی گیس (ایل این جی) لے جانے والے ایک ٹینکر کو نقصان پہنچا۔ آئی آر جی سی نے بدھ کے روز یہ بھی کہا کہ اس نے مشرقی اردن میں الازرق کے قریب امریکی فوجی اڈے پر بیلسٹک میزائل داغے۔ اردن نے کہا کہ اس کے فضائی دفاعی نظام نے 20 میں سے 18 ایرانی میزائلوں کو روک دیا، جب کہ دو آبادی والے علاقوں سے دور علاقوں میں گرے اور ان سے کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

’ہیری اور میگھن کی کہیں بھی شرکت شاہی گھرانے کی نمائندگی نہیں

لندن: برطانیہ کے بادشاہ کنگ چارلس سوم نے واضح کر دیا ہے کہ شہزادہ ہیری اور ان کی اہلیہ میگھن مارکل شاہی خاندان کے غیر فعال ارکان ہی رہیں گے اور برطانیہ واپسی کے باوجود شاہی فرائض انجام نہیں دیں گے۔ رپورٹ کے مطابق شاہی محل کی جانب سے اعلیٰ حکام کو بھیجے گئے خط میں کہا گیا ہے کہ ہیری اور میگھن 2020 میں شاہی ذمہ داریوں سے دستبرداری کے بعد طے پانے والے انتظامات کے مطابق شاہی خطابات کو سرکاری فرائض کیلئے استعمال نہیں کریں گے۔ خط میں یہ بھی واضح کیا گیا کہ جوڑا کسی فلاحی سرگرمی میں حصہ لیتا ہے تو وہ اسے نجی حیثیت میں انجام دے گا۔ شہزادہ ہیری اور میگھن کی سیکیورٹی سے متعلق فیصلے متعلقہ حکومتی اور پولیس اداروں کے اختیار میں رہیں گے۔ ہیری طویل عرصے سے برطانیہ میں پولیس سیکیورٹی کی فراہمی کے معاملے پر قانونی جدوجہد کرتے آئے ہیں۔ شاہی محل کے اس اقدام کا مقصد ہیری اور میگھن کی موجودہ حیثیت سے متعلق کسی بھی قسم کے ابہام کو دور کرنا بتایا گیا ہے۔

سہارنپور مسجد انہدام معاملہ: ملبہ میں اینٹوں پر نظر آئے پُراسرار نمبرات

الجھن کے درمیان کنوئیں پر کی گئی بیریکیڈنگ

اینٹوں پر نمبر لکھے جانے کی بات پھیلتے ہی ان مقامات پر لوگ پہنچنے لگے ہیں جہاں منہدم مسجد کا ملبہ ڈالا گیا ہے۔ لوگ اینٹوں کو اٹھا کر دیکھ رہے ہیں اس پر لکھے حروف کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سہارنپور کلکٹریٹ احاطہ میں موجود مسجد کو منہدم کیے جانے کے بعد اس کا ملبہ مختلف مقامات پر ڈلوایا گیا ہے۔ خبریں سامنے آ رہی ہیں کہ ملبہ میں کئی ایسی اینٹیں ملی ہیں، جن پر کچھ نمبرات درج ہیں۔ یہ نمبرات اب معمہ بن چکے ہیں۔ پہلی نظر میں ان نمبروں کو دیکھنے سے ایسا لگتا ہے کہ وہ کسی سنہ یعنی سال کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ بات پورے یقین کے ساتھ نہیں کہی جا سکتی۔ کئی لوگ انہیں اینٹوں کی تیاری کے سال سے جوڑ کر دیکھ رہے ہیں۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق 5 ستمبر کو مسجد منہدم کیے جانے بعد دیر شام تک ملبہ کو کلکٹریٹ احاطے کی جگہ سے ہٹا دیا گیا۔ ہٹائے گئے ملبے میں کئی اینٹوں پر 1909، 1911 اور 43 سمیت جیسے نمبر لکھے ہوئے ہیں۔ اینٹوں پر درج ان نمبروں نے معاملے کو پوری طرح الجھا دیا ہے۔ مسجد انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ کلکٹریٹ احاطہ میں واقع مسجد آزادی سے پہلے کی ہے۔ اگر اینٹوں پر درج نمبرات کو سنہ تصور کیا جائے تو مسجد انتظامیہ کمیٹی کا دعویٰ سچ ثابت ہوتا ہے۔ اینٹوں پر نمبر لکھے جانے کی بات پھیلتے ہی ان مقامات پر لوگ پہنچنے لگے ہیں جہاں منہدم مسجد کا ملبہ ڈالا گیا ہے۔ لوگ اینٹوں کو اٹھا کر دیکھ رہے ہیں اس پر لکھے حروف کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پر کچھ ویڈیوز سامنے آئی ہیں، جن میں لوگ ملبہ سے اینٹیں اٹھا کر لے جاتے ہوئے بھی دکھائی دیے۔ اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے متعلقہ مقامات پر پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے۔ ملبہ دیکھنے کے لیے آنے والے لوگوں کو پولیس کی جانب سے روکا بھی جا رہا ہے۔ کچھ مقامات پر ملبہ کو ترپال سے چھپا دیا گیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ کلکٹریٹ احاطہ کی منہدم مسجد کا ملبہ ہٹائے جانے کے بعد کنویں جیسی ایک ساخت ملی تھی۔ اسے محفوظ رکھنے اور اس کا تحفظ کرنے کے لیے پولیس کی جانب سے کنویں کے چاروں طرف بیریکیڈ لگا دیے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی کلکٹریٹ میں واقع نئے جلسہ گاہ کے آگے کسی کو جانے کی اجازت نہیں ہے۔ جن لوگوں کو ریونیو دفتر یا پھر انتخابی دفتر جانا ہے، صرف انہیں ہی نئے جلسہ گاہ سے آگے جانے دیا جا رہا ہے۔ کنویں کے آس پاس نگرانی کے لیے آر آر ایف اور پولیس اہلکار بھی تعینات کیے گئے ہیں۔ اتنا ہی نہیں، ہی سی ٹی وی کیمرے بھی لگائے گئے ہیں۔

فلپائن: سمندر کے درمیان کشتی میں آتشزدگی

۵ر مسافروں کی موت، ۸۷ر افراد لاپتہ

فلپائن کوسٹ گارڈ کی ترجمان کموڈور نومی کایابیاب نے بتایا کہ کشتی پر 134 افراد سوار تھے، ان میں 117 مسافر اور 17 عملے کے اراکین شامل تھے۔ آتشزدگی کے بعد کئی لوگوں کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ فلپائن میں ایک مسافر کشتی میں اچانک آگ لگنے سے کئی افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ یہ حادثہ ملک کے مغربی حصے میں 9 ستمبر کو پیش آیا۔ سمندر کے بیچ کشتی میں لگی اس آگ کی وجہ سے بڑی تعداد میں لوگ لاپتہ بھی ہوئے ہیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ فلپائن کوسٹ گارڈ کے مطابق حادثے میں اب تک کم از کم 5 افراد کی موت ہو گئی ہے اور تقریباً 42 لوگوں کو بچا لیا گیا ہے۔ درجنوں افراد اب بھی لاپتہ ہیں جس سے ہلاکتوں کی تعداد بڑھنے کا اندیشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ فلپائن کوسٹ گارڈ کی ترجمان کموڈور نومی کایابیاب نے بتایا کہ کشتی پر 134 افراد سوار تھے، ان میں 117 مسافر اور 17 عملہ کے اراکین شامل تھے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق کشتی ایم وی جون ایسٹر فینیلا سے روانہ ہوئی تھی۔ جب کشتی بدھ کو صوبہ پلاوان میں کورون کے قریب سمندر میں تھی، اسی دوران اس میں آگ لگ گئی۔ آتشزدگی کی وجہ سے کشتی میں افراتفری کا ماحول پیدا ہو گیا۔ حادثے کا مقام مغربی فلپائن کے سمندری علاقے میں بتایا گیا ہے۔ فی الحال آگ لگنے کی وجوہات کا پتہ نہیں چل سکا ہے۔ کوسٹ گارڈ کے مطابق اب تک 42 افراد کو بچا لیا گیا ہے، جبکہ 87 افراد لاپتہ ہیں۔ حالانکہ افسران نے یہ بھی کہا ہے کہ یہ تعداد حتمی نہیں ہے، اس میں تبدیلی ممکن ہے۔ کوسٹ گارڈ کی ٹیمیں مسلسل راحت رسانی کی مہم چلا رہی ہیں اور لاپتہ افراد کی تلاش کی جا رہی ہے۔ جائے وقوعہ کی تصاویر میں کوسٹ گارڈ کے جوان سمندر میں پھنسے لوگوں کو لائف جیکٹ پھینکتے ہوئے نظر آ رہے ہیں اور پیچھے کشتی جل رہی ہے۔ چھوٹی کشتیوں کے ذریعہ بھی کچھ لوگوں کو کم گہرے پانی کی جانب لایا گیا۔ قابل ذکر ہے کہ کشتیاں فلپائنی جزیرہ نما میں نقل وحمل کا ایک عام ذریعہ ہیں۔ طوفان، ناقص دیکھ بھال والی کشتیاں، اور لوڈنگ اور حفاظتی اصولوں کی خلاف ورزی (خصوصاً دور دراز علاقوں میں) کی وجہ سے اکثر یہاں سمندری حادثے پیش آتے رہتے ہیں۔

ستیہ نکیتن حادثہ کے بعد ایم سی ڈی نے ۳۴ر عمارتوں کو کیا منہدم، ۱۷ر جائیدادیں مقفل

۱۲۴۳ پی جی کی ہوگی جانچ، انہدامی کارروائی ۸ ستمبر کو شروع ہوئی جس دن ایم سی ڈی نے مختلف علاقوں میں ۱۷ر عمارتوں کو منہدم کیا، اُسی دن اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والی ۵ر عمارتوں کو مقفل بھی کیا گیا

انہدامی کارروائی 8 ستمبر کو شروع ہوئی جس دن ایم سی ڈی نے مختلف علاقوں میں 17 عمارتوں کو منہدم کیا۔ اُسی دن اصولوں کی خلاف ورزی کرنے والی 5 عمارتوں کو مقفل بھی کیا گیا۔ ستیہ نکیتن حادثہ کے بعد دہلی میں ایم سی ڈی کا زوردار بلڈوزر ایکشن دکھائی دے رہا ہے۔ جنوبی دہلی میں پی جی (پیئنگ گیسٹ) کے طور پر چل رہی عمارت گرنے سے 7 لوگوں کی موت نے انتظامیہ کی آنکھیں کھول دی ہیں، اور اب راجدھانی کے الگ الگ علاقوں میں غیر قانونی تعمیرات و خطرناک عمارتوں پر کارروائی کی جا رہی ہے۔ گزشتہ 2 دنوں میں ہی 12 زون میں ایم سی ڈی نے 34 عمارتوں پر انہدامی کارروائی کی ہے اور 17 عمارتوں کو مقفل کر دیا ہے۔ کارروائی کی ابتدا ایم سی ڈی نے 8 ستمبر کو الگ الگ علاقوں میں 17 عمارتوں کو منہدم کرنے سے شروع کی۔ اس کے ساتھ ہی اصولوں کی خلاف ورزی سے متعلق 5 عمارتوں کو مقفل کیا گیا۔ یہ کارروائی بلڈنگ سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی سمیت کئی طرح کی خامیوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کی گئی۔ 9 ستمبر کو بھی یہ کارروائی جاری رہی۔ اس دوران ایم سی ڈی نے 22 عمارتوں کے مالکان کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کیا اور 4 انہدامی احکامات بھی پاس کیے۔ یعنی جن عمارتوں کو منہدم کیا گیا، ان کے خلاف فوری کارروائی شروع کی گئی اور آگے کا قانونی عمل بھی شروع ہو گیا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق بدھ کے روز جامع مسجد کے پاس ایک عمارت کے گراؤنڈ فلور کی 2 چھت کی پلیٹ اور ایک پارٹیشن وال توڑی گئی۔ بازار سیتا رام کے سڑک پر یم نارائن میں غیر قانونی تعمیر پر بھی کارروائی ہوئی۔ وکاس نگر اور دوار کا سیکٹر 17 میں جن عمارتوں کو خطرناک قرار دیا گیا تھا، انہیں بھی منہدم کیا گیا۔ اس کے ساتھ ہی رانا پرتاپ باغ میں تیسری منزل کی 4 آر سی سی چھت کی پلیٹ اور پہلی منزل کی ایک پلیٹ ہٹائی گئی۔ علاوہ ازیں ماڈل ٹاؤن کے سردار نگر میں 3 چھت کی پلیٹ توڑی گئی اور ان کا لوہے کا ڈھانچہ کاٹا گیا۔ اس درمیان ایم سی ڈی نے تقریباً 1243 ایسی عمارتوں کی شناخت کی ہے، جن میں پی جی چلائے جا رہے ہیں۔ ان عمارتوں میں تقریباً 24 ہزار لوگ مقیم ہیں۔ فی الحال ایم سی ڈی نے سروے کے ذریعہ ڈاٹا بیس تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ یہ پتہ کیا جا سکے کہ رہنے کے لحاظ سے عمارتیں کتنی محفوظ ہیں۔ خاص طور سے 5 منزل سے زیادہ اونچی آر سی سی والی عمارتوں اور 4 منزل سے زیادہ اونچی ایسی عمارتوں کی جانچ ہو رہی ہے، جو اینٹ کی دیواروں پر کھڑی ہیں۔ جانچ کے بعد پی جی والی عمارتوں کو 4 زمروں میں تقسیم کیا جائے گا۔ پہلا زمرہ ’محفوظ‘، دوسرا ’معمولی مرمت کی ضرورت‘ والا، تیسرا ’بڑی مرمت کی ضرورت‘ والا اور چوتھا ’خطرناک‘۔ ایم سی

ناگپور: کانگریس کا آر ایس ایس دفتر کے باہر جارحانہ مظاہرہ

سیکڑوں کانگریس کارکنان نے اسمرتی بھون کے گھیراؤ کی کوشش کی، منوسمرتی کی کاپیاں جلائیں، ملک کو منوسمرتی سے چلانے کا الزام لگایا

ناگپور: اترا کھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی ریلی کے بعد میدان کے مبینہ شدھی کرن کے تنازع سے سیاسی ماحول گرم ہے۔ کانگریس کی جانب سے ملک بھر میں اسکے خلاف احتجاج کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی کے تحت ناگپور میں بدھ کو یوتھ کانگریس نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے خلاف مہم شروع کی اور ریشم باغ میں واقع آر ایس ایس کے سمرتی بھون کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کی۔ تاہم پولیس نے کانگریس کارکنان کو اسمرتی بھون پہنچنے سے پہلے ہی روک دیا۔ حاصل کردہ تفصیلات کے مطابق بدھ کے روز ہونے والے احتجاج کے دوران کانگریس کے سیکڑوں کارکنان نے جم کر نعرے بازی کی اور الزام لگایا کہ آر ایس ایس آئین کے بجائے منوسمرتی کے نظریہ کی بنیاد پر ملک چلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق مہاراشٹر یوتھ کانگریس نے سنویدھان سنمان یاترا کا اہتمام ناگپور میں کیا تھا۔ یہ مورچہ اپنے احتجاجی مقام سے آر ایس ایس دفتر کی طرف روانہ ہوا۔ اس مارچ میں یوتھ کانگریس کے عہدیداروں اور کارکنان نے کثیر تعداد میں شرکت کی اس موقع پر مظاہرین نے آئین اور مختلف پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے۔ اس دوران مظاہرین نے منواسمرتی کی جلد پھاڑ کر نذرِ آتش کیں۔ اس احتجاج کے ذریعے یوتھ کانگریس نے پیغام دیا کہ اس یاترا کا مقصد منواسمرتی کے مطابق سماجی عدم مساوات کو فروغ دینے والے نظریات کی مخالفت کرنا اور آئین کے ذریعے دیے گئے مساوات اور سماجی انصاف کے حقوق کے بارے میں عوامی بیداری پیدا کرنا تھا۔ اس یاترا کے پیش نظر ریشمی باغ علاقہ میں واقع آر ایس ایس دفتر واطراف پولیس کی بھاری نفری تعینات کی گئی تھی۔ تاہم جب مورچہ آر ایس ایس کے دفتر کی طرف بڑھا تو کچھ دیر کے لئے کشیدگی کا ماحول پیدا ہوگیا تھا۔ یوتھ کانگریس کے عہدیداروں نے بتایا کہ مارچ کو روکنے کی کوشش کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان ہاتھ اپائی ہوئی۔ جس میں یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر شیوراج مورے اور ریاستی انچارج نوجوت سنگھ سندھو زخمی ہوئے ہیں۔ شیوراج مورے کو سیون اسٹار اسپتال داخل کیا گیا ہے۔ یوتھ کانگریس نے مطالبہ کیا ہے کہ مورے پر مبینہ حملے کے سلسلے میں پولیس کے خلاف کیس درج کیا جائے۔ تادم تحریر پولیس کے تشدد اور متعلقہ افسران کے خلاف شکایت درج کرنے کے لئے یوتھ کانگریس کے کارکنان نندن وَن پولیس تھانے میں داخل ہو چکے تھے۔ یوتھ کانگریس کے عہدیدار نے بتایا کہ پولیس کی طرف سے کی گئی کارروائی انتہائی سنگین ہے اور پولیس پر کارروائی کے لئے پولیس تھانے کا گھیراؤ کیا گیا ہے۔ اترا کھنڈ کے ہلدوانی میں کانگریس صدر ملکارجن کھرگے کی ریلی کے بعد میدان کو مبینہ طور پر پاک (شدھی کرن) کرنے کا تنازع سامنے آیا تھا۔ اس واقعے اور اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آر کے خلاف کانگریس ملک بھر میں احتجاج کر رہی ہے۔ ناگپور میں سیکڑوں یوتھ کانگریس کارکنان نے آر ایس ایس کے دفتر کا گھیراؤ کرنے کی کوشش کی۔ مظاہرین نے بیریکیڈز کے پاس شدید نعرے بازی کی اور منوسمرتی کی کاپیاں بھی جلائیں۔ کانگریس رہنماؤں اور کارکنان نے مودی حکومت اور آر ایس ایس پر ملک کو آئین کے بجائے منوسمرتی کے اصولوں سے چلانے کا الزام عائد کیا۔

جرنگے کا انتباہ: اگر تشدد ہوا تو ذمہ دار ایکناتھ شندے ہوں گے

سمبھاجی نگر میں سازش کی جارہی ہے، مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے سنسنی خیز الزام عائد کیا ہے

مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے سنسنی خیز الزام عائد کیا ہے کہ چھترپتی سمبھاجی نگر میں فساد برپا کرکے مراٹھا ریزرویشن تحریک کو نقصان پہنچانے کی سازش کی جا رہی ہے۔ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے سنسنی خیز الزام عائد کیا ہے کہ چھترپتی سمبھاجی نگر میں فساد برپا کرکے مراٹھا ریزرویشن تحریک کو نقصان پہنچانے کی سازش کی جارہی ہے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ حکومت مراٹھا سماج کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی۔ ساتھ ہی انہوں نے ریاستی وزیر ادے سامنت اور شمبھوراج دیسائی کی جانب سے کی جانے والی تنقید کا بھی جواب دیا۔ مراٹھا سرٹیفکیٹس منسوخ کرنے کی مبینہ کوششوں پر شندے کو ذمہ دار ٹھہراتے ہوئے جرنگے پاٹل نے وزراء کو بھی خبردار کیا کہ ان کے دن گنے جاچکے ہیں۔ ٹی وی نائن کی رپورٹ کے مطابق منوج جرنگے نے سنسنی خیز الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ چھترپتی سمبھاجی نگر میں بیٹھ کر فساد برپا کرنے کی سازش کی جا رہی ہے۔ شندے مراٹھوں کے درمیان لڑائیاں کروانا چاہتے ہیں۔ فساد کروانا چاہتے ہیں۔ اس تحریک کے دوران یہ سب ہونے والا ہے اور ان تمام معاملات کے ذمہ دار صرف شندے ہوں گے۔ انتروالی سراٹی میں جاری احتجاج کے ۱۲ رویں دن میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے منوج جرنگے پاٹل نے یہ سنسنی خیز الزامات لگائے ہیں۔ منوج جرنگے پاٹل نے اس موقع پر ریاستی حکومت پر شدید حملہ کیا۔ انہوں نے کہا، ''آپ تمام وزراء ایک ساتھ بھی آجائیں تو ہمارے مراٹھا سماج کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ آپ کو لگتا ہوگا کہ آپ کے پاس پیسہ ہے۔ ایم ایل اے اور وزراء کے پاس غنڈوں کی فوج ہے۔ آپ کو لگتا ہوگا کہ ایم ایل اے اور وزیر متحد ہوکر ہمیں سبق سکھا دیں گے۔ لیکن آپ ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔'' ریاستی صنعت کے وزیر ادے سامنت نے الزام لگایا تھا کہ منوج جرنگے اپنے آس پاس موجود لوگوں کی بات سن کر کام کرتے ہیں۔ اس پر بھی جرنگے نے جوابی حملہ کیا۔ انہوں نے کہا، ''آپ کے آس پاس کون ہے اور ہمارے آس پاس کون ہے، یہ الزامات پہلے بھی لگائے جاچکے ہیں۔ کیا ہم اب تک اچھے تھے؟ کیا پرساد لاڈ اور ادے سامنت کو اب تک سب کچھ اچھا لگ رہا تھا؟ ہمارے ساتھ چائے پیتے وقت ہم اچھے لگتے تھے؟ مراٹھا ریزرویشن تحریک کے لیڈر منوج جرنگے پاٹل نے انتروالی سراٹی میں جاری بھوک ہڑتال کے 12 ویں دن میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے پر سنسنی خیز الزامات عائد کیے ہیں۔

ممبئی جرائم پیشہ موبائل چور گرفتار تین چوری کا معمہ حل

زہر دینے کے الزام میں تین افراد کے خلاف مقدمہ درج

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی پولس نے جرائم پیشہ ملزم کو گرفتار کرکے موبائل چوری کے 03 مقدمات کا انکشاف کے بعد اس سے کل 000,48,1/- روپے قیمت کے 09 موبائل برآمد کرنے کا دعوی کیا ہے۔ پارک سائیٹ پولیس اسٹیشن میں تاریخ ۸ ستمبر کو شکایت کنندہ کی دی گئی شکایت پر دفعہ 305(a) بی این ایس 2023 کے تحت گھر میں داخل ہوکر موبائل چوری کرنے کے متعلق مقدمہ درج کیا گیا تھا۔ پولیس نے مذکورہ مقدمہ درج کرکے جانچ شروع کی تھی۔ ممبئی پولس کے نتین جھاڈے اور ٹیم نے مقدمے کی جائے وقوعہ اور اس کے احاطے کے سی سی ٹی وی فوٹیج اور تکنیکی معلومات کی بنیاد پر مقدمے میں مطلوبہ ملزم کا سراغ لگا کر 05 گھنٹے میں پولیس ریکارڈ پر موجود ملزم فیروز محمد شکیل شیخ عرف چوہا عمر 25 سال، رہنے والا امبیکا نگر چال، اجوا ہوٹل کے پیچھے، اپر ڈپو پاڑہ، پارک سائیٹ، وکرولی (مغرب)، ممبئی 79 کو گرفتار کرکے دفعہ 305(a) بی این ایس جرم نمبر ۸۷۹/2026 دفعہ 305(a) بی این ایس 3) جرم نمبر 880/2026 دفعہ 305(a) بی این ایس کے 03 مقدمات کا انکشاف ہوا۔ اسی طرح مذکورہ ملزم سے مہارت سے پوچھ تاچھ کرکے روپے -/1,48,000 قیمت کے 09 موبائل برآمد کیے گئے۔ گرفتار ملزم فیروز محمد شکیل شیخ عرف چوہا، عمر 25 سال، کے پر پارک سائیٹ، گھاٹکوپر، پنت نگر اور نرل نگر پولیس اسٹیشن میں چوری، ڈکیتی، غیر قانونی ہتھیار رکھنے ایسے کل 20 مقدمات پہلے درج ہیں۔ مذکورہ کارروائی دیوین بھارتی، پولیس کمشنر پولیس کمشنر، ممبئی، منوج شرما، پولیس جوائنٹ کمشنر (لا اینڈ آرڈر)، دھنجے کلکرنی، ایڈیشنل پولیس کمشنر مشرقی علاقائی ڈیپارٹمنٹ، چیمبور، ممبئی، جناب اجے سنگھ دیشگھ، پولیس ڈپٹی کمشنر، مشرقی کی رہنمائی میں انچارج سینئر پولیس انسپکٹر، پارک سائیٹ پولیس اسٹیشن، ممبئی، اشوک لانگے، اسسٹنٹ پولیس انسپکٹر نتین جھاڈے، پولیس سب انسپکٹر اکشے واگھ، پولیس حوالدار وشال گوآرے، پولیس حوالدار راہل نوالے، پولیس سپاہی منوج سرواڈے، پولیس سپاہی روہیداس بھوسارے، پولیس سپاہی دیپک تاڈے نے مذکورہ کارروائی کی ہے۔

اندھیری کمپنی کے پرانے ملازم ڈرائیور نے ہی انکم ٹیکس چھاپہ کی سازش تیار کی تھی

ایک کروڑ ہفتہ طلب کرانکم ٹیکس اور کرائم برانچ کے افسر ظاہر کرنے والے گینگ کے تمام ۱۰ ملزمین گرفتار اس میں انکم ٹیکس انسپکٹر اور ٹیکس اسسٹنٹ بھی شامل

ممبئی پولس نے فلمی انداز میں انکم ٹیکس کا چھاپہ مار کر ہفتہ طلب کرنے والے فرضی افسر وگروہ کو بے نقاب کیا جو اسپیشل ۲۶ فلم کے طرز پر ممبئی کے اندھیری میں انکم ٹیکس کا چھاپہ مار کر مالک وملازمین کو یرغمال بنا کر ان کے موبائل بھی چھین لئے تھے اور اسٹاف کو یرغمال بنایا تھا۔ انکم ٹیکس اور کرائم برانچ کے افسر بتا کر مبلغ جعلی چھاپہ مار کر 1 کروڑ روپے کا ہفتہ طلب کرنے والی گینگ کو پولس نے بے نقاب کرنے کے ساتھ مفرور ملزمین کو بھی گرفتار کرنے کا دعویٰ کیا ہے۔ مذکورہ مقدمے کی مختصر تفصیلات کے مطابق شکایت کنندہ راجکمار کنڈاسامی، عمر 49 سال کے پاس پہلے ڈرائیور کے طور پر ملازم شخص سنتوش ادئے کھوپٹکر اور شکایت کنندہ کے درمیان جھگڑا ہوا تھا۔ اس وجہ سے شکایت کنندہ نے 06 مہینے کی تنخواہ نہ دیتے ہوئے سنتوش کھوپٹکر کو نوکری سے نکال دیا۔ اس بات سے ناراض سنتوش ادئے کھوپٹکر نے اس کے پاس موجود شکایت کنندہ کے متعلق معلومات کا استعمال کرکے اس کے شناسائی 06 مرد اور 3 خواتین کے ساتھ مل کر مجرمانہ سازش رچ کر انکم ٹیکس اور کرائم برانچ محکمہ کے سرکاری افسر وملازم ہونے کا جھوٹا دعوی کرکے شکایت کنندہ کی ملکیت کے آفس میں زبردستی غیر قانونی طور پر داخل ہوئے۔ نیز جعلی سرکاری شناختی کارڈ دکھا کر شکایت کنندہ اور اس کی بیوی کا اغوا کرکے نیز شکایت کنندہ اور اس کی بیوی اور دفتر کے دیگر 10 ملازمین کے موبائل چھین کر انہیں دفتر کے باہر جانے سے غیر قانونی طور پر روک کر انکم ٹیکس محکمہ کی طرف سے قانونی کارروائی کرنے کی دھمکی دے کر گالی گلوچ کی۔ نیز کارروائی ٹالنے کے لیے 1 کروڑ روپے کا ہفتہ طلب کیا اس لیے شکایت کنندہ نے مذکورہ نامعلوم اشخاص کے خلاف قانونی شکایت دینے پر ان کا تفصیلی بیان نوٹ کرکے 892/2026 دفعہ 61(2) 204,205,233,140(2) 127(1)(1) 351 (2) 308(4) بھارتیہ نیائے سنہتا 2023 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ مذکورہ مقدمے کے سلسلے میں ملزمان کو تکنیکی جانچ کی بنیاد پر گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار کیے گئے ملزمین میں 1) سنتوش ادئے کھوپٹکر عمر 37 سال 2) ونئے رمیش مورے، عمر 37 سال 3) پریم کسن سبنانی، عمر 50 سال 4) پرگیہ ہریش مائن، عمر 27 سال 5) ریشمہ شامراؤ وارنگ، عمر 41 سال 6) شبنیہ حفیظ شیخ، عمر 48 سال مذکورہ گرفتار ملزمان سے کی گئی پوچھ تاچھ میں مذکورہ ملزمین میں سے ملزم نمبر 7 اور 8 یہ انکم ٹیکس محکمہ میں بالترتیب انکم ٹیکس انسپکٹر اور ٹیکس اسسٹنٹ کے عہدے پر کام کررہے ہیں اور مذکورہ ملزم یہ مذکورہ ملزم نمبر 02 سے 06 اور ملزم نمبر 09 اور 10 کے ساتھ شکایت کنندہ کے آفس میں جاکر مذکورہ مجرمانہ سازش میں شامل ہونے کی معلومات حاصل ہونے پر مذکورہ ملزمین کی تلاش لے کر انہیں موجودہ مقدمے میں تاریخ ۱۰ ستمبر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گرفتار ملزمین میں 7) سریش مہادیو پرساد مشرا، عمر 57 سال (انکم ٹیکس انسپکٹر) 8) سنیل منوہر گورے، عمر 59 سال (ٹیکس اسسٹنٹ) 9) جتو عرف جتیندر نامدیو مورے، عمر 52 سال 10) اشوک وٹھوبا شندے، عمر 57 سال شامل ہے یہ کارروائی ممبئی پولس کمشنر دیوین بھارتی کی سرپرستی میں ڈی سی پی دتہ نلاوڑے نے انجام دی ہے اور ملزمین کو گرفتار کرکے اس گینگ کو بے نقاب کیا ہے۔

ایم پی ایس سی امتحان میں مبینہ بدنظمی اور پیپر لیک کے خلاف ودربھ کے طلبہ کا سنویدھان چوک پر احتجاج

'پیپر تمہارا تھا، خواب ہمارے تھے، پیپر لیک ہوا اعتماد ٹوٹا، ہمارے مستقبل سے مت کھیلو' جیسے نعرے لگائے گئے۔ مبینہ پیپر لیک پر ایم پی ایس سی کے صدر اور سکریٹری کے استعفیٰ کا مطالبہ۔ ایم پی ایس سی بھرتی امتحان میں مبینہ بے ضابطگیوں کی تفتیش، قصوروار افراد کے خلاف سخت کارروائی اور امتحانی نظام کو تبدیل کرنے کیلئے بدھ کو ودربھ کے ہزاروں طلبہ نے ناگپور کے سنویدھان چوک پر احتجاج کیا۔ اس موقع پر ''پیپر تمہارا تھا، لیکن خواب ہمارے تھے، ہماری محنت کا بازار مت سجاؤ، پیپر لیک ہوا اعتماد ٹوٹا، ہمارے مستقبل سے مت کھیلو' جیسے نعروں سے علاقہ گونج اٹھا۔ مظاہرین نے امتحان کے پرچے میں رازداری، امتحانی مرکز کی سیکوریٹی اور نتیجہ کے عمل میں شفافیت کے بارے میں سوال قائم کرتے ہوئے کہا کہ ایک امتحان میں مبینہ بے ضابطگی کا اثر صرف اسی امتحان تک محدود نہیں رہتا۔ اس امتحان کی تیاری کرنے والے ہزاروں امیدواروں کی مہینوں، برسوں کی محنت، مالی خرچ اور تیاری پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ ہم امتحان صرف سوالات کے جواب لکھنے کے لئے نہیں دیتے بلکہ اس کے ذریعے ہم اپنے خاندان کے حالات کو بدلنے، انتظامیہ کا حصہ بننے اور معاشرہ کے لئے کام کرنے کا خواب دیکھتے ہیں۔ اس لئے سوالیہ پرچہ کا لیک ہونا صرف ایک بددیانتی نہیں بلکہ ہمارے خوابوں کا قتل ہے۔ اس موقع پر طلبہ نے مطالبہ کیا کہ ایم پی ایس سی امتحانات سے متعلقہ مبینہ بے ضابطگیوں کی آزادانہ اور غیر جانبدارانہ تفتیش کی جائے، قصوروار افراد اور اداروں کو جوابدہ ٹھہرایا جائے، مستقبل میں سوالیہ پرچوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹھوس طریقہ کار وضع کیا جائے اور امتحان دینے والوں کو اعتماد میں لے کر فیصلے کیے جائیں۔ مہاراشٹر پبلک سروس کمیشن (ایم پی ایس سی) کی طرف سے ۲۰۲۲ سے اب تک کرائے گئے تمام بھرتی امتحانات کا تفصیلی اور جامع جائزہ لے کر منصفانہ تحقیقات کی جائے۔ طلبہ نے الزام لگایا ہے کہ پہلی بار پیپر لیک نہیں ہوا ہے بلکہ پچھلے تمام امتحانات میں بھی سوالیہ پرچہ لیک ہوا ہے۔ نیز طلبہ کا یہ بھی مطالبہ ہے کہ ایم پی ایس سی کے چیئرمین وویک بھیمنوار اور سکریٹری کو ان کے عہدوں سے فوری طور پر ہٹایا جائے تاکہ پیپر لیک معاملے کی تحقیقات غیر جانبداری سے کی جاسکے۔ مظاہرے میں شریک طلبہ نے دعویٰ کیا کہ اگر متعلقہ افسران کے دفتر میں رہتے ہوئے بھی تحقیقات کی جاتی ہے تو اس کی غیر جانبداری پر سوال اٹھ سکتے ہیں۔ حکومت اور ایم پی ایس سی کو طلبہ کے مطالبات کا فوری نوٹس لینا چاہئے اور شفاف تحقیقات کرنی چاہئے۔

چوری کی دو وارداتیں، گھروں سے ۹۷ ہزار کے زیورات ونقدی غائب

عمارت کی پارکنگ سے ۶۵ ہزار روپے کی ایکٹیوا بھی چوری، پولیس تفتیش میں مصروف

بھیونڈی: شہر میں چوری کی دو الگ الگ وارداتوں سے شہریوں میں تشویش پائی جارہی ہے۔ نارپولی علاقے میں چوروں نے دو بند گھروں کے تالے توڑ کر تقریباً 97 ہزار روپے مالیت کے سونے چاندی کے زیورات اور نقد رقم چوری کرلی۔ وہیں بھیونڈی شہر پولیس اسٹیشن کی حدود میں ایک عمارت کی پارکنگ سے تقریباً 65 ہزار روپے مالیت کی ایکٹیوا 125 چوری کرلی گئی۔ دونوں معاملات میں پولیس نے نامعلوم چوروں کے خلاف مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے۔ پولیس کے مطابق پہلی واردات انجور پھاٹا کے شیواجی نگر میں ہنومان مندر کے قریب پیش آئی۔ پوجا جادھو اوران کی بھابھی گنوبائی جادھو کے گھر نمبر 526 اور 527 میں اہل خانہ موجود نہیں تھے۔ اسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے نامعلوم چوروں نے گھروں کی کنڈیاں توڑ کر اندر داخل ہوئے اور سونے چاندی کے زیورات سمیت نقد رقم چوری کرلی۔ چوری شدہ سامان کی مجموعی قیمت تقریباً 97 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ اس معاملے میں نارپولی پولیس اسٹیشن میں 26/0981 کے تحت بی این ایس کی دفعات 305(اے)، 331(3) اور (4) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس حوالدار سنتوش سسکر معاملے کی تفتیش کررہے ہیں۔ دوسری واردات بھیونڈی سٹی پولیس اسٹیشن کی حدود میں پرجھو آلی واقع ماؤلی ناور میں پیش آئی۔ یہاں رہنے والے آشیش اگروال نے شام تقریباً 7 بجے اپنی ایکٹیوا 125 پارکنگ میں لاک کرکے کھڑی کی تھی۔ اگلی صبح تقریباً 8 بجے پارکنگ میں پہنچنے پر ایکٹیوا غائب ملی۔ چوری شدہ گاڑی کی قیمت تقریباً 65 ہزار روپے بتائی گئی ہے۔ شکایت کی بنیاد پر بھیونڈی سٹی پولیس نے نامعلوم چور کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس آس پاس نصب سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کرکے چور کی تلاش کررہی ہے۔ معاملے کی تفتیش پولیس سپاہی وانکھیڑے کررہے ہیں۔ شہر میں مسلسل سامنے آرہی چوری کی وارداتوں سے شہریوں میں اپنی جان و مال کی حفاظت کو لے کر تشویش بڑھ رہی ہے۔ مقامی شہریوں نے پولیس سے رات کے وقت گشت بڑھانے اور چوری کی وارداتوں پر قابو پانے کا مطالبہ کیا ہے۔ چوری کی دو مختلف وارداتوں میں دو گھروں سے مجموعی طور پر ۹۷ ہزار روپے مالیت کے زیورات اور نقدی غائب ہونے کی خبر سامنے آئی ہے۔ جرائم کی اس نوعیت کی وارداتیں عام طور پر رہائشی علاقوں میں سیکیورٹی کی عدم موجودگی یا موقع پاکر تالے توڑنے کی صورت میں انجام دی جاتی ہیں۔

دھولیہ: مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کی جانب سے یک روزہ صحافتی ورکشاپ کا کامیاب انعقاد

دھولیہ اور دھولیہ واطراف کے شہروں کے صحافیوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ تواب انصاری، شکیل رشید، عاصم جلال، ڈاکٹر عبدالوہاب، مشتاق کریمی، شیخ محمد اظہر نے خطاب کیا۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اردو ساہتیہ اکادمی کے زیر اہتمام یک روزہ اردو صحافتی ورکشاپ کا انعقاد ۸ ستمبر ۲۰۲۶ء کو شہر کے باغبان جماعت خانہ قصبہ نگر میں عمل میں آیا۔ دھولیہ میں پہلی مرتبہ اردو اکادمی کی جانب سے منعقدہ ورکشاپ میں بیرون شہر کے علاوہ مقامی صحافیوں کے ہمراہ شہر کے معززین، شعراء، ادباء، اساتذہ، جونیئر کالج کے طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پہلے تعارفی سیشن کی صدارت مہاراشٹر اردو ساہتیہ اکادمی کے کارگزار صدر سید حسین اختر نے کی۔ جبکہ دوسرے سیشن کے صدر ادارہ سوسیس کے سیکریٹری الحاج محمد عفان انصاری اور تیسرے سیشن کے صدر سردار شکشن سنستھا کے چیئرمن ڈاکٹر عقیل پرویز تھے۔ اکادمی کے ایگزیکٹیو آفیسر شعیب ہاشمی نے پروگرام کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ ابتدائی کلمات میں سید حسین اختر نے اکادمی کے توسط سے اردو کے فروغ کیلئے کئے جانے پروگراموں کی تفصیل فراہم کی اور مستقبل کے عزائم سامعین کے گوش گزار کئے۔ صحافتی ورکشاپ میں ہفت روزہ خاندیش جن سنگرام کے ایڈیٹر تواب انصاری نے جدید صحافت اور اردو کے روشن امکانات کے موضوع پر سیر حاصل خطاب کیا۔ ایشیا ایکسپریس ٹی وی کے رپورٹر شیخ محمد اظہر نے صحافی کو ایک سے زائد زبانوں کے جاننے سیکھنے کی ضرورت پہ زور دیا۔ نیز جدید دور میں جدید تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا جدید ٹیکنالوجی سے واقفیت جیسے نکات پر روشنی ڈالی۔ دانش ریاض نے اپنے خطاب میں نسل نو کو پیغام دیا کہ وہ صحافت کے جدید تقاضوں کو سمجھیں۔ اردو صحافت میں معاشی خبروں کے مقام واہمیت کو موثر انداز میں پیش کیا۔ ڈاکٹر عبدالوہاب نے ''اردو صحافت، جدید ٹیکنالوجی اور اس میں مواقع'' اس عنوان پر طلبہ کی رہنمائی کی اور صحافتی ورکشاپ پر خبر لکھنے کو کہا اور ان طلباء میں سے پانچ ایسے طلبہ جنہوں نے بہترین انداز میں رپورٹنگ کی انہیں انعامات سے نوازا۔ روزنامہ ممبئی اردو نیوز کے مدیر شکیل رشید نے اپنے تجربات و مشاہدات بیان کرتے ہوئے طلبہ اور صحافت میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کو مشورہ دیا کہ وہ صحافت کو پیشے کے طور پر نہ اپنائیں۔ پیغام دیا کہ صحافت سچی ہو، تاکہ وہ جھوٹ پر غالب آسکے۔ شکیل رشید نے دیگر زبانوں کے مقابلے میں اردو اخبارات کی ریڈرشپ میں کمی کی وجوہات اور سدباب پر بھی روشنی ڈالی۔ عاصم جلال (ڈپٹی اسسٹنٹ ایڈیٹر، روزنامہ انقلاب) نے طلبہ سے خطاب میں کہا کہ اردو کیلئے میدان کھلا ہے۔ اردو صحافت بھی دیگر زبانوں کے موازنہ میں بہت آگے ہے۔ انہوں نے کہا کہ اردو کی کسمپرسی کا رونا رونے سے گریز کرنا چاہئے۔ انہوں نے اخبار میں ڈیسک کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا۔ خبر کی تکنیک کے حوالے سے رہنمائی کرتے ہوئے انہوں نے طلبہ سے کہا خبر صرف ایک پہلو سے نہ ہو بلکہ نامہ نگار کو خبر میں دونوں پہلوؤں کا خیال رکھنا چاہیے۔ نیز نشاندہی کی کہ ڈیجیٹل میڈیا کے اس دور میں بھی اعتبار پرنٹ میڈیا کو ہی حاصل ہے۔ سینئر صحافی مشتاق کریمی نے سوشل میڈیا پر اردو اخبارات کے پی ڈی ایف کی ترسیل کے حوالے سے کہا کہ اردو اخبارات کی بقا کیلئے ضروری ہے کہ اخبارات خرید کر پڑھے جائیں۔ ڈاکٹر تنویر احمد نے ذرائع ابلاغ کا مقصد اخبار مثبت خبروں کے ذریعے قارئین کی ذہن سازی اخبار کے ذریعے سماج میں تبدیلی سوشل میڈیا کے مثبت منفی پہلوؤں کا احاطہ کیا ساتھ ہی نوجوانوں سے اور بچوں کو موبائل کے مضر اثرات سے بھی روشناس کیا۔ اس صحافتی ورکشاپ میں جلگاؤں، مالیگاؤں اور آس پاس کے شہروں کے صحافیوں نے بھی شرکت کی۔

اپنی تجارت کو نئی بلندیوں پر لے جائیں

کیا آپ چاہتے ہیں کہ آپ کا پروڈکٹ یا سروس پورے مہاراشٹر کے قارئین تک پہنچے؟ ممبئی رابطہ کے ساتھ اپنی کاروباری شناخت کو مضبوط کریں۔

ہم پیش کرتے ہیں:

شہر کے قارئین تک پہنچنے کا سنہری موقع

روزانہ شائع ہونے والا پرچم دار اخبار

تجارتی اشتہارات کیلئے منفرد اور موثر پلیٹ فارم

آپ کے کاروبار کی شناخت اور فروخت میں اضافہ

رابطہ کریں: 70399 66616 = 75061 00010

ای میل کریں: mumbairaabta@gmail.com

ابھی اشتہار بک کریں اور اپنی تجارت کو قارئین تک پہنچائیں!

گینگسٹر ابوسلیم کو سپریم کورٹ سے نہیں ملی راحت، قبل از وقت رہائی کی درخواست مسترد

ابوسلیم کو ۱۹۹۵ء میں تاجر پردیپ جین کے قتل معاملے میں ۲۰۱۵ء میں اور ۱۹۹۳ء کے ممبئی سلسلے وار دھماکہ معاملہ میں ۲۰۱۷ء میں 'ٹاڈا' کی خصوصی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی تھی

ممبئی: سپریم کورٹ نے گینگسٹر ابوسلیم کی وہ عرضی خارج کر دی ہے جس میں اس نے 1993 کے بم دھماکہ معاملے میں رہائی کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے سپریم کورٹ کے 2022 کے فیصلے کے مطابق 25 سال کی سزا مکمل کر لی ہے۔ دراصل رواں سال اپریل میں بامبے ہائی کورٹ کے ذریعہ رہائی کی عرضی خارج کیے جانے کے بعد ابوسلیم نے سپریم کورٹ میں اپیل کی تھی۔ اس نے دلیل دی تھی کہ قید کے دوران حاصل ہونے والی معافی کو مدنظر رکھتے ہوئے اس نے اپنی سزا کے 25 سال مکمل کر لیے ہیں اور اس لیے وہ رہائی کا حقدار ہے۔ حالانکہ بامبے ہائی کورٹ نے کہا تھا کہ اس کی 25 سال کی سزا 2030 میں مکمل ہوگی۔ ابوسلیم نے ہائی کورٹ کے حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا، جس نے 27 جولائی کو اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ ابوسلیم کو 1995 میں تاجر پردیپ جین کے قتل کے معاملے میں 2015 میں اور 1993 کے ممبئی سلسلے وار دھماکہ معاملہ میں 2017 میں 'ٹاڈا' کی خصوصی عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی تھی۔ سماعت کے دوران جسٹس وکرم ناتھ اور جسٹس سندیپ مہتا کی بنچ نے کہا کہ ''عام حساب سے بھی دیکھیں تو 11 نومبر 2005 کو جیل جانے کی تاریخ سے آپ کے 25 سال پورے نہیں ہوئے ہیں۔'' واضح رہے کہ ابو سلیم کو ممبئی دھماکہ اور پردیپ جین کے قتل کے معاملے میں مقدمہ کا سامنا کرنے کے لیے ہندوستان کے حوالے کیا گیا تھا، جب ہندوستانی حکومت نے یہ پختہ یقین دہانی کرائی تھی کہ اسے 25 سال سے زیادہ کی جیل کی سزا نہیں دی جائے گی۔ جب ٹرائل کورٹ نے دونوں معاملوں میں عمر قید کی سزا سنائی تو سپریم کورٹ نے 13 جولائی 2022 کو پرتگال کو دی گئی ہندوستان کی پختہ یقین دہانی کے مطابق اس کی سزا کم کرکے 25 سال کر دی۔ سپریم کورٹ میں پہلے ہوئی کارروائی میں مرکزی حکومت نے دلیل دی تھی کہ اس کی 25 سال کی سزا 11 نومبر 2005 سے شروع ہوئی تھی اور یہ نومبر 2030 میں ختم ہوگی۔ دوسری جانب ابوسلیم نے دلیل دی ہے کہ سزا کی مدت کا حساب 18 ستمبر 2002 سے کیا جانا چاہیے جب ہندوستان کے کہنے پر انٹرپول کے ذریعہ جاری ریڈ کارنر نوٹس کے بعد اسے پرتگال میں حراست میں لیا گیا تھا۔ مرکزی حکومت کی دلیل ہے کہ ابوسلیم کو پرتگال میں پاسپورٹ سے متعلق ایک جرم کے سلسلے میں حراست میں لیا گیا تھا اور اس کی حراست کا اس جرم سے کوئی تعلق نہیں تھا جس کے لیے اسے حوالے ہندوستان کے حوالے کیا گیا تھا۔ قابل ذکر ہے کہ ابوسلیم انڈر ورلڈ ڈان داؤد ابراہیم کے سنڈیکیٹ کا حصہ تھا۔ جون 2017 میں ابوسلیم کو 1993 کے ممبئی دھماکوں کے معاملے میں قصوروار ٹھہرایا گیا اور عمر قید کی سزا سنائی گئی۔ اسے سلسلے وار بم دھماکوں میں استعمال کے لیے گجرات سے ممبئی ہتھیار لے جانے کا قصوروار پایا گیا تھا۔ ان دھماکوں میں 257 لوگوں کی موت ہوئی تھی اور 700 سے زائد لوگ شدید طور پر زخمی ہوئے تھے۔

چین میں غیر قانونی مذہبی سرگرمیوں کی اطلاع دینے پر شہریوں کو انعام دینے کا سلسلہ

چین میں مذہبی سرگرمیوں پر نگرانی مزید سخت کرتے ہوئے متعدد شہروں اور علاقوں میں ایسے اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں

بیجنگ: چین میں مذہبی سرگرمیوں پر نگرانی مزید سخت کرتے ہوئے متعدد شہروں اور علاقوں میں ایسے اقدامات متعارف کرائے گئے ہیں جن کے تحت شہریوں کو حکومت کی جانب سے ''غیر قانونی'' قرار دی جانے والی مذہبی سرگرمیوں کی اطلاع دینے کی ترغیب دی جارہی ہے۔ رواں سال کی پہلی ششماہی کے دوران چین کے ایک درجن سے زائد شہروں میں ایسے ضوابط سامنے آئے ہیں جن میں غیر منظور شدہ مذہبی سرگرمیوں کی اطلاع دینے والوں کے لیے انعامات بھی رکھے گئے ہیں۔ ان اقدامات نے مذہبی آزادی اور نجی عبادت پر ریاستی نگرانی کے حوالے سے نئی تشویش پیدا کردی ہے۔ فروری میں صوبہ یونان کے ہونگے علاقے کے حکام نے مبینہ ''غیر قانونی مذہبی سرگرمیوں'' کی 35 اقسام کی نشاندہی کی۔ ان میں گھروں یا غیر منظور شدہ مقامات پر اجتماعی عبادت اور مذہبی تقریبات، لائیو اسٹریم یا وی چیٹ گروپس کے ذریعے مذہبی تبلیغ، عوامی مقامات پر مذہبی مواد تقسیم کرنا اور سرکاری اجازت کے بغیر مذہبی تعلیم یا تربیت کا اہتمام شامل ہے۔ صوبہ چنگھائی کے شہر ہائی ڈونگ میں نگرانی کا دائرہ کاروباری اداروں تک بھی بڑھایا گیا ہے، جہاں ہوٹلوں اور ٹریول ایجنسیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے یہاں ہونے والی تقریبات پر نظر رکھیں اور کسی بھی ''مشکوک صورتحال'' کی اطلاع دیں۔ ادھر صوبہ سچوان کے شہر چینگدو میں تصدیق شدہ اطلاعات فراہم کرنے والوں کو 800 یوآن تک انعام دینے کی پیشکش کی گئی ہے۔ یہ اقدامات ایسے وقت سامنے آئے ہیں جب یکم جنوری سے نافذ ہونے والی پبلک سکیورٹی ایڈمنسٹریشن پنشمنٹ قانون میں تبدیلی کے بعد پہلی مرتبہ ''غیر قانونی مذہبی سرگرمیوں'' میں ملوث ہونے پر پانچ سے 15 دن تک انتظامی حراست کی گنجائش شامل کی گئی ہے۔ چین میں صدر شی جن پنگ کی جانب سے 2016 میں مذہب کی ''سینیسائزیشن'' کی پالیسی متعارف کرائے جانے کے بعد مذہبی اداروں اور سرگرمیوں پر سرکاری نگرانی میں مسلسل اضافہ ہوا ہے۔ نئے اقدامات کے اثرات بالخصوص عیسائیوں، مسلمانوں اور تبتی بدھ مت کے پیروکاروں کے لیے باعثِ تشویش قرار دیے جا رہے ہیں۔ چینی حکومت کا موقف ہے کہ ملک میں شہریوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے، تاہم مذہبی سرگرمیاں سرکاری قوانین اور منظور شدہ ادارہ جاتی نظام کے اندر ہونی چاہئیں۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ نئے ضوابط مذہبی سرگرمیوں کی نگرانی میں عام شہریوں کو بھی شامل کر کے نجی مذہبی زندگی پر ریاستی کنٹرول کو مزید وسیع کر سکتے ہیں۔

چین کے نئے 'نسلی اتحاد' قانون پر تشویش

بیجنگ: چین میں نسلی اتحاد کو فروغ دینے کے لیے متعارف کرایا گیا نیا قانون ایغوروں سمیت نسلی اقلیتوں کے ثقافتی، مذہبی اور لسانی حقوق کے مستقبل پر نئی تشویش کا باعث بن رہا ہے۔ نسلی اتحاد قانون کو مارچ 2026 میں منظور کیا گیا تھا اور یہ یکم جولائی سے نافذ ہو چکا ہے۔ بیجنگ کا کہنا ہے کہ قانون کا مقصد چین کے 56 نسلی گروہوں کے درمیان مساوات، اتحاد اور مشترکہ ترقی کو مضبوط بنانا ہے۔ تاہم ناقدین کو خدشہ ہے کہ قومی شناخت پر بڑھتا ہوا زور اقلیتی برادریوں پر اپنی الگ زبان، مذہب اور ثقافتی روایات کو محدود کرنے کا دباؤ بڑھا سکتا ہے۔ اقوام متحدہ کے ماہرین بھی اس قانون کے ممکنہ اثرات پر سوال اٹھا چکے ہیں۔ ان کے مطابق ملک بھر میں یکساں نسلی پالیسی نافذ کرنے سے ایغور، تبتی اور منگول سمیت مختلف اقلیتوں کی لسانی، ثقافتی اور مذہبی خودمختاری متاثر ہونے کا خطرہ موجود ہے۔ خصوصاً سنکیانگ میں ایغور برادری کے حوالے سے یہ معاملہ زیادہ حساس ہے، جہاں مذہبی آزادی، ثقافتی اظہار، نگرانی اور حراست سے متعلق چینی پالیسیوں پر پہلے ہی طویل عرصے سے بین الاقوامی تنقید جاری ہے۔ چین ان الزامات کو مسترد کرتے ہوئے اپنی پالیسیوں کو دہشت گردی اور انتہا پسندی کے خلاف اقدامات، استحکام اور اقتصادی ترقی کے لیے ضروری قرار دیتا رہا ہے۔ نئے قانون کا اصل اثر اس کے عملی نفاذ سے واضح ہوگا۔ اہم سوال یہ ہوگا کہ آیا نسلی اتحاد کو فروغ دیتے ہوئے ایغور اور دوسری اقلیتیں اپنی زبان، مذہب، روایات اور ثقافتی شناخت آزادانہ طور پر برقرار رکھ سکیں گی۔

شیخ حسینہ کی مشکلیں بڑھیں:
ان کی صاحبزادی صائمہ کا ڈبلیو ایچ او سے استعفیٰ

شیخ حسینہ کی بیٹی صائمہ واجید پر چین کے دورے سے متعلق مالی فراڈ اور زمین کے غلط استعمال کا الزام ہے۔ اس نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔ بنگلہ دیش کی سابق وزیر اعظم شیخ حسینہ کی صاحبزادی صائمہ واجید نے عالمی ادارہ صحت (ڈبلیو ایچ او) کے جنوب مشرقی ایشیا ریجن کی سربراہ کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے بدھ کو اپنا استعفیٰ پیش کر دیا، جو فوری طور پر لاگو ہوگا۔ صائمہ دھوکہ دہی اور غلط استعمال کے الزام میں زیر تفتیش تھیں۔ صائمہ نے 2024 کے اوائل میں ڈبلیو ایچ او ساؤتھ ایسٹ ایشیا ریجن کی ریجنل ڈائریکٹر کا عہدہ سنبھالا۔ ان کی مدت ملازمت پانچ سال کے لیے تھی۔ تاہم، تنازعہ کے درمیان، ڈبلیو ایچ او نے اسے گزشتہ سال بغیر تنخواہ کے انتظامی رخصت پر رکھا۔ بنگلہ دیش کی اینٹی کرپشن ایجنسی نے بھی صائمہ کے خلاف کارروائی کی۔ مارچ 2025 میں، ایجنسی نے اس کے خلاف دھوکہ دہی اور غلط استعمال کے الزامات دائر کیے تھے۔ اس کے بعد، جولائی 2025 میں، ڈبلیو ایچ او نے اسے انتظامی رخصت پر رکھا۔ ڈبلیو ایچ او نے صائمہ پر چین کے سفری اخراجات سے متعلق مالی فراڈ کا الزام لگایا۔ تنظیم نے اس کی تعلیمی قابلیت پر بھی سوالات اٹھائے۔ واجید نے ان تمام الزامات کی تردید کی ہے۔ صائمہ کے وکلاء نے جولائی 2026 میں ڈبلیو ایچ او کو بھیجے گئے ایک خط میں الزامات کا جواب دیا۔ خط میں، انہوں نے کہا کہ ان کے موکل نے کوئی مالی فراڈ نہیں کیا۔ انہوں نے اس کی تعلیمی قابلیت سے متعلق الزامات کی بھی تردید کی۔ ڈبلیو ایچ او نے صائمہ پر بنگلہ دیش میں غیر قانونی طور پر زمین حاصل کرنے کا الزام بھی لگایا۔ صائمہ نے اپنے استعفیٰ خط میں اس الزام کا جواب دیا۔ صائمہ نے بتایا کہ اس نے یہ زمین ڈبلیو ایچ او میں شامل ہونے سے پہلے حاصل کی تھی۔ یہ بنگلہ دیشی قانون کے تحت حاصل کی گئی تھی جس کا تعلق ملک کی تحریک آزادی کے رہنما شیخ مجیب الرحمان کے خاندان سے تھا۔ واضح رہے شیخ مجیب الرحمان شیخ حسینہ کے والد ہیں۔ صائمہ کا استعفیٰ شیخ حسینہ کی اقتدار سے بے دخلی کے بعد ان کے خاندان پر بڑھتے ہوئے دباؤ کے درمیان آیا ہے۔ بنگلہ دیش میں 2024 کے وسط میں بڑے مظاہرے پھوٹ پڑے، شیخ حسینہ کو وزیر اعظم کے عہدے سے سبکدوش ہونا پڑا۔ حسینہ کے کئی قریبی سیاسی رہنماؤں اور ساتھیوں پر بنگلہ دیش میں مختلف مقدمات میں الزامات عائد کیے گئے ہیں جن میں بدعنوانی سے متعلق مقدمات بھی شامل ہیں۔ بنگلہ دیش کی معزول وزیر اعظم شیخ حسینہ کی صاحبزادی صائمہ واجد نے عالمی ادارہ صحت کے جنوب مشرقی ایشیا کی ریجنل ڈائریکٹر کے عہدے سے باضابطہ طور پر استعفیٰ دے دیا ہے۔ ان کا یہ استعفیٰ 9 ستمبر 2026 کو سامنے آیا ہے، جس کی بنیادی وجہ ان کے خلاف جاری مالیاتی فراڈ کی تحقیقات اور طویل عرصے سے بغیر تنخواہ کے انتظامی رخصت پر ہونا بتائی گئی ہے۔

گاندھی نگر میں عمارت کا ایک حصہ منہدم، کئی افراد کے پھنسے ہونے کا خدشہ

گجرات کے گاندھی نگر کے کڈاسن علاقے میں ایک عمارت اچانک گر گئی۔ اس میں کئی لوگوں کے پھنسنے کا خدشہ ہے۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم ریسکیو میں مصروف ہے۔ گجرات کے گاندھی نگر کے کڈاسن علاقے میں تعمیر کی جا رہی عمارت اچانک گر گئی، جس میں کئی لوگ پھنس گئے۔ گاندھی نگر فائر آفس کے اہلکار نے بتایا کہ فائر ڈپارٹمنٹ کی ٹیمیں موقع پر بچاؤ کے کام میں مصروف ہیں۔ خدشہ ہے کہ اس میں 10-12 مزدور پھنس سکتے ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی موقع پر پہنچ گئے ہیں۔ یہ حادثہ رات 15:9 کے قریب پیش آیا۔ ابوبکی دی ایمپائر X نامی زیر تعمیر کمرشل کمپلیکس میں ایک بھاری لوہے کا سلیب اچانک گر گیا۔ اس سے پورے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا اور کئی مزدوروں کے لوہے اور ملبے تلے دبنے کا خدشہ ہے۔ گاندھی نگر فائر بریگیڈ کی 5 سے زیادہ گاڑیاں اور خصوصی ریسکیو ٹیمیں موقع پر پہنچ گئیں۔ بھاری لوہے کے ڈھانچے اور کنکریٹ کو ہٹانے اور پھنسے ہوئے لوگوں تک پہنچنے کا کام تیزی سے کیا جا رہا تھا۔ اس کمپلیکس میں دو یونٹوں کے درمیان بنایا جا رہا لوہے کا ڈھانچہ اچانک زوردار آواز کے ساتھ گر گیا۔ عینی شاہدین کے مطابق حادثے کے وقت کئی مزدور موقع پر کام کر رہے تھے۔ دھماکے جیسی آواز سن کر آس پاس کے لوگ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے اور امدادی ٹیموں کے پہنچنے سے پہلے ہی لوگوں کو باہر نکالنے کی کوشش شروع کر دی۔ زخمیوں کو فوری علاج اور اسپتال لے جانے کے لیے کئی ایمبولینس گاڑیاں تعینات کی گئی تھیں۔ کچھ زخمیوں کو اسپتال بھیجا گیا ہے۔

سری لنکائے مسلح افواج کے لیے
ہندوستان کی حمایت کو اہم سرمایہ کاری قرار دیا

کولمبو: سری لنکا نے بدھ کے روز اپنی مسلح افواج کی صلاحیت سازی اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کو دوطرفہ دفاعی تعاون کے مستقبل میں ایک اہم سرمایہ کاری'' کے طور پر بیان کیا، اور دونوں ممالک کے درمیان گہری بحری سلامتی شراکت داری پر زور دیا۔ کولمبو میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے تین روزہ دورہ جزیرے کے اعزاز میں کولمبو میں آئی این ایس اودے گیری پر ایک استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے، سری لنکا کے وزیر محنت اور غیر ملکی روزگار انیل جینتھا فرناندو نے کہا کہ کولمبو ہندوستان کی طرف سے سری لنکا کے فوجی اہلکاروں کو تربیت اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے فراہم کردہ مواقع کی بہت قدر کرتا ہے۔ ''ہم سری لنکا کی مسلح افواج کی صلاحیت کی تعمیر اور انسانی وسائل کی ترقی کے لیے ہندوستان کی مسلسل حمایت کی بہت قدر کرتے ہیں۔ ہماری مسلح افواج اور اہلکاروں کو ہندوستان میں تربیت اور پیشہ ورانہ ترقی کے لیے فراہم کیے گئے مواقع ہمارے دفاعی تعاون کے مستقبل میں ایک اہم سرمایہ کاری رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سری لنکا دونوں بحری افواج کے درمیان میری ٹائم سیکورٹی تعاون کو مزید مضبوط کرنا چاہتا ہے جس میں مشترکہ آپریشنز، تربیت اور صلاحیت کی تعمیر شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم دونوں بحری افواج کے درمیان میری ٹائم سیکورٹی تعاون کو مضبوط بنانے کی امید رکھتے ہیں، جس میں مشترکہ آپریشنز، تربیت اور صلاحیت کی تعمیر شامل ہے۔ فرنینڈو نے کئی نازک ادوار میں ہندوستان کی حمایت کے لیے کولمبو کا شکریہ بھی ریکارڈ کیا۔ انہوں نے کہا، ''ہم حالیہ چیلنجوں جیسے کہ کووڈ وبائی امراض، 2022 میں معاشی بحران، سائیکلون ڈٹوا اور مشرق وسطیٰ کی صورتحال کی وجہ سے اس سال کے توانائی کے بحران کے دوران ہندوستان کی مضبوط حمایت، ہمدردی اور یکجہتی کا شکر گزار طور پر اعتراف کرتے ہیں۔

ہندوستان اور بنگلہ دیش نے فوجی اور
اسٹریٹجک تعلقات کو گہرا کرنے پر تبادلہ خیال کیا

ڈھاکہ: بنگلہ دیش میں ہندوستانی ہائی کمشنر پنیش ترویدی نے بدھ کے روز کہا کہ نئی دہلی ڈھاکہ کے ساتھ اپنے گہرے فوجی اور اسٹریٹجک تعلقات کو بہت اہمیت دیتا ہے۔ انہوں نے بنگلہ دیش کے وزیر اعظم طارق رحمان کے دفاعی مشیر، بریگیڈیئر جنرل (ریٹائرڈ) اے کے ایم شمس الاسلام کے ساتھ ایک بشکریہ ملاقات کی۔ یہ ملاقات ڈھاکہ کے چھاؤنی میں مسلح افواج ڈویژن کے دفاعی مشیر کے دفتر میں ہوئی۔ بنگلہ دیش کے انٹر سروسز پبلک ریلیشنز (آئی ایس پی آر) کی جانب سے جاری کردہ ایک بیان کے مطابق، دونوں فریقین نے دوطرفہ دفاعی اور سیکیورٹی تعاون سے متعلق مختلف امور پر بات چیت کرنے سے قبل شروع میں تہنیتی پیغامات کا تبادلہ کیا۔ بات چیت میں مشترکہ تربیتی پروگراموں پر توجہ مرکوز کی گئی جس کا مقصد دونوں ممالک کی مسلح افواج کے پیشہ ورانہ معیار کو بڑھانا ہے اور ساتھ ہی ساتھ حکام کے درمیان فوجی تجربے اور تربیت کا تبادلہ کرنا ہے۔ آئی ایس پی آر کے بیان کے مطابق، دونوں فریقین نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ، علاقائی امن واستحکام اور میری ٹائم سیکیورٹی پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے آغاز میں، دفاعی مشیر اور ہندوستانی ہائی کمشنر نے باہمی سلام کا تبادلہ کیا۔ مسلح افواج کے پیشہ ورانہ معیار کو بڑھانے کے لیے مشترکہ تربیتی پروگرام، فوجی حکام کے درمیان تجربات اور تربیت کے باہمی تبادلے، ڈیزاسٹر مینجمنٹ، علاقائی امن اور میری ٹائم سیکیورٹی سمیت اہم امور پر نتیجہ خیز بات چیت ہوئی۔

مشرق وسطیٰ میں کشیدگی سے خام تیل کی قیمت ۱۰۰ ڈالر فی بیرل سے تجاوز

مشرق وسطیٰ میں امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے بعد خام تیل کی قیمت جولائی کے بعد پہلی بار ۱۰۰ ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی

مشرق وسطیٰ میں امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی کشیدگی اور سعودی عرب میں حوثی حملوں کے بعد خام تیل کی قیمت جولائی کے بعد پہلی بار 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی امریکہ اور ایران کے درمیان جاری کشیدگی اور مشرق وسطیٰ میں بڑھتے ہوئے حملوں کے درمیان خام تیل کی قیمت جولائی کے بعد پہلی بار 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی۔ بدھ کو عالمی مارکیٹ میں برنٹ خام تیل کی قیمت 100 ڈالر فی بیرل سے اوپر پہنچ گئی، تاہم بعد میں معمولی کمی کے ساتھ یہ 90.99 ڈالر فی بیرل پر آ گئی۔ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کے مزید بڑھنے کی صورت میں خام تیل کی قیمتوں میں دوبارہ تیزی آنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ خطے میں تیل کی سپلائی اور اہم بحری راستوں سے متعلق خدشات نے عالمی توانائی مارکیٹ پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ حالیہ دنوں میں امریکہ اور ایران کے درمیان حملوں کا سلسلہ مزید شدت اختیار کر گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق امریکی حملوں میں ایران کے پانچ تیل بردار ٹینکروں کو نشانہ بنایا گیا۔ ان میں سے چار ٹینکر خلیج عمان میں موجود تھے اور ان کا تعلق ایرانی پاسدارانِ انقلاب (آئی آر جی سی) سے بتایا گیا ہے۔ ایک اور ٹینکر کو خارگ جزیرے کے قریب نشانہ بنایا گیا۔ ایران نے ان حملوں کے جواب میں اردن میں موجود ایک امریکی فوجی اڈے پر میزائل داغے۔ بتایا گیا ہے کہ ان میں سے بیشتر میزائلوں کو راستے میں ہی روک کر تباہ کر دیا گیا۔ ایران نے یہ بھی دعویٰ کیا ہے کہ اس نے آبنائے ہرمز میں دو امریکی بحری جہازوں اور آٹھ تیل بردار ٹینکروں کو نشانہ بنایا۔ آبنائے ہرمز دنیا کے اہم ترین تیل سپلائی راستوں میں شمار ہوتا ہے، اس لیے یہاں کسی بھی قسم کی رکاوٹ عالمی توانائی مارکیٹ کو متاثر کر سکتی ہے۔ دوسری جانب یمن کے ایران نواز حوثی باغیوں اور سعودی عرب کے درمیان بھی جولائی سے حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ منگل کو حوثیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے سعودی عرب میں تیل کے کئی تنصیبات کو نشانہ بنایا ہے۔ مارکیٹ میں جاری اتار چڑھاؤ کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ گزشتہ ماہ کے آغاز سے برینٹ خام تیل کی قیمت میں تقریباً 25 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ اس سے قبل فروری میں ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل کی کارروائیوں کے آغاز کے بعد خام تیل کی قیمت میں نمایاں اضافہ ہوا تھا اور 30 اپریل کو برینٹ خام تیل کی قیمت 41.126 ڈالر فی بیرل تک پہنچ گئی تھی۔ موجودہ صورتحال میں سرمایہ کار مشرقِ وسطیٰ کے فوجی تنازع، تیل کی تنصیبات پر حملوں اور عالمی سپلائی کے امکانات پر گہری نظر رکھے ہوئے ہیں۔ مشرقِ وسطیٰ میں امریکہ اور ایران کے درمیان بڑھتی ہوئی فوجی کشیدگی اور آبنائے ہرمز میں آئل ٹینکروں پر حملوں کے باعث عالمی منڈی میں خام تیل کی قیمتیں 100 ڈالر فی بیرل سے تجاوز کر گئی ہیں۔ یہ جولائی کے بعد پہلا موقع ہے کہ تیل کی قیمتیں تین ہندسوں میں پہنچی ہیں، جس سے دنیا بھر میں مہنگائی اور سپلائی میں تعطل کے شدید خدشات پیدا ہو گئے ہیں

ماحولیاتی تبدیلی سے
سیلاب کی تباہ کاری کا دعویٰ

کاٹھمنڈو: نیپال نے ماحولیاتی تبدیلی کے باعث رسوا میں آنے والے تباہ کن سیلاب سے ہونے والے نقصان کے معاوضے کے طور پر تقریباً 2 کروڑ امریکی ڈالر کا مطالبہ کیا ہے۔ نیپال نے گزشتہ ہفتے اقوام متحدہ کے فریم ورک برائے ماحولیاتی تبدیلی کے تحت قائم شدہ لاس اینڈ ڈیمیج فنڈ فار ریسپانسنگ ٹو لاس اینڈ ڈیمیج (نقصان اور ازالہ فنڈ) کو اس سلسلے میں ایک مکتوب ارسال کیا تھا۔ اس خط پر وزیر خزانہ ڈاکٹر سورنم واگلے اور وزیر ماحولیات گیتا چودھری نے دستخط کیے ہیں۔ وزیر خارجہ ششیر کھنال نے ایک پوڈکاسٹ میں بتایا کہ نیپال نے فنڈ سے 2 کروڑ امریکی ڈالر کی رقم مانگی ہے۔ ایک پوڈکاسٹ انٹرویو میں وزیر خارجہ کھنال نے کہا، فی الحال ہم نے 20 ملین ڈالر کے معاوضے کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ محض ابتدائی مطالبہ ہے۔ آفت کے بعد نقصان کا تفصیلی تخمینہ لگا کر ہم پوری صورتِ حال دنیا کے سامنے رکھیں گے۔ نیپال دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں گرین ہاؤس گیسوں کا اخراج بہت کم ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ نیپال کو محض سیلاب سے ہونے والے نقصان کے لیے ہی نہیں، بلکہ ماحولیاتی توازن میں اس کے کردار کے پیشِ نظر بھی اس فنڈ سے مالی امداد ملنی چاہیے۔ نقصان اور ازالہ فنڈ سے متعلق فیصلے اس کا بین الاقوامی بورڈ کرتا ہے۔

چین میں انگریزی کو بنیادی گریڈ ڈ مضمون کی حیثیت سے ہٹانے کی بحث تیز

بیجنگ: چین میں اسکولوں اور جامعات میں انگریزی کو بنیادی اور گریڈ دیے جانے والے مضمون کی حیثیت سے ختم کرنے کی تجویز پر نئی بحث چھڑ گئی ہے۔ ایک معروف ریاضی کے پروفیسر نے مطالبہ کیا ہے کہ انگریزی کو پرائمری اسکول سے یونیورسٹی تک لازمی بنیادی مضمون کے طور پر پڑھانے کی موجودہ پالیسی پر نظرثانی کی جائے۔ چین میں اس وقت تیسری جماعت سے انگریزی لازمی مضمون ہے جبکہ اہم تعلیمی اور داخلہ امتحانات میں اسے چینی زبان اور ریاضی کے برابر اہمیت حاصل ہے۔ یونیورسٹی کی سطح پر بھی اعلیٰ تعلیم کے کئی مراحل میں انگریزی کی قابلیت اہم سمجھی جاتی ہے۔ تجویز کے حامیوں کا کہنا ہے کہ چینی طلبہ انگریزی سیکھنے اور امتحانات کی تیاری میں بہت زیادہ وقت اور وسائل صرف کرتے ہیں، حالانکہ بیشتر افراد کو عملی زندگی میں اس زبان کی اتنی ضرورت نہیں پڑتی۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ مصنوعی ذہانت اور جدید ترجمہ ٹیکنالوجی کی تیز رفتار ترقی کے بعد غیر ملکی زبانوں کو موجودہ سطح کی تعلیمی ترجیح دینے کی ضرورت کم ہو سکتی ہے۔ بحث میں یہ مؤقف بھی سامنے آیا ہے کہ انگریزی پر ضرورت سے زیادہ زور مقامی زبان اور چینی تہذیبی و ثقافتی شناخت کی قیمت پر نہیں ہونا چاہیے۔ بعض افراد نے انگریزی کو مکمل طور پر ختم کرنے کے بجائے امتحانات میں اس کے نمبروں اور اہمیت کو کم کرنے کی تجویز دی ہے۔ تاہم اس تجویز کی مخالفت بھی خاصی مضبوط ہے۔ ناقدین کا کہنا ہے کہ سائنس، ٹیکنالوجی، عالمی تجارت اور بین الاقوامی تحقیق میں انگریزی بدستور بنیادی رابطے کی زبان ہے اور اس کی اہمیت کم کرنے سے چین کی عالمی مسابقت متاثر ہو سکتی ہے۔ مخالفین کا یہ بھی کہنا ہے کہ سرکاری تعلیمی نظام میں انگریزی کی مضبوط تدریس دیہی اور کم آمدنی والے خاندانوں کے بچوں کو بھی وہی مواقع فراہم کرتی ہے جو بڑے شہروں اور خوشحال خاندانوں کے طلبہ کو دستیاب ہیں۔ اگر انگریزی کی اہمیت سرکاری نظام میں کم ہوئی تو بہتر زبان کی تعلیم نجی اور مہنگے اداروں تک محدود ہونے کا خدشہ پیدا ہو سکتا ہے۔ چینی جامعات میں بھی غیر ملکی زبانوں کی تعلیم کا طریقہ تبدیل ہونے لگا ہے۔ بعض ادارے اب صرف زبان کی ڈگری کے بجائے ''غیر ملکی زبان پلس تخصص'' کا ماڈل اپنا رہے ہیں، جس میں انگریزی کو قانون، انفارمیشن ٹیکنالوجی یا معاشیات جیسے مضامین کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ یہ بحث ایسے وقت سامنے آئی ہے جب چین اپنی تہذیبی شناخت، جدید ٹیکنالوجی اور عالمی مسابقت کے درمیان ایک نیا تعلیمی توازن تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ فی الحال یہ ایک تجویز اور عوامی بحث ہے، انگریزی کو بنیادی گریڈ ڈ مضمون کی حیثیت سے ختم کرنے کا کوئی ملک گیر فیصلہ نہیں کیا گیا۔

انسانی حقوق سے متعلق تشویش میں اضافہ

دلائی لامہ کی تصویر دکھانے پر چینی کارکن گرفتار

لہاسا: چین میں انسانی حقوق کے کارکن ژانگ یی کو تبت کے شہر لہاسا میں اپنے موبائل فون پر دلائی لامہ کی تصویر دکھانے کے بعد گرفتار کیے جانے کا معاملہ ایک بار پھر اظہارِ رائے اور مذہبی آزادی پر پابندیوں کے حوالے سے تشویش کا باعث بن گیا ہے۔ تفصیلات کے مطابق ژانگ یی یکم جولائی 2026 کو اپنے چھوٹے بھائی کے ہمراہ لہاسا کی معروف سیرا خانقاہ گئے تھے۔ وہاں انہوں نے ایک تبتی عبادت گزار سے بات کرنے کی کوشش کی، تاہم زبان کی دشواری کے باعث انہوں نے اپنے موبائل فون پر دلائی لامہ کی تصویر دکھائی۔ بتایا گیا ہے کہ وہاں موجود سادہ لباس اہلکاروں نے اس واقعے کو دیکھا، جس کے کچھ ہی دیر بعد ژانگ یی کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ ژانگ یی کو 28 جولائی کو باضابطہ طور پر ''علیحدگی پسندی پر اکسانے'' کے شبہے میں گرفتار کیا گیا۔ ان کے اہل خانہ کو بعد میں گرفتاری سے متعلق اطلاع دی گئی۔ حکام نے اب تک عوامی طور پر یہ واضح نہیں کیا کہ ان کے خلاف اس سنگین الزام کی اصل بنیاد کیا ہے۔ 17 اگست کو ایک وکیل نے ژانگ یی سے ملاقات کے لیے حکام سے رابطہ کیا، تاہم ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی۔ اب تک ان کے اہل خانہ یا کسی وکیل کو ان تک رسائی نہیں ملی، جس کے باعث ان کی صحت، سلامتی اور قانونی حقوق کے بارے میں خدشات بڑھ رہے ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ ژانگ یی ماضی میں حراست کے دوران مبینہ تشدد اور بدسلوکی کے نتیجے میں سماعت سے محرومی سمیت جسمانی معذوری کا سامنا کر چکے ہیں۔ انسانی حقوق کے حلقوں کا کہنا ہے کہ محض ایک مذہبی رہنما کی تصویر دکھانے کو قومی سلامتی یا علیحدگی پسندی سے جوڑنا آزادیٔ اظہار اور مذہبی آزادی کے حوالے سے سنگین سوالات پیدا کرتا ہے۔ ژانگ یی کی فوری اور غیر مشروط رہائی کے ساتھ انہیں وکیل، اہل خانہ اور مناسب طبی سہولیات تک رسائی دینے کا مطالبہ بھی کیا گیا ہے۔ ژانگ یی کا تعلق ووہان سے ہے اور وہ طویل عرصے سے جمہوریت اور انسانی حقوق سے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لیتے رہے ہیں۔ وہ 1989 کی تیانانمن اسکوائر جمہوریت نواز تحریک کے دوران بھی سیاسی طور پر سرگرم ہوئے تھے۔

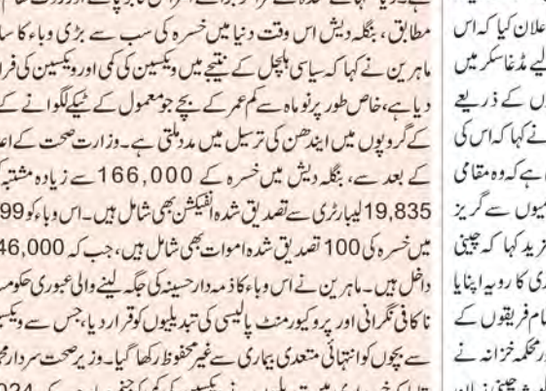

امریکہ نے سائبر گھوٹالوں پر چینی زبان کے Xinbi گارنٹی مارکیٹ پلیس پر پابندیاں لگا دیں

یہ چینی بین الاقوامی مجرمانہ اداروں اور پلیٹ فارمز کے ذریعے چلائی جانے والی امریکی بچتوں کا ایک صنعتی اخراج ہے

واشنگٹن ڈی سی: ٹرمپ انتظامیہ نے بین الاقوامی سائبر کرائم کے خلاف وسیع کریک ڈاؤن کے ایک حصے کے طور پر، دو منسلک تنظیموں کے ساتھ، بدھ کے روز چینی زبان کی مارکیٹ پلیس Xinbi گارنٹی پر پابندی لگا دی۔ امریکی محکمہ انصاف نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس نے پلیٹ فارم سے منسلک ٹیلیگرام چینلز اور کرپٹو کرنسی والیٹس کو ضبط کر لیا ہے، جس کے 650,000 سے زیادہ صارفین ہیں، صرف ایک دن میں ممکنہ طور پر لانڈر کیے گئے فنڈز میں 52 ملین امریکی ڈالر سے زیادہ منجمد کر دیے گئے ہیں۔ ڈسٹرکٹ آف کولمبیا کی امریکی اٹارنی جینین پیرو نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ''یہ کوئی دور دراز کے بیرون ملک جرائم کی کہانی نہیں ہے۔ یہ چینی بین الاقوامی مجرمانہ اداروں اور پلیٹ فارمز کے ذریعے چلائی جانے والی امریکی بچتوں کا ایک صنعتی اخراج ہے۔ بدھ کی کارروائیاں امریکی محکمہ انصاف کی انٹر ایجنسی اسکیم سینٹر اسٹرائیک فورس نے محکمہ خزانہ کے ساتھ مل کر کیں۔ Xinbi گارنٹی، جو کہ انکر پٹڈ میسجنگ ایپ ٹیلی گرام پر چلتی ہے، پر الزام ہے کہ اسکام سینٹرز کو غیر قانونی خدمات خریدنے اور فروخت کرنے کے قابل بناتا ہے جو امریکیوں کو نشانہ بناتی ہیں، جو تاجروں کے ساتھ سنڈیکیٹس کو جوڑنے والے مرکزی نوڈ کے طور پر کام کرتی ہیں۔ سنگاپور میں مقیم SafeW ٹیکنالوجی کمپنی اور کمبوڈیا میں مقیم Anwen Technology Co کو بھی ان الزامات کی وجہ سے پابندیوں کا سامنا کرنا پڑا کہ انہوں نے Xinbi کے آپریشنز کو سپورٹ کرنے والی ایپلی کیشنز فراہم کیں۔ یو ایس ڈپارٹمنٹ آف دی ٹریژری نے ایک پریس ریلیز میں کہا، زنبی کا پلیٹ فارم اسکام سنٹر آپریٹرز سائبر اسکیم اور سائبر کرائم آپریشنز بشمول مختلف قسم کے مالی فراڈ کی حمایت میں سامان کی خریداری اور لین دین کو آسان بنانے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ 2022 کے آس پاس اپنے آغاز سے لے کر، زنبی گارنٹی کے بازار نے اپنی مارکیٹ پلیس اور اپنے پلیٹ فارمز کے ذریعے، بنیادی طور پر جنوب مشرقی ایشیا میں واقع ممالک میں لین دین کی سہولت فراہم کرتے ہوئے، ڈیجیٹل اثاثوں اور فیاٹ کرنسی میں 24 بلین امریکی ڈالر سے زیادہ کے مساوی پر کارروائی کی ہے۔ حکومت نے یہ بھی اعلان کیا کہ اس نے 13 اسکام کمپاؤنڈز کو ختم کرنے میں مدد کے لیے مڈغاسکر میں ٹیمیں تعینات کر دی ہیں، جو اس کے بقول چینیوں کے ذریعے چلائے گئے تھے۔ واشنگٹن میں چینی سفارت خانے نے کہا کہ اس کی حکومت بیرون ملک مقیم چینی شہریوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ مقامی قوانین اور ضوابط کی پابندی کریں اور مجرمانہ سرگرمیوں سے گریز کریں۔ سفارتخانے کے ترجمان لیو چانگ نے مزید کہا کہ چینی حکومت نے ہمیشہ ٹیلی کام فراڈ کے لیے صفر رواداری کا رویہ اپنایا ہے۔ چینان جرائم کا مشترکہ مقابلہ کرنے کے لیے تمام فریقوں کے ساتھ ہاتھ ملانے کا منتظر ہے۔ امریکی محکمہ خارجہ اور محکمہ خزانہ نے سائبر جرائم، منی لانڈرنگ اور انسانی اسمگلنگ میں ملوث چینی زبان کے بڑے شیڈو پلیٹ فارم Xinbi Guarantee پر سخت پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ یہ کارروائی ستمبر 2026 میں عمل میں لائی گئی

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیبتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں 'جنگ گیبتھا' سے مراد غالباً 'جنگ یرموک' ہے۔ یہ جنگ 636 عیسوی میں اسلامی نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً چار سال بعد لڑی گئی تھی۔ اس کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔

(جاری)

عصری مسائل، فکری یلغار اور اسلامی تعلیمات

انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اپنے دامن میں کچھ نئے سوالات، نئے امکانات اور نئے چیلنجز لے کر طلوع ہوا ہے۔ کبھی انسان کے سامنے جہالت اور ضلالت کا مسئلہ تھا، کبھی ظلم و استبداد نے اسے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا، کبھی تہذیبی تصادم نے انسانی معاشروں کو متاثر کیا اور کبھی فکری و نظریاتی کشمکش نے انسان کے عقائد و افکار کو متزلزل کیا۔ عصرِ حاضر بھی اس عمومی تاریخی قانون سے مستثنیٰ نہیں؛ بلکہ موجودہ دور میں تبدیلی کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ گزشتہ صدیوں کے مقابلے میں انسان کو بیک وقت کئی جہتوں سے نئے مسائل کا سامنا ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں، وہیں مادیت، صارفیت، الحاد، اخلاقی بحران، خاندانی انتشار، فکری بے یقینی، سوشل میڈیا کے منفی اثرات، تہذیبی کشمکش، انتہا پسندی اور مذہب سے دوری جیسے مسائل نے انسانی معاشرے کو ایک نئی آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔ خصوصاً نئی نسل ایک ایسے ماحول میں پرورش پا رہی ہے جہاں دنیا بھر کے افکار، نظریات اور تہذیبی تصورات اس کی انگلیوں کی ایک جنبش پر موجود ہیں۔ ایسے حالات میں یہ سوال غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ اسلام ان بدلتے ہوئے حالات میں انسان کی کس طرح رہنمائی کرتا ہے اور مسلمان ان چیلنجز کا سامنا کس حکمتِ عملی کے ساتھ کریں؟۔

غلام مزمل عطاؔ اشرفی

انسانی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ہر دور اپنے دامن میں کچھ نئے سوالات، نئے امکانات اور نئے چیلنجز لے کر طلوع ہوا ہے۔ کبھی انسان کے سامنے جہالت اور ضلالت کا مسئلہ تھا، کبھی ظلم و استبداد نے اسے اپنی گرفت میں لے رکھا تھا، کبھی تہذیبی تصادم نے انسانی معاشروں کو متاثر کیا اور کبھی فکری و نظریاتی کشمکش نے انسان کے عقائد و افکار کو متزلزل کیا۔ عصرِ حاضر بھی اس عمومی تاریخی قانون سے مستثنیٰ نہیں؛ بلکہ موجودہ دور میں تبدیلی کی رفتار اس قدر تیز ہے کہ گزشتہ صدیوں کے مقابلے میں انسان کو بیک وقت کئی جہتوں سے نئے مسائل کا سامنا ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کی حیرت انگیز ترقی نے جہاں انسانی زندگی کو بے شمار سہولتیں فراہم کی ہیں، وہیں مادیت، صارفیت، الحاد، اخلاقی بحران، خاندانی انتشار، فکری بے یقینی، سوشل میڈیا کے منفی اثرات، تہذیبی کشمکش، انتہا پسندی اور مذہب سے دوری جیسے مسائل نے انسانی معاشرے کو ایک نئی آزمائش سے دوچار کر دیا ہے۔ خصوصاً نئی نسل ایک ایسے ماحول میں پرورش پا رہی ہے جہاں دنیا بھر کے افکار، نظریات اور تہذیبی تصورات اس کی انگلیوں کی ایک جنبش پر موجود ہیں۔ ایسے حالات میں یہ سوال غیر معمولی اہمیت اختیار کر جاتا ہے کہ اسلام ان بدلتے ہوئے حالات میں انسان کی کس طرح رہنمائی کرتا ہے اور مسلمان ان چیلنجز کا سامنا کس حکمتِ عملی کے ساتھ کریں؟۔

اسلام کسی خاص زمانے، خطے یا نسل کا مذہب نہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے اللہ تعالیٰ کی آخری ہدایت ہے۔ قرآنِ کریم نے رسولِ اکرم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا۔ اسلام نے انسانی زندگی کو محض عبادت گاہ تک محدود نہیں کیا بلکہ عقیدہ، عبادت، اخلاق، معاشرت، معیشت، خاندان، عدل، حقوق العباد اور انسانی تعلقات کے بارے میں جامع رہنمائی فراہم کی۔ یہی جامعیت اسلام کو ایک زندہ اور ہمہ گیر نظامِ حیات بناتی ہے۔ یہاں ایک بنیادی حقیقت سمجھنا ضروری ہے کہ زمانے کا بدلنا اسلام کے بدلنے کا تقاضا نہیں کرتا، بلکہ بدلتے ہوئے زمانے میں اسلام کی رہنمائی کو سمجھنے کی ضرورت پیدا کرتا ہے۔ اسلام کے بنیادی عقائد اور اصول اپنی جگہ اٹل ہیں، لیکن ان اصولوں کو نئے حالات اور نئے مسائل پر منطبق کرنے کے لیے علمی بصیرت، فقہی فہم اور زمانے کی صحیح معرفت ضروری ہے۔ آج اسلام کو درپیش سب سے نمایاں چیلنجز میں مادیت کا بڑھتا ہوا غلبہ بھی شامل ہے۔ جدید دنیا نے ترقی اور کامیابی کے ایسے پیمانے قائم کر دیے ہیں جن میں دولت، آسائش، شہرت، ظاہری حسن، عہدہ اور سماجی حیثیت کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہو گئی ہے۔ انسان کی کامیابی کو اس کی اخلاقی عظمت، روحانی بلندی اور انسانی خدمت کے بجائے اس کی مادی حیثیت سے ناپا جانے لگا ہے۔ اس صورت حال نے انسان کو بظاہر آسودہ لیکن باطن میں بے چین کر دیا ہے۔ اسلام دولت اور دنیاوی ترقی کا مخالف نہیں۔ اسلام محنت، تجارت، حلال کمائی اور معاشی خوش حالی کی اجازت دیتا ہے، لیکن وہ انسان کو دنیا کا غلام بننے سے روکتا ہے۔ قرآنِ کریم انسان کو متنبہ کرتا ہے:

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ۔ یعنی زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا۔ اسلامی نقطۂ نظر میں مسئلہ دولت کا ہونا نہیں بلکہ دولت کا دل پر قابض ہو جانا ہے۔ انسان مال کا مالک رہے تو یہ نعمت ہے، لیکن جب مال انسان کا مالک بن جائے تو یہی نعمت آزمائش بن جاتی ہے۔ موجودہ دور میں ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ترقی ضرور کرے، معاشی میدان میں آگے بڑھے، جدید علوم حاصل کرے، لیکن مادی کامیابی کو اپنی زندگی کا آخری مقصد نہ سمجھے۔ دورِ حاضر کا ایک اور اہم چیلنج الحاد اور مذہبی تشکیک ہے۔ انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا نے دنیا بھر کے نظریات کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ آج ایک نوجوان اپنے گھر یا مدرسے سے نکلے بغیر ایسے فلسفیانہ اور مذہبی سوالات سے دوچار ہو سکتا ہے جن سے سابقہ نسلوں کو شاید برسوں بعد واسطہ پڑتا تھا۔ خدا کے وجود، وحی، نبوت، آخرت، تقدیر اور مذہب کی ضرورت جیسے سوالات اب محدود علمی مجالس تک نہیں رہے بلکہ عام نوجوان کی گفتگو کا حصہ بن چکے ہیں۔ ایسے ماحول میں صرف یہ کہہ دینا کہ "یہ گمراہی ہے"، اس پر توجہ نہ دو کافی نہیں۔ سوال اگر ذہن میں پیدا ہو چکا ہے تو اسے علمی جواب چاہیے۔ اسلام نے عقل و فکر کے دروازے بند نہیں کیے بلکہ قرآن بارہا انسان کو غور و فکر، تدبر اور کائنات کے مشاہدے کی دعوت دیتا ہے۔ اس لیے آج ضرورت ایسے علماء اور مفکرین کی ہے جو اسلامی علوم میں گہری بصیرت رکھنے کے ساتھ جدید فلسفے، سائنس، سماجیات اور فکری تحریکات سے بھی واقف ہوں۔

اسی طرح سائنس اور ٹیکنالوجی بھی عصرِ حاضر کا ایک بڑا میدان ہے۔ سائنس نے طب، مواصلات، صنعت، زراعت اور تعلیم سمیت زندگی کے بے شمار شعبوں میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ مصنوعی ذہانت اور جدید ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے اس انقلاب کو مزید تیز کر دیا ہے۔ اسلام علم کے حصول اور کائنات میں غور و فکر کی ترغیب دیتا ہے؛ اس لیے سائنس اور اسلام کو ایک دوسرے کا حریف سمجھنا درست نہیں۔ اصل سوال سائنس نہیں بلکہ سائنس کے استعمال کا مقصد اور طریقہ ہے۔ ایک ہی ٹیکنالوجی انسان کی خدمت بھی کر سکتی ہے اور انسان کے استحصال کا ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔ اس لیے مسلم معاشرے کے لیے ضروری ہے کہ وہ جدید علوم اور ٹیکنالوجی سے دور بھاگنے کے بجائے ان میں علمی و عملی شرکت کرے، لیکن اس ترقی کو اخلاقی اصولوں کے تابع رکھے۔ آج مصنوعی ذہانت، جینیاتی تحقیق اور ڈیجیٹل دنیا نئے اخلاقی سوالات پیدا کر رہی ہے۔ ان سوالات پر اسلامی مفکرین، فقہاء اور ماہرینِ سائنس کو مل کر غور کرنا ہوگا۔ سوشل میڈیا نے انسانی رابطے کو آسان ضرور کر دیا ہے، لیکن اس کے غلط استعمال نے معاشرے میں ایک نئی نوعیت کا فکری اور اخلاقی انتشار بھی پیدا کیا ہے۔ جھوٹی خبریں، افواہیں، کردار کشی، بے بنیاد الزامات، نفرت انگیز مواد اور غیر مستند دینی معلومات چند لمحوں میں ہزاروں افراد تک پہنچ جاتی ہیں۔ ایسے ماحول میں قرآنِ کریم کا یہ اصول پہلے سے کہیں زیادہ اہم ہو جاتا ہے:

فَتَبَيَّنُوا۔ یعنی تحقیق کر لیا کرو۔ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ

ہر خبر کو فوراً قبول اور آگے منتقل نہ کرے۔ خبر کی تحقیق، ماخذ کی جانچ اور حقیقت کی تصدیق اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے۔ افسوس کہ بعض اوقات مذہبی جذبات کے نام پر بھی غیر مستند مواد بڑی تیزی سے پھیلایا جاتا ہے، جس سے اسلام کی سنجیدہ علمی تصویر متاثر ہوتی ہے۔ اسی طرح عصرِ حاضر میں خاندانی نظام بھی شدید دباؤ کا شکار ہے۔ معاشی مشکلات، مصروف طرزِ زندگی، فردیت پسندی، سوشل میڈیا اور بدلتے ہوئے معاشرتی تصورات نے خاندانی تعلقات کی نوعیت کو متاثر کیا ہے۔ اسلام نے خاندان کو انسانی معاشرے کی بنیادی اکائی قرار دیا اور والدین، اولاد، میاں بیوی اور رشتہ داروں کے حقوق متعین کیے۔ قرآنِ کریم نے نکاح کے تعلق کو مودّت اور رحمت کا تعلق قرار دیا ہے۔ اسلامی خاندانی نظام میں محبت کے ساتھ ذمہ داری، آزادی کے ساتھ حدود اور حقوق کے ساتھ فرائض بھی موجود ہیں۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ نئی نسل کو اسلامی خاندانی نظام کی حکمت سمجھائی جائے، محض احکام سنائے نہ جائیں۔ کیونکہ جس حکم کی حکمت انسان سمجھ لیتا ہے، اس پر عمل کے امکانات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ نوجوان نسل کے سامنے شناخت کا مسئلہ بھی ایک اہم چیلنج ہے۔ آج کا نوجوان ایک ہی وقت میں مختلف تہذیبوں، زبانوں، افکار اور طرزِ زندگی سے متاثر ہو رہا ہے۔ اگر گھر، تعلیمی ادارہ اور دینی ماحول اسے اپنی تہذیبی و دینی شناخت کا شعور نہیں دیں گے تو وہ فکری انتشار کا شکار ہو سکتا ہے۔

اس سلسلے میں محض تنقید اور پابندی کافی نہیں۔ نوجوانوں کو محبت، اعتماد، علمی گفتگو اور عملی نمونہ درکار ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ نوجوان دین سے وابستہ رہیں تو ہمیں ان کے سوالات سننے ہوں گے، ان کے شبہات کو سمجھنا ہوگا اور انہیں اسلام کی خوب صورتی صرف تقریروں میں نہیں بلکہ اپنے کردار میں بھی دکھانی ہوگی۔ اسلام کے عالمی تشخص کے حوالے سے بھی موجودہ دور خاصا حساس ہے۔ بعض حلقوں میں اسلام کے بارے میں غلط تصورات پائے جاتے ہیں اور بعض اوقات مسلمانوں کے بعض افراد یا گروہوں کے اعمال کو پورے مذہب کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس صورتِ حال کا جواب محض جذباتی ردِعمل نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا حقیقی تعارف علم، عدل، اخلاق، حسنِ کردار اور خدمتِ انسانیت کے ذریعے زیادہ مؤثر انداز میں پیش کیا جا سکتا ہے۔ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو انتہائی بلند مقام عطا کیا ہے۔ قرآنِ کریم ایک بے گناہ انسان کے قتل کو پوری انسانیت کے قتل کے مماثل قرار دیتا ہے۔ اس بنیادی تعلیم کو دنیا کے سامنے علمی اور اخلاقی انداز میں پیش کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اسی کے ساتھ مسلمانوں کو انتہا پسندی اور تشدد کے مسئلے پر بھی سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔ اسلام اعتدال اور توازن کی تعلیم دیتا ہے:

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا۔ ہم نے تمہیں ایک معتدل امت بنایا۔ اعتدال کا مطلب دینی اصولوں سے دست برداری نہیں بلکہ اصولوں پر قائم رہتے ہوئے حکمت، عدل، بصیرت اور حسنِ اخلاق کو اختیار کرنا ہے۔ نہ ہر نئی چیز کو محض جدید ہونے کی وجہ سے قبول کرنا درست ہے اور نہ ہر نئی چیز کو محض جدید ہونے کی وجہ سے رد کر دینا علمی رویہ ہے۔ اس تمام صورتِ حال میں مسلمانوں کے لیے سب سے بنیادی چیلنج شاید تعلیمی اور علمی کمزوری ہے۔ اسلام کی پہلی وحی ہی اقرأ یعنی "پڑھیے" کے لفظ سے شروع ہوئی۔ قرآن نے علم، تدبر اور غور و فکر کی ترغیب دی، اسلامی تاریخ نے علم و تحقیق کی شاندار روایت قائم کی، لیکن آج اگر مسلمان علمی پیداوار، تحقیق اور جدید علوم کے میدان میں کمزور ہوں تو انہیں اس صورتِ حال پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیے۔ آج امت کو ایسے علماء کی ضرورت ہے جو جدید دنیا کے سوالات سے واقف ہوں، ایسے سائنس دانوں کی ضرورت ہے جو اخلاقی شعور رکھتے ہوں، ایسے صحافیوں کی ضرورت ہے جو خبر کو امانت سمجھیں، ایسے ادیبوں کی ضرورت ہے جو تہذیبی شعور رکھتے ہوں، اور ایسے مفکرین کی ضرورت ہے جو اسلام کو جدید ذہن کے سامنے دلیل، حکمت اور شائستگی کے ساتھ پیش کر سکیں۔ تاہم یہ بھی حقیقت ہے کہ تمام مسائل کا ذمہ دار صرف بیرونی دنیا کو قرار دینا درست نہیں۔ مسلمانوں کی داخلی کمزوریاں بھی موجودہ مشکلات کا ایک اہم سبب ہیں۔ باہمی انتشار، عدم برداشت، علمی کمزوری، تعلیمی پسماندگی، فرقہ وارانہ کشمکش، اخلاقی زوال اور اجتماعی منصوبہ بندی کا فقدان ایسے مسائل ہیں جن کا جائزہ خود احتسابی کے ساتھ لینا ہوگا۔ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے: وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔ آپس میں جھگڑا نہ کرو، ورنہ تم کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری قوت جاتی رہے گی۔ یہ تعلیم آج بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی پہلے تھی۔ اختلافِ رائے انسانی فطرت ہے، لیکن اختلاف کو دشمنی، نفرت اور باہمی تحقیر میں تبدیل کر دینا کسی بھی معاشرے کے لیے نقصان دہ ہے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ مسلمان ماضی کی عظمت پر صرف فخر نہ کریں بلکہ مستقبل کی تعمیر کے لیے عملی منصوبہ بنائیں۔ ہمیں ایسے تعلیمی ادارے چاہییں جہاں دینی اور عصری علوم کے درمیان صحت مند مکالمہ پیدا ہو۔ ہمیں ایسے ذرائع ابلاغ چاہییں جو سنسنی کے بجائے حقیقت کو ترجیح دیں۔ ہمیں ایسی دینی قیادت چاہیے۔

ممبئی ابطہ مرشدانِ خبر MUMBAIRAABTA

۱۱ر ستمبر۔ ۲۰۲۶

پنجاب، کانگریس قیادت کی توجہ

ملک کی کچھ ریاستوں میں آئندہ چند مہینوں میں اسمبلی انتخابات ہونے والے ہیں۔ ان میں پنجاب بھی شامل ہے۔ اتر پردیش اور گجرات میں بھی الیکشن ہونا ہے۔ ایسے میں کانگریس قیادت نے پنجاب میں پارٹی کی صفوں میں اتحاد و اتفاق کو یقینی بنانے کیلئے مہم شروع کر دی ہے۔ ان کوششوں کی ذمہ داری پارٹی نے راجستھان سے تعلق رکھنے والے لیڈر سچن پائلٹ کو سونپی ہے۔ سچن پائلٹ سے قبل پنجاب میں کانگریس امور کے نگران سابق چیف منسٹر چھتیس گڑھ مسٹر بھوپیش بگھیل تھے۔ تاہم بگھیل پنجاب کے متحارب گروپس میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے تھے اور چونکہ انتخابات کیلئے وقت تیزی سے قریب آتا جا رہا ہے ایسے میں کانگریس اعلیٰ قیادت نے یہ ذمہ داری تبدیل کر دی اور مسٹر سچن پائلٹ کو یہ ذمہ داری دی گئی ہے۔ سچن پائلٹ کو راجستھان کانگریس میں بھی اختلافات کو ختم کرنے اور بی جے پی کے خلاف متحدہ مقابلہ کی راہ ہموار کرنے کا تجربہ حاصل ہے۔ سچن پائلٹ نے راجستھان میں کانگریس کے داخلی اختلافات کو ختم کرنے میں اہم رول نبھایا تھا جس کے بعد وہاں کانگریس کو اقتدار بھی حاصل ہوا تھا۔ اسی تجربہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے کانگریس قیادت نے سچن پائلٹ کو پنجاب کی ذمہ داری سونپی ہے اور سچن پائلٹ نے فوری اپنی مہم کی شروعات بھی کر دی ہے۔ وہ پنجاب پہونچے اور انہوں نے کانگریس کے تمام گروپس اور قائدین سے ملاقاتیں کرتے ہوئے انہیں داخلی اختلافات کو ختم کرتے ہوئے ایک کاز کیلئے متحد ہو کر مقابلہ کرنے کی اہمیت کو سمجھانے کی کوشش کی۔ اب سچن پائلٹ کا کہنا ہے کہ پارٹی کے تمام قائدین نے ان سے آپسی اتحاد و اتفاق کے ساتھ مقابلہ کرنے کیلئے رضامندی کا اظہار کیا ہے۔ سچن پائلٹ کی یہ ابتدائی کامیابی ہے تاہم یہ ضرور کہا جا سکتا ہے کہ یہ مسئلہ اتنی آسانی سے اور اتنی جلدی حل ہونے والا نہیں ہے اس کیلئے مسلسل کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ ابتدائی بات چیت سے یہ نتیجہ اخذ نہیں کیا جا سکتا کہ اختلافات کو دور کر لیا گیا ہے۔ سچن پائلٹ یقینی طور پر راجستھان میں حالات کو قابو میں کرنے کا تجربہ رکھتے ہیں اور وہ سنجیدہ اور ہائی کمان کے قریبی قائدین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ وہ پارٹی کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کو بھی اچھی طرح سے سمجھتے ہیں۔ ان کی کوششوں میں کوئی کمی نہیں رہ سکتی تاہم پنجاب کانگریس کے قائدین کو صورتحال کی اہمیت اور نزاکت کو سمجھنے کی ضرورت ہے۔ پنجاب کے قائدین کے ساتھ ہائی کمان کو خود بھی رابطے رکھنے ہونگے۔ ان سے بات چیت کرنی ہوگی۔ جن قائدین اور گروپس کی شکایات اور ناراضگیاں واجبی ہیں انہیں دور کیا جانا چاہئے۔ انہیں اعتماد میں لیا جانا چاہئے اور اگر ضرورت پڑ جائے تو کسی طرح کے سخت فیصلے کرنے میں بھی کوئی گریز نہیں کرنا چاہئے۔ سخت فیصلے کرنے میں کسی طرح کی تاخیر نہیں کی جانی چاہئے اور وقت رہتے ہی فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایسے تمام قائدین کو یکجا کرنے کی ضرورت ہے جو پارٹی مفادات کیلئے کام کرتے ہوں اور جو پارٹی کی کامیابی کو یقینی بنانے سنجیدگی سے جدوجہد میں یقین رکھتے ہوں۔ آپسی اختلافات تقریباً ہر پارٹی میں ہوتے ہیں لیکن ان کو بنیاد بنا کر پارٹی کے انتخابی مفادات کو متاثر کرنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دی جانی چاہئے۔ تمام فریقین اور قائدین پر یہ واضح کر دیا جانا چاہئے کہ پارٹی کے انتخابی مفادات اور اس کی کامیابی سب کیلئے مقدم ہونی چاہئے اور اس ایجنڈہ پر کسی کے ساتھ کوئی بھی سمجھوتہ نہ کیا جا سکتا ہے اور نہ کیا جائے گا۔ پارٹی اور اس کے تمام قائدین کو یہ بات قبول کرنی چاہئے کہ پارٹی کو زیادہ تر نقصان اکثر و بیشتر داخلی اختلافات اور رنجشوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ کچھ قائدین کی انا نے پارٹی کے انتخابی امکانات کو متاثر کیا ہے۔ مخالف جماعتوں سے مقابلہ اور ان کے مقابلہ میں جیت و ہار جمہوری عمل کا حصہ ہے لیکن مقابلہ سے قبل اپنی صفوں کو متحد کرنا ضروری ہے اور جو داخلی رنجشیں اور مسائل ہیں ان پر کوئی سمجھوتہ کئے بغیر ان کو قبل از وقت ہی دور کرنے پر توجہ مرکوز کرنی چاہئے اور یہی پارٹی کے حق میں بہتر ہوگا۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

عالمی جہادیت کا عروج و زوال۔ خطرہ کم ہوا ہے، ختم نہیں ہوا

واشنگٹن: نائن الیون حملوں کے پچیس سال بعد عالمی جہادی تحریک اپنی اس طاقت، نظریاتی کشش اور بین الاقوامی اثر و رسوخ کا بڑا حصہ کھو چکی ہے جو کبھی القاعدہ اور بعد میں داعش کے عروج کے دوران دیکھنے میں آیا تھا۔ تاہم دہشت گردی کا خطرہ مکمل طور پر ختم نہیں ہوا اور کئی کمزور ریاستوں میں شدت پسند تنظیمیں اب بھی سرگرم ہیں۔ 11 ستمبر 2001 کے حملوں میں 2,977 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ ان حملوں کے بعد امریکا نے عالمی سطح پر دہشت گردی کے خلاف کارروائیاں شروع کیں۔ افغانستان اور عراق کی جنگوں سمیت اس مہم کی انسانی اور مالی قیمت بہت زیادہ رہی، جبکہ 2003 میں عراق پر حملے نے خود جہادی تنظیموں کی بھرتی کو نئی توانائی بھی فراہم کی۔ بعد کے برسوں میں مشرق وسطیٰ میں عدم استحکام اور 2011 کی عرب بغاوتوں سے پیدا ہونے والے حالات نے شدت پسند گروہوں کو دوبارہ منظم ہونے کا موقع دیا۔ داعش نے 2014 اور 2015 میں عراق اور شام کے وسیع علاقوں پر قبضہ کر کے نام نہاد خلافت قائم کی اور دنیا کے مختلف حصوں سے ہزاروں جنگجوؤں کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ تاہم مسلسل فوجی دباؤ، مقامی شراکت داروں کی کارروائیوں، انٹیلی جنس تعاون اور دہشت گرد نیٹ ورکس کے خلاف بین الاقوامی کوششوں نے القاعدہ اور داعش کی صلاحیتوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ داعش اپنی نام نہاد خلافت کا علاقائی کنٹرول کھو بیٹھی جبکہ القاعدہ بھی اس سطح کی عالمی تنظیم نہیں رہی جو نائن الیون جیسے بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر سکے۔ ایک اہم تبدیلی جہادی نظریے کی عالمی کشش میں کمی ہے۔ غزہ کی جنگ، مشرق وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی اور ایران سے متعلق حالیہ تنازعات جیسے واقعات کے باوجود شدت پسند تنظیمیں اس پیمانے پر نئی عالمی بھرتی پیدا نہیں کر سکیں جیسی عراق جنگ یا شام کے بحران کے دوران دیکھی گئی تھی۔ امریکا میں بھی گزشتہ پچیس برسوں کے دوران جہادی دہشت گردی سے ہونے والی ہلاکتیں نائن الیون کے فوراً بعد ظاہر کیے گئے خدشات سے کہیں کم رہی ہیں۔ دستیاب اعداد و شمار کے مطابق 2001 کے بعد امریک

گنگا جمنی تہذیب اور بڑھتی ہوئی بے اعتمادی: خاص طور پر مسلمانوں کے بارے میں پیدا کیے جانے والے منفی تاثر، انہیں بار بار شک و شبہے کی نگاہ سے دیکھنے، ان کے مذہبی تشخص کو نشانہ بنانے اور بعض مقامات پر مساجد و دیگر مذہبی مقامات سے متعلق پیدا ہونے والے تنازعات نے بھی سنجیدہ سوالات کو جنم دیا ہے۔ یہ سوال صرف مسلمانوں کا نہیں، بلکہ ہندوستان کے آئینی مزاج، جمہوری اقدار اور اس مشترکہ تہذیبی ورثے کا سوال ہے جس پر اس ملک کو ہمیشہ فخر رہا ہے۔ آج اگر ہم اپنے ملک کے موجودہ حالات کا جائزہ لیں تو ہمارے سامنے ایسے کئی واقعات آتے ہیں جو نہ صرف تشویش میں مبتلا کرتے ہیں بلکہ سنجیدگی سے سوچنے پر بھی مجبور کرتے ہیں۔ آئے دن کہیں نہ کہیں کسی مسجد کے انہدام، کسی مذہبی مقام کو نقصان پہنچانے یا اس کے وجود کو متنازع بنانے کی خبریں سامنے آتی ہیں۔

بابری مسجد سے سہارنپور تک: انہدام کا ایک تسلسل

محمد طارق اطہر

ہندوستان کو آزاد ہوئے تقریباً اسّی برس مکمل ہونے کو ہیں۔ آزادی کے بعد سے یہ ملک ایک طویل اور کٹھن سفر طے کر چکا ہے اور بلاشبہ مختلف شعبہ ہائے زندگی میں اس نے نمایاں ترقی بھی کی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آج کا ہندوستان واقعی وہی ہندوستان ہے جو آزادی کے بعد ہمارے بزرگوں کے خوابوں میں بسا ہوا تھا؟ کیا اتنے طویل عرصے کے بعد ہمارا ملک اس مقام تک پہنچ سکا ہے جہاں اسے پہنچنا چاہیے تھا؟ کیا آج ہندوستان دنیا کے سامنے ایک ایسا مضبوط، ترقی یافتہ، پُرامن اور مثالی ملک بن کر کھڑا ہے جہاں ہر شہری کو بلا امتیازِ مذہب وملت عزت، آزادی، تحفظ اور مساوات حاصل ہو؟ یہ سوال محض جذباتی نہیں بلکہ ایک ایسا سنجیدہ سوال ہے جو ملک کے آئینی مزاج اور جمہوری وعدوں سے براہِ راست جڑا ہوا ہے۔ ہندوستان کی پہچان صرف اس کی وسیع سرحدوں، بلند عمارتوں اور معاشی ترقی سے نہیں رہی؛ اس سرزمین کی اصل شناخت تو صدیوں سے اس کی گنگا جمنی تہذیب، باہمی رواداری، مذہبی ہم آہنگی اور مشترکہ ثقافتی ورثے سے وابستہ رہی ہے۔ یہ وہ ملک تھا جس کی مثال دے کر کہا جاتا تھا کہ یہاں مختلف مذاہب، زبانوں اور تہذیبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں، ایک دوسرے کے تہواروں میں خوشیاں بانٹتے ہیں اور مل جل کر زندگی گزارتے ہیں۔ ہندو اور مسلمان صدیوں سے اس سرزمین کے مشترکہ وارث رہے ہیں، اور ہندوستان کی تہذیب وتاریخ کی تعمیر میں دونوں نے اپنا خون، پسینہ اور صلاحیتیں صرف کی ہیں۔ مگر آج جب ہم اپنے گردو پیش پر نگاہ ڈالتے ہیں تو کئی ایسے سوالات ہمارے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں جن سے صرفِ نظر کرنا ممکن نہیں۔ کیا آج بھی ہر مذہب کے ماننے والے خود کو اس ملک میں یکساں طور پر محفوظ، باعزت اور آزاد محسوس کرتے ہیں؟ کیا فرقہ وارانہ کشیدگی، مذہبی تعصب، نفرت انگیز بیانیوں اور اقلیتوں کے بارے میں پیدا کیے جانے والے شکوک وشبہات نے ہندوستان کی اس قدیم رواداری روایت کو کمزور نہیں کیا؟ اور اگر واقعی حالات تشویش ناک ہیں تو آخر ان کے سدِ باب کی ذمہ داری کس کی ہے؟

گنگا جمنی تہذیب اور بڑھتی ہوئی بے اعتمادی: خاص طور پر مسلمانوں کے بارے میں پیدا کیے جانے والے منفی تاثر، انہیں بار بار شک وشبہے کی نگاہ سے دیکھنے، ان کے مذہبی تشخص کو نشانہ بنانے اور بعض مقامات پر مساجد و دیگر مذہبی مقامات سے متعلق پیدا ہونے والے تنازعات نے بھی سنجیدہ سوالات کو جنم دیا ہے۔ یہ سوال صرف مسلمانوں کا نہیں، بلکہ ہندوستان کے آئینی مزاج، جمہوری اقدار اور اس مشترکہ تہذیبی ورثے کا سوال ہے جس پر اس ملک کو ہمیشہ فخر رہا ہے۔ آج اگر ہم اپنے ملک کے موجودہ حالات کا جائزہ لیں تو ہمارے سامنے ایسے کئی واقعات آتے ہیں جو نہ صرف تشویش میں مبتلا کرتے ہیں بلکہ سنجیدگی سے سوچنے پر بھی مجبور کرتے ہیں۔ آئے دن کہیں نہ کہیں کسی مسجد کے انہدام، کسی مذہبی مقام کو نقصان پہنچانے یا اس کے وجود کو متنازع بنانے کی خبریں سامنے آتی ہیں۔ کبھی رات کے اندھیرے میں بلڈوزر چلا کر کسی عبادت گاہ کو مسمار کیے جانے کی اطلاع ملتی ہے، تو کبھی دن کے اجالے میں، سب کی نگاہوں کے سامنے، ایک مسجد کو منہدم کر دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ آخر ان واقعات کے پیچھے اصل وجوہات کیا ہیں؟ زیادہ تر معاملات میں انتظامیہ کی جانب سے سرکاری زمین پر قبضے، غیر قانونی تعمیر یا زمین کے استعمال سے متعلق قوانین کی خلاف ورزی کو کارروائی کی بنیاد قرار دیا جاتا ہے، اور بعض اوقات یہ کارروائیاں عدالتی احکامات کے تحت بھی کی جاتی ہیں۔ لیکن اگر ایسا ہے تو بھی یہ سوال باقی رہتا ہے کہ کیا ان معاملات میں مسلم فریق کو اپنا مؤقف پیش کرنے، دستاویزات دکھانے اور قانونی چارہ جوئی کا مکمل اور منصفانہ موقع دیا جاتا ہے؟ اور کیا اسی طرح کے قانونی تنازعات میں دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کے ساتھ بھی وہی رفتار اور وہی سختی اختیار کی جاتی ہے؟ کسی بھی جمہوری ملک کی اصل طاقت صرف اس کی اکثریت میں نہیں ہوتی، بلکہ اس بات میں ہوتی ہے کہ وہ اپنی اقلیتوں کے حقوق کی کس قدر حفاظت کرتا ہے۔ مسجد صرف اینٹ، پتھر اور گنبد کا نام نہیں؛ وہ کروڑوں مسلمانوں کے لیے عبادت، عقیدت اور مذہبی شناخت کا مرکز ہے۔ اس لیے کسی مسجد کے انہدام کا معاملہ محض ایک تعمیراتی یا انتظامی مسئلہ سمجھ کر نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگر کسی عمارت کے بارے میں قانونی تنازع ہو تو اس کا فیصلہ عدالت اور قانون کے مطابق، شفاف اور غیر جانب دارانہ طریقے سے ہونا چاہیے، نہ کہ عجلت، دباؤ یا جذبات کے ذریعے۔ اگر کسی خاص طبقے کو مسلسل یہ احساس ہونے لگے کہ اس کی عبادت گاہیں، مذہبی شناخت اور تہذیبی ورثہ محفوظ نہیں، تو پھر اس کے دل میں اپنے ہی ملک کے نظامِ انصاف اور حکمرانی کے بارے میں اعتماد کیسے برقرار رہ سکتا ہے؟ یہی وہ بنیادی سوال ہے جو آج ملک کے کروڑوں مسلمانوں کے ذہنوں میں بار بار ابھرتا ہے۔

مساجد سے متعلق تنازعات: ایک طویل سلسلے کا جائزہ: اگر آج ملک میں مساجد اور مسلمانوں کے مذہبی تشخص سے متعلق پیدا ہونے والے تنازعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ سلسلہ محض آج کا نہیں، بلکہ اس کی جڑیں کئی برس پیچھے تک جاتی ہیں۔ 6 دسمبر 1992ء کو ایودھیا میں سولہویں صدی کی تعمیر شدہ بابری مسجد کو منہدم کیا گیا، اور اس سانحے کے بعد ملک بھر میں کئی ماہ تک جاری رہنے والے فرقہ وارانہ فسادات میں ہزاروں افراد ہلاک ہوئے۔ یہ واقعہ ہندوستان کی سیاست، سماج اور فرقہ وارانہ تعلقات میں ایک ایسا موڑ ثابت ہوا جس کے اثرات آج تک محسوس کیے جاتے ہیں۔ بابری مسجد کی جگہ پر تعمیر ہونے والے رام مندر کا افتتاح 22 جنوری 2024ء کو ہوا، جس نے ماضی کے اس تنازعے کو ایک نئے سرے سے قومی بحث کا موضوع بنا دیا۔

اس واقعے کے بعد یہ اندیشہ بارہا ظاہر کیا گیا کہ کہیں ایک عبادت گاہ سے متعلق پیدا ہونے والا تنازع مستقبل میں دیگر مذہبی مقامات تک نہ پھیل جائے۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب مختلف مساجد اور مسلم مذہبی مقامات کے بارے میں نئے نئے دعوے، تنازعات اور مطالبات سامنے آنے لگے تو مسلمانوں کے اندر یہ احساس مزید گہرا ہوا کہ معاملہ محض ایک مسجد تک محدود نہیں رہا۔ مثال کے طور پر 30 جنوری 2024ء کو دہلی کے مہرولی علاقے میں تقریباً چھ سو برس پرانی اخوند جی مسجد اور اس سے وابستہ مدرسے کو دہلی ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ڈی ڈی اے) نے غیر قانونی ڈھانچہ قرار دے کر منہدم کر دیا، جبکہ مسجد سے وابستہ افراد نے اس کارروائی کے طریقۂ کار اور عجلت پر سنجیدہ سوالات اٹھائے۔ اسی طرح 8 فروری 2024ء کو اتراکھنڈ کے ہلدوانی میں بنبھول پورہ کے علاقے میں ایک مسجد اور مدرسے کو منہدم کیا گیا۔ مسجد کمیٹی کا مؤقف تھا کہ یہ زمین برطانوی دور میں لیز پر دی گئی تھی، جس پر برسوں سے مسجد قائم تھی، جبکہ انتظامیہ نے اسے غیر قانونی تعمیر قرار دیا۔ اس کارروائی کے دوران اور بعد میں علاقے میں شدید تشدد پھوٹ پڑا، جس میں پولیس فائرنگ اور جانی نقصان کی اطلاعات بھی سامنے آئیں۔ اسی سلسلے کی ایک اور کڑی مدھیہ پردیش کے شہر دھار کی قریب سات سو سالہ پرانی کمال مولا مسجد کا معاملہ ہے، جس کے بارے میں مدھیہ پردیش ہائی کورٹ نے 15 مئی 2026ء کو ایک فیصلہ دیا جس میں اسے ہندو عبادت گاہ 'بھوج شالا' سے متعلق قرار دیا گیا۔ اس فیصلے نے ملک بھر میں تاریخی مذہبی مقامات کے تشخص سے متعلق ایک نئی اور نہایت حساس بحث کو جنم دیا۔ سب سے تازہ اور اہم واقعہ اتر پردیش کے شہر سہارنپور کا ہے، جہاں ضلعی کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع ایک قدیم مسجد کو 5 ستمبر 2026ء کی صبح منہدم کر دیا گیا۔ مسجد کمیٹی نے عدالت میں 1911ء سے متعلق دستاویزات، میونسپل ریکارڈ اور پرانے ریونیو ریکارڈ پیش کیے تھے تاکہ یہ ثابت کیا جا سکے کہ مسجد کا وجود کلکٹریٹ کی موجودہ عمارت سے بھی پرانا ہے۔ میونسپل مجسٹریٹ نے 16 جولائی 2026ء کو مسجد کو سرکاری زمین پر غیر مجاز قبضہ قرار دیتے ہوئے انہدام کا حکم دیا تھا، اور ضلعی عدالت نے 2 ستمبر کو مسجد کمیٹی کی اپیل مسترد کر دی۔ مقامی افراد کے مطابق انتظامیہ نے 4 ستمبر کو یقین دہانی کرائی تھی کہ مسجد کو صرف سیل کیا جائے گا، مگر اگلے ہی دن علی الصبح اسے منہدم کر دیا گیا، جس پر جمعیۃ علماء ہند کے صدر مولانا ارشد مدنی سمیت کئی مذہبی و سیاسی رہنماؤں نے شدید تشویش اور ناراضی کا اظہار کیا۔ یہ سلسلہ ہمیں یہ سوچنے پر مجبور کرتا ہے کہ کسی بھی جمہوری معاشرے میں مذہبی تنازعات کو جذبات اور اکثریتی دباؤ کے بجائے آئین، قانون اور عدالت کے دائرے میں حل کیا جانا چاہیے۔ اگر ایک واقعے کے بعد دوسرے مذہبی مقامات بھی مسلسل تنازعات کی زد میں آنے لگیں تو یہ صرف کسی ایک طبقے کی تشویش نہیں رہتی، بلکہ ملک کے امن، باہمی اعتماد اور سیکولر و جمہوری کردار کے لیے بھی ایک بڑا سوال بن جاتی ہے۔

2014ء سے 2026ء تک: درج شدہ واقعات کا جائزہ: 2014ء سے ستمبر 2026 تک ہندوستان میں کتنی مساجد گرائی گئیں، اس کا کوئی ایک مکمل، مستند اور سرکاری ملک گیر اعداد و شمار دستیاب نہیں ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ مختلف رپورٹوں میں مسجد، مدرسہ، مزار، درگاہ، قبرستان اور دیگر مسلم مذہبی عمارتوں کو کبھی الگ الگ اور کبھی ایک ساتھ شمار کیا جاتا ہے۔ اس لیے کسی ایک بڑے عدد کو حتمی تعداد کے طور پر پیش کرنا علمی اعتبار سے درست نہیں میڈیا رپورٹس کے مطابق July 201422 کو گریٹر نوئیڈا کے کدل پور میں زیرِ تعمیر مسجد کی ایک دیوار کا حصہ انتظامیہ نے جے سی بی کے ذریعے ہٹایا تھا۔ November 2017 میں دہلی کی کٹھ پتلی کالونی میں تقریباً پچاس سال پرانی مدینہ مسجد کو ڈی ڈی اے کی انہدامی کارروائی کے دوران منہدم کیا گیا۔ July 2020 میں حیدرآباد کے پرانے تلنگانہ سیکریٹریٹ کمپلیکس کو منہدم کیے جانے کے دوران وہاں موجود مساجد اور ایک مندر کو ہٹائے جانے پر بھی تنازع پیدا ہوا۔ May 202117 کو اتر پردیش کے بارہ بنکی میں غریب نواز مسجد کو ضلعی انتظامیہ نے غیر قانونی تعمیر قرار دے کر منہدم کر دیا، جس کے خلاف اتر پردیش سنی سینٹرل وقف بورڈ نے عدالت سے رجوع کیا۔

جیسا کہ اوپر تفصیل سے بیان کیا گیا، 2024 میں دہلی کی اخوند جی مسجد اور ہلدوانی کی مسجد و مدرسہ اس سلسلے کی نمایاں کڑیاں تھیں۔ 2025 اور 2026 کے دوران بھی مسلم مذہبی مقامات سے متعلق انہدامی کارروائیوں کی متعدد رپورٹس سامنے آئیں، جن میں سنبھل ضلع کے مختلف قصبوں میں مساجد اور مدرسوں سے متعلق کارروائیاں، اتراکھنڈ میں غیر منظور شدہ مدارس کی بندش کی مہم، اور دیگر شہروں میں چھوٹی مساجد کو غیر قانونی قرار دیے جانے کے واقعات شامل ہیں۔ تاہم ان تمام واقعات کو بلا تفریق "مساجد" کی تعداد میں شامل کرنا درست نہیں ہوگا، کیونکہ ان میں مساجد کے ساتھ مزارات، درگاہیں اور دیگر مذہبی عمارتیں بھی شامل ہیں۔ مختلف تنظیموں کی جانب سے مرتب کی گئی رپورٹوں میں بھی خاصا فرق پایا جاتا ہے۔ دی یوپلس پروجیکٹ کی تحقیق کے مطابق January سے June 2025 کے دوران میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر مسلم مذہبی ڈھانچوں کے انہدام کے پندرہ معاملات درج کیے گئے، تاہم ان میں تمام عمارتیں مساجد نہیں تھیں۔ سی ایس ایس نے 2024 میں مسلم املاک سے متعلق انیس انہدامی واقعات درج کیے، جبکہ اے پی سی آر کے حوالے سے 2025 کے لیے انہتر اسلامی مذہبی مقامات کو منہدم کیے جانے یا غیر قانونی قرار دیے جانے کی تعداد سامنے آئی۔ ان اعداد و شمار میں فرق کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کچھ تنظیمیں صرف باقاعدہ مساجد کو شمار کرتی ہیں جبکہ دیگر مدرسوں، مزاروں اور نماز کے چھوٹے مقامات کو بھی اس میں شامل کر لیتی ہیں۔ اس لیے قارئین اور محققین دونوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ کسی ایک ادارے کی رپورٹ کو حتمی سچائی سمجھنے کے بجائے مختلف ذرائع کا موازنہ کریں، ہر واقعے کی عدالتی و انتظامی دستاویزات کا جائزہ لیں، اور تصویر کے دونوں رخ، یعنی مقامی مسلم آبادی کا مؤقف اور انتظامیہ کی قانونی توجیہ، دونوں کو سامنے رکھیں۔

کیا قانون سب کے لیے یکساں ہے؟: سب سے بڑا سوال یہی ہے کہ آخر یہ سلسلہ کب رکے گا؟ مسلمانوں کو کب یہ یقین حاصل ہوگا کہ ان کے مذہبی مقامات بھی اتنے ہی محفوظ ہیں جتنے اس ملک کے دوسرے شہریوں کے؟ اور حکومت کب ایسے مؤثر اقدامات کرے گی جن سے یہ واضح ہو کہ ہندوستان میں قانون کی حکمرانی کسی مذہب، ذات یا طبقے کی محتاج نہیں، بلکہ ہر شہری کے لیے یکساں ہے؟ اگر کسی مقام پر ایک صدی سے زیادہ عرصہ تک بلا رکاوٹ نماز ادا ہوتی رہی ہو، نسل در نسل لوگ اسے مسجد کے طور پر استعمال کرتے رہے ہوں، اور اس کے قدیم ہونے سے متعلق تاریخی دستاویزات بھی موجود ہوں، تو ایسی صورت میں انہدام سے قبل معاملے کا مکمل، غیر جانب دارانہ اور شفاف جائزہ لیا جانا از حد ضروری ہے۔ عبادت گاہوں سے متعلق قانون کا سختی سے نفاذ، عدالتی کارروائی میں دونوں فریقوں کو مساوی موقع، اور فیصلوں پر عمل درآمد میں غیر معمولی عجلت سے گریز، یہ سب اس بات کی ضمانت دے سکتے ہیں کہ انصاف نہ صرف ہو بلکہ ہوتا ہوا نظر بھی آئے۔ اگر واقعی ہم گنگا جمنی تہذیب، باہمی اخوت اور مذہبی رواداری کی اپنی عظیم روایت کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں ایسے تمام واقعات کا غیر جانب دارانہ جائزہ لینا ہوگا اور جہاں ناانصافی ہو، وہاں بلا امتیازِ مذہب و ملت قانون کو حرکت میں لانا ہوگا۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے کہ سرکاری زمین یا غیر قانونی تعمیر سے متعلق تنازعات کو خالص انتظامی و قانونی نقطۂ نظر سے حل کیا جائے، نہ کہ کسی مخصوص طبقے کے خلاف پیغام دینے کے انداز میں، کیونکہ ایسا تاثر ہی سب سے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔ آخر ہم کس ہندوستان کی تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟ ایسا ہندوستان جہاں مذہب انسان کی پہچان ہو مگر انسانیت اس سے بڑی قدر ہو، جہاں اکثریت اپنی تعداد پر نہیں بلکہ اپنے ظرف پر ناز کرے، جہاں اقلیتیں اپنے مستقبل کے بارے میں خوف زدہ نہ ہوں، اور جہاں قانون، انصاف اور دستور ہر شہری کے لیے یکساں محافظ بن کر کھڑے ہوں۔ اگر ہندوستان کو واقعی ایک عظیم ملک بننا ہے تو اسے صرف معاشی اور سائنسی ترقی ہی نہیں، بلکہ سماجی انصاف، مذہبی رواداری، انسانی وقار اور باہمی اعتماد کے میدان میں بھی آگے بڑھنا ہوگا۔ یہی وہ راستہ ہے جو ہندوستان کو اس ہندوستان کے قریب لے جا سکتا ہے جس کا خواب آزادی کے وقت دیکھا گیا تھا ایک ایسا ہندوستان جہاں بابری مسجد سے سہارنپور تک کا سفر عبرت کا نہیں بلکہ اصلاح کا سبب بنے۔

غزلہ

زمیں چھوڑ آئے زماں چھوڑ آئے
ترے واسطے ہم جہاں چھوڑ آئے

بزرگوں کی عزت بچا لائے لیکن
حویلی کے نام و نشاں چھوڑ آئے

اٹھا لائے ہم تو جنوں میں اسے بھی
فرشتے جو بار گراں چھوڑ آئے

وہ گندم نہیں تھا ملاحت تھی تیری
کہ جس کے لیے ہم جناں چھوڑ آئے

کسی روز پوری کریں گے اسے پھر
کہانی جو ہم درمیاں چھوڑ آئے

وہ تو دھبہ ہے ظالم ترے نام پر
ستم کی جو تم داستاں چھوڑ آئے

جنوں میں تو فیاض اکثر میاں ہم
خرد کو کہیں سرگراں چھوڑ آئے

ڈاکٹر فیاض احمد

سائنس، اردو اور نئی نسل مستقبل کی طرف ایک روشن قدم

سید آصف امام کاکوی

کسی قوم کا مستقبل صرف اس کے ایوانوں، اقتدار کے مراکز یا بلند و بالا عمارتوں میں نہیں لکھا جاتا، بلکہ اس کا اصل مستقبل اس کے اسکولوں، مدرسوں، مکتبوں، کتابوں، تجربہ گاہوں اور سب سے بڑھ کر اس کے بچوں کی آنکھوں میں پلنے والے ان خوابوں میں لکھا جاتا ہے، جنہیں دنیا شاید آج معمولی سمجھتی ہو لیکن وہی خواب آنے والے کل کی تاریخ رقم کرتے ہیں۔ آج کا بچہ جو سوال کرتا ہے، جو چیز جاننے کے لیے بے چین ہوتا ہے، جو کسی تجربے کو دیکھ کر حیرت سے پوچھتا ہے کہ "ایسا کیوں ہوتا ہے؟" دراصل وہی سوال مستقبل کی تحقیق کی پہلی بنیاد بنتا ہے۔ اگر اس سوال کو دبانے کے بجائے اسے علم، تحقیق، تجربے اور تخلیقی فکر کی روشنی مل جائے تو یہی ننھے ذہن کل کے سائنس دان، ڈاکٹر، انجینئر، محقق، موجد، ادیب اور مفکر بن سکتے ہیں۔ ۸ ستمبر ۲۰۲۶ کو پٹنہ کے گاندھی میدان کے قریب واقع شری کرشن سائنس سینٹر میں منعقد ہونے والا "نوجوان سائنس دان کانکلیو ۲۰۲۶" میرے لیے محض ایک تعلیمی پروگرام نہیں تھا۔ یہ میرے لیے ایک ایسا یادگار تجربہ تھا جس نے دل کو یہ یقین دلایا کہ اگر ہماری نئی نسل کو صحیح رہنمائی، مناسب مواقع اور حوصلہ دیا جائے تو ہمارے بچوں میں کسی بھی میدان میں آگے بڑھنے کی بے پناہ صلاحیت موجود ہے۔ تقریباً آٹھ گھنٹے تک جاری رہنے والے اس پروگرام میں سائنس، تحقیق، سوال و جواب، عملی تجربات، سائنس نمائش، اردو زبان، ادب، تہذیب اور بچوں کی تخلیقی صلاحیتوں کا ایسا حسین امتزاج دیکھنے کو ملا جسے آسانی سے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ شری کرشن سائنس سینٹر پہنچتے ہی جو منظر سامنے آیا، وہ اپنے اندر ایک پوری کہانی سموئے ہوئے تھا۔ مختلف اضلاع سے آنے والے طلبہ و طالبات، اساتذہ، ماہرینِ سائنس اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والی شخصیات کی موجودگی نے پورے ماحول کو ایک علمی میلے میں تبدیل کر دیا تھا۔ بہار کے ۲۴ اضلاع سے تقریباً ۲۵۰ طلبہ و طالبات نے اس کانکلیو میں شرکت کی، جن میں ۴۰ مدارس کے طلبہ بھی شامل تھے۔ یہ محض ایک عدد نہیں بلکہ ایک امید ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ اگر مدارس، اسکولوں اور مکتبوں کے بچوں کو مناسب پلیٹ فارم فراہم کیا جائے تو ان کے اندر بھی سائنس، تحقیق اور جدید علوم کے لیے غیر معمولی شوق پیدا کیا جا سکتا ہے۔ بچوں کے چہروں پر تجسس تھا، آنکھوں میں خواب تھے، لبوں پر سوال تھے اور ذہن میں کچھ نیا جاننے کی بے قراری تھی۔ یہی وہ منظر تھا جس نے مجھے سب سے زیادہ متاثر کیا۔ اس پروگرام کی خوشی میرے لیے اس لیے بھی دوبالا تھی کہ میرے فرزندان عدیان امام اور ایزان آصف بھی اس کانکلیو میں سائنس دان کے روپ میں شریک تھے۔ ایک والد کے لیے اس سے زیادہ خوشی کی بات کیا ہو سکتی ہے کہ اس کے بچے کتاب، سائنس، تحقیق اور تخلیقی سرگرمیوں کے درمیان کھڑے ہوں؟ میں نے اپنے بچوں کو جب سائنس کے اس ماحول میں دیکھا تو دل میں ایک عجیب سا اطمینان پیدا ہوا۔ خصوصاً ایزان آصف کے سائنسی ماڈل کو شرکا نے جس دلچسپی سے دیکھا اور پسند کیا، وہ میرے لیے ایک یادگار لمحہ تھا۔ ایک بچے کی محنت کو جب دوسرے بچے، اساتذہ اور ماہرینِ سائنس سراہتے ہیں تو اس کے اندر اعتماد پیدا ہوتا ہے۔ یہی اعتماد آگے چل کر بڑے خوابوں میں تبدیل ہوتا ہے۔ اسی طرح عدیان امام نے سوال و جواب کے سیشن میں جس انداز سے سوال کیا، اس نے بھی میری توجہ اپنی طرف کھینچی۔ اس کے سوال میں محض ایک بچے کی معصوم تجسس نہیں تھا بلکہ یہ احساس بھی تھا کہ نئی نسل جواب سننے کے بجائے سوال پوچھنے کی صلاحیت پیدا کر رہی ہے۔ اور یہی تو سائنسی مزاج ہے۔ سوال کرنا گستاخی نہیں، علم کی پہلی سیڑھی ہے۔ تجربہ کرنا ناکامی نہیں، دریافت کا راستہ ہے۔ اور ناکامی اختتام نہیں، کامیابی کی طرف ایک قدم ہے۔ نوجوان سائنس دان کانکلیو کی سب سے بڑی خوبی یہ تھی کہ یہاں سائنس کو محض نصابی کتاب کے ایک مضمون کے طور پر پیش نہیں کیا گیا بلکہ اسے زندگی، تجربے، سوال، تحقیق اور عملی سرگرمی کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی گئی۔ یہ پروگرام قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان، نئی دہلی، کائنات فاؤنڈیشن، جہان آباد، شری کرشن سائنس سینٹر، وزارتِ ثقافت، حکومتِ ہند اور بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ، حکومتِ بہار کے باہمی اشتراک سے منعقد ہوا۔ افتتاحی اجلاس کی صدارت شری کرشن سائنس سینٹر کے سینئر ہیڈ انجینئر سرینواپی کنڈانے کی، جبکہ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد شمس اقبال مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ تقریب میں بہار اسٹیٹ مدرسہ ایجوکیشن بورڈ کے چیئرمین سلیم پرویز، بہار اسٹیٹ سنی وقف بورڈ کے چیئرمین محمد ارشاد اللہ، روبن گروپ آف ہاسپٹلس کے بانی و منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر ستیہ جیت کمار سنگھ، پرائیویٹ اسکول اینڈ چلڈرن ویلفیئر ایسوسی ایشن کے قومی صدر سید شامل احمد، بہار اسٹیٹ شیعہ وقف بورڈ کے چیئرمین ارشاد علی اور زینب انٹرنیشنل گرلس پبلک اسکول، کٹیہار کے فاؤنڈر چیئرمین ڈاکٹر شکیل احمد خان سمیت متعدد معززین، اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔ صدارتی خطاب میں انجینئر سرینواپی کنڈا نے بچوں کی بڑی تعداد اور سائنس کے تئیں ان کے جوش و خروش کو خوش آئند قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کسی بھی ملک کا مستقبل ہوتی ہے اور اگر اس کے اندر سوال کرنے، تجربہ کرنے اور نئی چیزیں دریافت کرنے کا جذبہ پیدا کر دیا جائے تو وہ ملک کی سائنسی ترقی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کی بات میں ایک بنیادی تعلیمی حقیقت پوشیدہ تھی کہ سائنس کو صرف کتابوں میں پڑھا نہیں جا سکتا، اسے تجربہ بھی کرنا پڑتا ہے، اسے محسوس بھی کرنا پڑتا ہے اور اسے زندگی سے جوڑنا بھی پڑتا ہے۔ افتتاحی خطاب میں ڈاکٹر محمد شمس اقبال نے نہایت اہم اور فکر انگیز بات کہی کہ سائنسی مزاج کے بغیر نہ اچھی تحقیق وجود میں آ سکتی ہے اور نہ ہی تنقید و تخلیق کا حق ادا کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نئی نسل میں سائنٹفک ٹیمپرامنٹ پیدا کرنا محض ایک تدریسی ضرورت نہیں بلکہ اکیسویں صدی کا اہم تعلیمی تقاضا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی ۲۰۲۰ میں بھی سائنسی مزاج، تخلیقی و تنقیدی فکر اور اختراع کے فروغ پر خصوصی زور دیا گیا ہے۔ ان کا یہ پیغام دراصل آج کے والدین، اساتذہ اور تعلیمی اداروں کے لیے ایک آئینہ ہے۔ ہم اپنے بچوں سے اچھے نمبر چاہتے ہیں، کامیابی چاہتے ہیں، بڑے عہدے چاہتے ہیں، لیکن کیا ہم ان سے سوال کرنے کی آزادی بھی چاہتے ہیں؟ کیا ہم انہیں تجربہ کرنے دیتے ہیں؟ کیا ہم انہیں ناکام ہونے دیتے ہیں؟ کیا ہم ان کے "کیوں" کا جواب تلاش کرنے میں ان کا ساتھ دیتے ہیں؟ اگر جواب ہاں ہے تو ہم واقعی ایک سائنسی نسل کی تعمیر کر رہے ہیں۔ اس کانکلیو کی سب سے منفرد خصوصیت سائنس اور اردو کا امتزاج تھا۔ ڈاکٹر شمس اقبال نے بجا طور پر اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ اردو محض شاعری، غزل، تنقید اور ادبی اظہار کی زبان نہیں بلکہ اس میں سائنس، ٹیکنالوجی اور جدید علوم کے فروغ کے وسیع امکانات موجود ہیں۔ یہ بات ہمیں سنجیدگی سے سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اگر ہم اردو کو نئی نسل کے دلوں میں زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو اسے صرف ماضی کی یادگار بنا کر نہیں رکھا جا سکتا۔ اردو کو مستقبل سے جوڑنا ہوگا۔ اردو میں سائنس کی کتابیں لکھی جائیں۔ اردو میں سائنسی مضامین شائع ہوں۔ اردو میں ٹیکنالوجی کی بات ہو۔ اردو میں ماحولیات، طب اور جدید تحقیق کو سمجھایا جائے۔ تب ہی ہمارا بچہ یہ محسوس کرے گا کہ اردو صرف ماضی کی زبان نہیں، مستقبل کی زبان بھی بن سکتی ہے۔ کانکلیو کے دوران "اردو بازگشت" کے عنوان سے بیت بازی اور طلبہ کا تمثیلی مشاعرہ بھی منعقد ہوا۔ یہ سیشن اس پورے پروگرام میں ایک الگ رنگ لے کر آیا۔ ایک طرف سائنس کے تجربات، سائنسی سوالات اور تحقیق کی گفتگو تھی تو دوسری طرف اردو شعر و ادب، زبان اور تہذیب کی خوشبو۔ یہ منظر دراصل اس حقیقت کی علامت تھا کہ سائنس اور ادب ایک دوسرے کے مخالف نہیں بلکہ انسانی ذہن کو روشن کرنے والی دو مختلف قوتیں ہیں۔ سائنس ہمیں کائنات کو سمجھنا سکھاتی ہے اور ادب ہمیں انسان کو سمجھنا سکھاتا ہے۔ اس پورے پروگرام کے پیچھے کائنات فاؤنڈیشن کے فاؤنڈر و سکریٹری شکیل احمد کاکوی کی محنت اور فکر نمایاں طور پر محسوس ہوئی۔ کاکوی سرزمین سے اٹھنے والی یہ علمی آواز پٹنہ کے شری کرشن سائنس سینٹر تک پہنچی۔ یہ ایک چھوٹا قدم نہیں ہے۔ اب ضرورت ہے کہ یہ کوشش پٹنہ تک محدود نہ رہے۔ یہ سلسلہ بہار کے ہر ضلع تک پہنچے۔ ہر اسکول تک پہنچے۔ ہر مدرسے تک پہنچے۔ ہر مکتب تک پہنچے۔ تاکہ کسی دور افتادہ گاؤں کا بچہ بھی یہ محسوس کر سکے کہ اس کے خواب کی بھی کوئی قیمت ہے۔ کانکلیو کے مختلف سیشنز نے بچوں کو براہِ راست ماہرین سے گفتگو کا موقع فراہم کیا۔

میدان کے کھیل یا موبائل گیمز؟

طٰہٰ جمیل ملّا مندو

ہمیں یاد ہے کبھی شام ڈھلتے ہی گلیاں اور میدان بچوں کی آوازوں، قہقہوں اور کھیل کے شور سے آباد ہو جاتے تھے۔ آج وہی بچپن موبائل کی روشن اسکرین میں سمٹتا جا رہا ہے۔ میدان میں کھیلا گیا کھیل ختم ہو جاتا تھا، مگر اس کی خوشی اور یادیں عمر بھر ساتھ رہتی تھیں۔ موبائل گیم جیتنے کی مسرت مگر چند لمحوں بعد اگلی اسکرین میں گم ہو جاتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ ہم اپنی نئی نسل کو وقتی تفریح دے رہے ہیں یا زندگی بھر کی خوب صورت یادیں چھین رہے ہیں؟) بچپن کا ایک میدان، چند بے فکری کے لمحے، دوستوں کی آوازیں، کھیل کے دوران بلند ہوتی قہقہوں کی گونج اور جیتنے کی خوشی میں چمکتی آنکھیں یہ سب کچھ زندگی کے انمول سرمائے کا حصہ بن جاتا ہے جسے وقت کی گرد بھی دھندلا نہیں پاتی۔ مگر

مایاوتی نے کی وعدہ خلافی! اشوک سدھارتھ کی قربانی کے باوجود آکاش آنند کو بی ایس پی سے نکالا گیا

مایاوتی نے 'ایکس' پر جاری اپنی طویل پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''اشوک سدھارتھ کا سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان درست قدم ہے، اگرچہ یہ بہت دیر سے اٹھایا گیا ہے۔''

بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے سابق رکن پارلیمنٹ اشوک سدھارتھ نے مایاوتی کی پیشکش قبول کرتے ہوئے سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا،لیکن اس کے بدلے مایاوتی نے جو وعدہ کیا تھا، وہ پورا نہیں کر پائیں۔یعنی آکاش آنند کو ایک بار پھر بی ایس پی میں عہدہ دینے والی بات سے وہ پیچھے ہٹ گئی ہیں۔حتیٰ کہ آکاش آنند کو بی ایس پی سے پوری طرح آزاد کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔قابل ذکر ہے کہ آکاش آنند کے سسر اشوک سدھارتھ نے جمعرات کی علی الصبح سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کیا تھا،جس پر بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے اپنا سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اشوک سدھارتھ کا یہ درست قدم ہے، اگرچہ اسے بہت دیر سے اٹھایا گیا ہے۔مایاوتی نے بھتیجے آکاش آنند کے بارے میں بھی بڑا بیان دیتے ہوئے کہا کہ ''وہ اب آزاد ہیں۔'' اس کے بعد سوال اٹھنے لگا ہے کہ آخر مایاوتی اپنی بات سے پیچھے کیوں ہٹ گئی؟ دراصل بدھ کو مایاوتی نے اشوک سدھارتھ سے کہا تھا کہ وہ سیاست سے مکمل طور پر ریٹائر ہو جائیں، تبھی آکاش پارٹی کے لیے آزاد ہو کر کام کر سکیں گے اور پارٹی انہیں دوبارہ ذمہ داریاں دینے پر غور کرے گی۔آج مایاوتی نے 'ایکس' پر جاری اپنی طویل پوسٹ میں لکھا ہے کہ ''اشوک سدھارتھ کا سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان درست قدم ہے، اگرچہ یہ بہت دیر سے اٹھایا گیا ہے۔ویسے لوگ کہتے ہیں کہ اگر یہ فیصلہ بہت پہلے لیا گیا ہوتا تو بی ایس پی، بہوجن سماج اور بہوجن تحریک کے ساتھ ساتھ ان کے داماد آکاش آنند کو مسلسل مشکل حالات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔اور نہ ہی مجھے پارٹی اور تحریک کے وسیع تر مفادات کو مدنظر رکھتے ہوئے، خاص طور پر اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات کے دوران پانچویں بار حکومت بنانے کی زبردست تیاریوں کے بیچ، ان کے بارے میں کئی مرتبہ سخت فیصلے لینے پڑتے۔'' انھوں نے آگے لکھا کہ ''یہ بات سب کو معلوم ہے کہ بہوجن سماج پارٹی کی امبیڈکر وادی سیاست کی روایت، عزت مآب بابا صاحب ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، عظیم قربانی، محنت وجدوجہد وغیرہ سے سرشار رہی ہے اور سب سے بڑھ کر ذاتی و خاندانی مفادات سے دور رہنا ہی اس کی منفرد پہچان رہی ہے۔جس طرح میں کانشی رام کی طرح اس کے لیے وقف ہوں، اسی طرح پارٹی کے تمام اراکین کو اس سے سبق لیتے ہوئے ذاتی اور خاندانی مفادات اور عہدے و وقار کی خواہش وغیرہ سے بالاتر ہو کر بی ایس پی کو آگے بڑھانا چاہیے۔تبھی صدیوں سے استحصال زدہ، مظلوم، نظر انداز اور حقیر سمجھے جانے والے بہوجن سماج 'یہاں' حکمران طبقہ بن سکتے ہیں۔'' مایاوتی نے آکاش آنند کے خلاف کارروائی کی وجہ بھی بتائی ہے۔بی ایس پی سپریمو نے کہا کہ اگر اشوک سدھارتھ کو اپنے داماد آکاش آنند کی فکر ہوتی، بی ایس پی اور اس کی امبیڈکر وادی بہوجن تحریک کے وسیع تر مفادات کی پرواہ ہوتی تو وہ بلا کسی تاخیر کل ہی سیاست سے اپنی سبکدوشی کا اعلان کر دیتے۔اس سے پارٹی اور تحریک میں آکاش آنند کی سرگرم شمولیت کافی حد تک یقینی ہو جاتی۔لیکن ایسا نہ ہونا یہ ثابت کرتا ہے کہ اشوک سدھارتھ کے ارادوں میں موجود خامی اور ان کی خواہشات ذرا بھی کم نہیں ہوئی ہیں، بلکہ وہ اب بھی پوری طرح برقرار ہیں۔'' مایاوتی کا کہنا ہے کہ کہ آکاش کا اپنے سسر اشوک سدھارتھ سے اتنا گہرا لگاؤ ہے کہ وہ اپنے کیریئر سے بھی زیادہ انہیں اہمیت دیتے ہیں۔حتیٰ کہ انہوں نے بی ایس پی سربراہ کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ 'ایکس' پر موجود متعلقہ پوسٹ کو ری پوسٹ کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا، جبکہ وہ پوسٹ ان کے اپنے مثبت فائدے اور بھلائی کے لیے ہی تھی۔ پہلے وہ 'ایکس' اکاؤنٹ سے پوسٹ ری پوسٹ کر کے اپنی وفاداری ثابت کرنے کی کوشش کرتے تھے۔اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ اشوک سدھارتھ اور آکاش آنند دونوں کو پارٹی اور تحریک کی کامیابی سے کم اور اپنے ذاتی و خاندانی مفادات سے زیادہ لگاؤ ہے۔مایاوتی کے مطابق بی ایس پی نے ہی ان دونوں (یعنی آکاش اور اشوک) اور کئی دوسرے لوگوں کو زمین سے اٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔اس کے لیے یہ تمام لوگ بی ایس پی اور اس کی قیادت کے تئیں چاہے جتنا بھی شکریہ اور احسان مندی محسوس کریں، وہ کم ہی ہوگا۔مایاوتی نے واضح لفظوں میں کہا کہ موجودہ حالات میں اگر آکاش آنند پارٹی اور تحریک کے حقیقی مفادات اور اس سے وابستہ اپنے کیریئر کی کم پروا کرتے ہیں اور شتونا طوں وغیرہ سے زیادہ وابستہ رہتے ہیں تو یہ سوال اٹھنا فطری ہے کہ دوہری سوچ رکھنے والے آکاش آخر بی ایس پی اور تحریک کا فائدہ کیسے کر سکتے ہیں۔اس لیے پارٹی کے اراکین کو یہ بہتر لگتا ہے کہ جس طرح انہیں 3 ستمبر 2026 کو پنشنل کو آرڈینیٹر جیسے انتہائی اہم عہدے کی تمام ضروری ذمہ داریوں سے آزاد کر دیا گیا تھا، اسی طرح اب انہیں آج سے ہی پارٹی سے مکمل طور پر آزاد کر دیا جانا چاہیے۔اگر آکاش آنند اب پارٹی میں آزاد رہنا چاہتے ہیں تو وہ آزاد ہیں۔یعنی اس معاملے میں انہیں پارٹی سے مکمل طور پر آزاد کر دیا گیا ہے۔

برکس سربراہی اجلاس کیلئے نئی دہلی میں عالمی رہنماؤں کا اجتماع
تجارت اور عالمی اداروں میں اصلاحات ایجنڈے پر

نئی دہلی: بھارت 12 اور 13 ستمبر کو 18 ویں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرنے جا رہا ہے، جہاں ایشیا، افریقہ، مشرق وسطیٰ اور لاطینی امریکا کے اہم رہنما عالمی سیاست، تجارت، ترقیاتی مالیات اور بین الاقوامی اداروں میں اصلاحات پر تبادلہ خیال کریں گے۔ اجلاس کی میزبانی وزیر اعظم نریندر مودی کریں گے۔ اجلاس میں روسی صدر ولادیمیر پوتن، چینی صدر شی جن پنگ اور ایرانی صدر مسعود پزشکیان سمیت متعدد اہم رہنماؤں کی شرکت متوقع ہے۔ جنوبی افریقہ کے صدر سیرل رامافوسا، مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی، انڈونیشیا کے صدر پرابوسو بیانتو، بیلاروس کے صدر الیگزینڈر لوکاشینکو اور قازقستان کے صدر قاسم جومارت توکایف کی شرکت بھی متوقع ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتریس بھی اجلاس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ برکس کی توسیع کے بعد اس میں بھارت، برازیل، چین، روس اور جنوبی افریقہ کے علاوہ مصر، ایتھوپیا، انڈونیشیا، ایران، سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات شامل ہیں۔ اس کے ساتھ بیلاروس، بولیویا، قازقستان، کیوبا، ملائیشیا، نائجیریا، تھائی لینڈ، یوگنڈا، ازبکستان اور ویتنام شراکت دار ممالک کے طور پر فریم ورک کا حصہ ہیں۔ اجلاس میں تجارت اور ترقیاتی مالیات کے ساتھ اقوام متحدہ، آئی ایم ایف اور عالمی بینک جیسے اداروں میں اصلاحات اہم موضوعات ہوں گے۔ ایران اور امریکا کے درمیان جاری تنازع اور اس کے عالمی معیشت اور توانائی کی صورتحال پر اثرات بھی بات چیت کا نمایاں حصہ بن سکتے ہیں۔ بھارت اور چین کے تعلقات پر بھی خصوصی توجہ رہے گی۔ اگر شی جن پنگ نئی دہلی پہنچتے ہیں تو یہ 2019 کے بعد ان کا پہلا دورۂ بھارت ہوگا۔ دونوں ممالک کے درمیان اختلافات برقرار رہنے کے باوجود برکس ایسا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے جہاں دنیا کی دو بڑی معیشتیں تعاون اور مذاکرات جاری رکھ سکتی ہیں۔ برکس میں مقامی کرنسیوں کے ذریعے تجارت بڑھانے اور امریکی ڈالر پر انحصار کم کرنے پر بھی گفتگو جاری ہے۔ تاہم رکن ممالک نے اب تک مشترکہ برکس کرنسی قائم کرنے کا فیصلہ نہیں کیا۔ نیو ڈیولپمنٹ بینک بھی مقامی کرنسیوں میں مالی معاونت کو اپنی ترجیحات میں شامل کر چکا ہے۔ 2006 میں چار ممالک سے شروع ہونے والا برکس اب ایک بڑے عالمی پلیٹ فارم میں تبدیل ہو چکا ہے۔ موجودہ اعداد و شمار کے مطابق اس کے رکن ممالک دنیا کی تقریباً 5.49 فیصد آبادی، 40 فیصد عالمی جی ڈی پی اور 26 فیصد عالمی تجارت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ نئی دہلی اجلاس بھارت کے لیے اس وسیع ہوتے ہوئے گروپ کی سمت متعین کرنے اور گلوبل ساؤتھ کے مسائل کو عالمی ایجنڈے پر مزید نمایاں کرنے کا اہم موقع ہوگا۔

برکس ممالک کو بین الاقوامی تجارت میں
خواتین کاروباریوں کو فروغ دینا چاہئے: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے برکس ممالک پر زور دیا کہ وہ بین الاقوامی تجارت میں خواتین کاروباریوں اور خواتین کی قیادت والے اداروں کے لیے مواقع کو بڑھانے کے لیے مل کر کام کریں اور انہوں نے قرض، منڈیوں اور کاروبار کے پیش قیاسی قوانین تک آسان رسائی کی ضرورت پر زور دیا۔ بدھ کے روز نئی دہلی میں برکس ڈبلیو پی اے خواتین کی زیر قیادت ترقیاتی کانفرنس سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ بین الاقوامی کاروبار میں داخل ہونے کے خواہشمند ایک کاروباری کو تین اہم سرحدیں عبور کرنی پڑتی ہیں: قرض تک رسائی، خریداروں اور منڈیوں تک رسائی، اور پیش قیاسی قوانین تک رسائی جو آزاد تجارت اور کھلے مواقع کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ پریس ریلیز کے مطابق، گوئل نے کہا کہ ہندوستان تاجروں، خاص طور پر خواتین کاروباریوں کو درپیش چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اپنے تجربے سے سیکھے گئے اسباق کو برکس ویمنز بزنس الائنس اور برکس کے بڑے کاروباری اتحاد میں لانا چاہے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے خواتین کو مالی، سماجی طور پر اور تعلیم، ہنر اور بہتر معیار زندگی کے ذریعے بااختیار بنانے پر توجہ مرکوز کی ہے تاکہ خواتین کو ملک کی ترقی کا محرک بنایا جا سکے۔ خواتین میں مالی شمولیت کو بڑھانے میں ہندوستان کے تجربے کو اجاگر کرتے ہوئے، گوئل نے کہا کہ تقریباً بارہ سال پہلے، زیادہ تر خواتین، خاص طور پر دیہی ہندوستان میں، ان کے اپنے نام پر بینک اکاؤنٹس، اثاثے یا کریڈٹ ہسٹری نہیں تھی اور وہ اکثر قرض کے لیے اہل نہیں تھیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے تب سے خواتین کے نام مکانات رکھے ہیں، ان کے لیے تقریباً 300 ملین بینک اکاؤنٹس کھولے ہیں اور ان خواتین کو بغیر ضمانت کے قرضے فراہم کیے ہیں جو اپنا کام شروع کرنے کی خواہاں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج تقریباً 100 ملین دیہی خواتین 90 لاکھ سیلف ہیلپ گروپس، چھوٹے کوآپریٹیو یا خواتین کے گروپس کی ممبر ہیں جو مختلف نظریات اور کاروباری اداروں پر مل کر کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان خواتین کو لکھپتی دیدیاں کہا جاتا ہے، انہوں نے مزید کہا کہ ہندوستان کو امید ہے کہ وہ اپنی تعداد اور آمدنی دونوں کو بڑھاتے رہیں گے۔

ٹی وی کے اتحاد کو ملا نام، ضمنی انتخاب سے قبل وزیر اعلیٰ وجے کی اہم پیش رفت

ٹی وی کے کی قیادت والے اتحاد کا نام 'سیکولر سوشل جسٹس وکٹری الائنس' رکھا گیا ہے۔ یہ نام سیکولرزم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو ظاہر کرتا ہے۔

ٹی وی کے کی قیادت والے اتحاد کا نام 'سیکولر سوشل جسٹس وکٹری الائنس' رکھا گیا ہے۔ یہ نام سیکولرزم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو ظاہر کرتا ہے۔ تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ وجے نے بتایا کہ ان کی پارٹی 'تملگا ویتری کزگم' (ٹی وی کے) کی قیادت والے اتحاد کا نیا نام 'سیکولر سوشل جسٹس وکٹری الائنس' (جمہوری سماجی انصاف فتح اتحاد) رکھا گیا ہے۔ یہ نام سیکولرزم اور سماجی انصاف کے اصولوں کو ظاہر کرتا ہے۔ اس اتحاد میں ٹی وی کے اور کانگریس کے علاوہ ایم ڈی ایم کے، آئی یو ایم ایل اور وی سی کے بھی شامل ہے۔ اس اتحاد کی قیادت ٹی وی کے کرے گی۔ یہ اتحاد آئندہ ضمنی انتخاب میں پہلی بار الیکشن لڑے گا۔ وی سی کے لیڈر ایس ایس بالاجی نے کہا ہے کہ اتحاد کا یہ نام وزیر اعلیٰ کا اپنا خیال تھا۔ انہوں نے بتایا کہ اس نام سے سبھی کو پیغام پہنچے گا کہ یہ اتحاد بی جے پی اور فاشسٹ طاقتوں کی مخالفت کرتا ہے۔ لوگ کہتے رہے ہیں کہ بی جے پی کے تئیں ٹی وی کے نرم ہے، لیکن اب سب کے سامنے صورتحال صاف ہو جائے گی۔ اس اتحاد سے متعلق تمل ناڈو کانگریس کمیٹی کے صدر منیکم ٹیگور نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ تمل ناڈو میں ٹی وی کے اور کانگریس کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے اور تمل ناڈو مناسب وقت پر اتحاد کی طرف سے وزیر اعظم کے امیدوار کا اعلان کرے گا۔ جب وی سی کے لیڈر بالاجی سے پوچھا گیا کہ کیا ٹی وی کے اپوزیشن اتحاد 'انڈیا' میں شامل ہوگی، تو انہوں نے کہا کہ ایسا تبھی ہوگا جب ٹی وی کے کے پاس رکن پارلیمنٹ ہوں۔ فی الحال ٹی وی کے کے پاس کوئی رکن پارلیمنٹ نہیں ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اتحاد کا نام اتفاق رائے سے رکھا گیا ہے اور یہ جمہوری سماجی انصاف کے اصولوں پر مبنی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ تمل ناڈو میں ٹی وی کے اتحاد کا نام طے کرنے کے لیے 9 ستمبر کو میٹنگ ہوئی تھی۔ چنئی کے پنایور واقع ٹی وی کے ہیڈ کوارٹر میں ہوئی اس میٹنگ میں کانگریس، وی سی کے، ایم ڈی ایم کے اور آئی یو ایم ایل کے سرکردہ لیڈران شامل ہوئے۔ میٹنگ میں اتحاد کی آئندہ کی حکمت عملیوں اور انتخابی تال میل سے متعلق تبادلہ خیال ہوا۔ کانگریس کی طرف سے منکم ٹیگور، ٹھاراگائی کتھبرٹ اور پروین چکرورتی میٹنگ میں موجود رہے، جبکہ وی سی کے کی طرف سے پارٹی چیف تھول تھرومالولن کے ساتھ ونی ارسو، روی کمار اور سنتھنئی سیلون کی شرکت ہوئی۔ ایم ڈی ایم کے کی طرف سے پارٹی چیف وائیکو اور دورئی وائیکو نے میٹنگ میں حصہ لیا، جبکہ آئی یو ایم ایل کی جانب سے کے ایم قادر محی الدین اور شاہجہاں موجود تھے۔ سی پی ایم اور سی پی آئی اس میٹنگ میں شامل نہیں ہوئے۔

دہلی میں ۳/دن ٹریفک کا جھنجھٹ!
۳۵ سڑکوں پر پابندی، گھر سے نکلنے سے پہلے ایڈوائزری پڑھ لیں

دارالحکومت دہلی میں 11 سے 13 ستمبر تک برکس سمٹ ۲۰۲۶ منعقد ہوگا۔ اس دوران وی وی آئی پی آمد و رفت اور سکیورٹی کے پیش نظر ٹریفک انتظامات میں بڑی تبدیلیاں کی جائیں گی۔ دہلی ٹریفک پولیس نے ایڈوائزری جاری کر دی ہے، جس میں واضح کیا گیا ہے کہ نئی دہلی، وسطی دہلی اور جنوبی دہلی کی کئی اہم سڑکوں پر ٹریفک کو کنٹرول کیا جائے گا۔ پولیس کے مطابق کانفرنس کے دوران 35 سے زائد اہم سڑکیں متاثر ہوں گی۔ اس کے علاوہ 22 بڑے ڈائیورژن پوائنٹس بنائے گئے ہیں تاکہ گاڑیوں کی آمد و رفت کو کنٹرول کیا جا سکے۔ لوگوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ کانفرنس کے مقام اور آس پاس کے علاقوں میں غیر ضروری سفر سے گریز کریں۔ برکس سمٹ میں مختلف ممالک کے نمائندے اور مہمان شرکت کریں گے۔ ان کی آمد و رفت کے پیش نظر کئی مقامات پر ٹریفک روکا یا متبادل راستوں کی طرف موڑا جائے گا۔ پولیس نے گاڑی چلانے والوں کو مشورہ دیا ہے کہ سفر سے پہلے اپنے روٹ کی معلومات حاصل کریں اور متبادل راستوں کا استعمال کریں۔ اس کے ساتھ ہی معمول سے زیادہ وقت لے کر گھر سے نکلنے کی بھی ہدایت دی گئی ہے۔ ایڈوائزری میں جن سڑکوں پر اثر پڑے گا، ان میں سردار پٹیل مارگ، مدر ٹریسا کریسنٹ، راجیش پائلٹ مارگ، تین مورتی مارگ، اکبر روڈ، تیس جنوری مارگ، سبرامنیم بھارتی مارگ، متھرا روڈ اور موتی لال نہرو مارگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ افریقہ ایونیو روڈ، ستیہ مارگ، بریگیڈیئر ہوشیار سنگھ مارگ، ڈاکٹر ذاکر حسین مارگ، شانتی پتھ، جن پتھ، نیتی مارگ، اشوک روڈ اور پنچ شیل مارگ پر بھی ٹریفک کو کنٹرول کیا جائے گا۔ کانفرنس کے اہم پروگرام بھارت منڈپم میں منعقد ہوں گے۔ اس لیے وہاں جانے والے راستوں پر خصوصی نگرانی رکھی جائے گی۔ ڈاکٹر دنیش نندنی ڈالمیا چوک، رام چرن اگروال چوک، میر درد چوک، کستوربا گاندھی مارگ-آؤٹر سرکل اور جن پتھ-کناٹ پلیس کے آس پاس گاڑیوں کو متبادل راستوں پر موڑا جائے گا۔ پٹیل چوک اور RML اسپتال کے آس پاس بھی ٹریفک پر خاص نظر رکھی جائے گی۔ متھرا روڈ اور تلک مارگ پر بھی ٹریفک انتظامات میں تبدیلی ہوگی۔ لودھی فلائی اوور اور DPS متھرا روڈ کے سامنے یو ٹرن انڈر پاس اہم ڈائیورژن پوائنٹس رہیں گے۔ رنگ روڈ-بھیرون مارگ اور منڈی ہاؤس کے آس پاس بھی ٹریفک کو متبادل راستوں پر موڑا جائے گا۔ جنوبی دہلی میں دھولا کنواں فلائی اوور، سردار پٹیل مارگ، موتی باغ فلائی اوور، شانتی پتھ، بریگیڈیئر ہوشیار سنگھ مارگ اور افریقہ ایونیو پر ٹریفک انتظامات تبدیل کیے جائیں گے۔ لودھی روڈ، امرتا شیر گل مارگ، میکس مولر مارگ، مہارشی رمن مارگ اور آرچ بشپ میکارینس مارگ سے گزرنے والی گاڑیوں کو متبادل راستوں پر بھیجا جائے گا۔ دہلی ٹریفک پولیس نے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ 11 سے 13 ستمبر کے درمیان غیر ضروری طور پر نئی دہلی اور کانفرنس کے مقام کے آس پاس نہ جائیں۔ ضروری سفر کرنے والے افراد پہلے سے اپنا روٹ طے کریں اور اضافی وقت لے کر گھر سے نکلیں۔ پولیس نے مقامی رہائشیوں، تاجروں، ہوٹل آپریٹروں اور RWA سے بھی تعاون کی اپیل کی ہے، تاکہ سکیورٹی اور ٹریفک انتظامات کو آسانی سے جاری رکھا جا سکے۔

آدھار کے معمار نندن نیلیکنی اور نکھل کامتھ کو ایس آئی آر نوٹس

کرناٹک میں خصوصی نظر ثانی کے دوران نیلیکنی اور ان کے اہل خانہ کے نام 'پچھلی ایس آئی آر سے میپ نہیں' کے زمرے میں، Zerodha کے نکھل اور نتن کامتھ کے ریکارڈ میں والد کے نام کی عدم مطابقت؛ الیکشن کمیشن نے واضح کیا کہ یہ انتظامی جانچ ہے، کسی غلط کاری کا ثبوت نہیں۔ کرناٹک میں ووٹر فہرست کی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کے دوران انفوسس کے شریک بانی اور آدھار نظام کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرنے والے نندن نیلیکنی، ان کے اہل خانہ اور Zerodha کے شریک بانی نکھل اور نتن کامتھ کے نام انتخابی ریکارڈ کی جانچ کے دوران سامنے آئے ہیں۔ نیلیکنی خاندان کے ریکارڈ کو ''پچھلی ایس آئی آر سے میپ نہیں'' جبکہ کامتھ برادران کے ریکارڈ کو 'والد کے نام میں عدم مطابقت'' کے زمرے میں نشان زد کیا گیا ہے۔ الیکشن حکام کے مطابق نیلیکنی کے موجودہ انتخابی اندراج کو ۲۰۰۲ کی سابقہ انتخابی فہرست کے ریکارڈ سے براہ راست ملانے میں دشواری سامنے آئی۔ اسی بنیاد پر ایس آئی آر کے تحت نوٹس تیار کیا گیا۔ حکام نے واضح کیا ہے کہ ''نوٹسنگ'' کا مطلب یہ نہیں کہ ووٹر کا نام غیر قانونی طور پر درج ہے یا متعلقہ شخص نے کوئی غلط کاری کی ہے، بلکہ موجودہ ریکارڈ اور پرانے انتخابی ڈیٹا کے درمیان مطابقت کی جانچ درکار ہے۔ نکھل کامتھ اور ان کے بھائی نتن کامتھ کے معاملے میں مسئلہ مختلف ہے۔ دستیاب ریکارڈ میں ان کے نام کے ساتھ درج والد کے نام اور پرانی انتخابی فہرست کے اندراج میں مطابقت نہ ہونے کو وجہ بتایا گیا ہے۔ انتخابی حکام اس عمل کے ذریعے موجودہ ووٹر ریکارڈ کو پرانی فہرست سے جوڑنے اور کسی ممکنہ غلط اندراج یا ڈیٹا کی خامی کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس کارروائی میں کرناٹک کی متعدد معروف شخصیات کے نام بھی سامنے آئے ہیں۔ اداکار شیوراج کمار کا ریکارڈ بھی سابقہ فہرست سے مطابقت کے مسئلے کے باعث جانچ کے دائرے میں آیا، جبکہ معروف سائنس دان پروفیسر ای این آر راؤ کے معاملے میں الیکشن حکام نے الگ وضاحت جاری کی کہ ان کے خلاف باقاعدہ نوٹس جاری نہیں کیا گیا۔ ان کے ریکارڈ میں نام کے فرق کی نشاندہی کے بعد بوتھ لیول افسر نے تصدیق کی اور اضافی انتخابی رجسٹریشن افسر نے ۸ ستمبر کو انہیں حتمی فہرست میں شامل کرنے کی منظوری دے دی۔ نیلیکنی کی انتخابی ریکارڈ سے متعلق یہ پیش رفت اس لیے بھی قابل ذکر ہے کہ وہ ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۴ء تک Unique Identification Authority of India (UIDAI) کے بانی چیئرمین رہے، جس ادارے نے آدھار نظام نافذ کیا۔ جولائی ۲۰۲۶ء میں انہیں نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی (این ٹی اے) کے امتحانی نظام میں اصلاحات کے لیے مرکزی حکومت کی قائم کردہ اعلیٰ اختیاراتی ٹاسک فورس کی سربراہی بھی سونپی گئی تھی۔ کرناٹک میں ایس آئی آر کے دوران بڑے پیمانے پر نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ ۴ ستمبر تک ریاست میں ۴۳ء۸۱ لاکھ نوٹس تیار کیے جا چکے تھے، جن میں سے ۷ء۳۲ لاکھ متعلقہ افراد تک پہنچائے گئے جبکہ ۳۶ء۴۹ لاکھ کی ترسیل باقی تھی۔ سماعتوں کا عمل ۳ ستمبر سے شروع ہو چکا ہے اور ۱۲ اکتوبر تک جاری رہے گا۔ دعووں اور اعتراضات کی مدت ۲۳ ستمبر تک ہے، جبکہ نظر ثانی شدہ حتمی ووٹر فہرست ۷ فروری ۲۰۲۷ کو شائع ہونے کی مقررہ تاریخ ہے۔ بنگلورو شہری ضلع میں ہی لاکھوں ریکارڈ اس جانچ کے دائرے میں آئے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق بنگلورو اربن میں ۶ء۰۹ لاکھ، بی بی ایم پی نارتھ میں ۶ء۱۳ لاکھ، بی بی ایم پی سینٹرل میں ۴ء۲۹ لاکھ اور بی بی ایم پی ساؤتھ میں ۴ء۱۸ لاکھ نوٹس تیار کیے گئے۔ الیکشن حکام کے مطابق اس مشق کا بنیادی مقصد موجودہ ووٹر فہرست کو پرانے انتخابی ریکارڈ سے ملانا اور قابل تصدیق ووٹر اندراجات کو حتمی فہرست میں برقرار رکھنا ہے۔

اقوام متحدہ کے سربراہ برکس سربراہی
اجلاس میں یو این ایس سی اصلاحات پر زور دیں گے

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس اس ہفتے کے آخر میں ہندوستان میں برکس سربراہی اجلاس سے خطاب کرتے وقت عصری حقائق کی عکاسی کرنے کے لیے کثیر قطبی کی اہمیت اور سلامتی کونسل سمیت کثیر الجہتی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیں گے۔ گوٹیرس 12-13 ستمبر کو نئی دہلی میں منعقد ہونے والی 18 ویں برکس سربراہی کانفرنس میں شرکت کے لیے جمعرات کو نئی دہلی پہنچیں گے۔ انہیں 13 ستمبر کو کھلے اجلاس سے خطاب کرنے کے لیے مدعو کیا گیا ہے جس کے موضوع پر "لچک، اختراع، تعاون اور پائیداری: جامع عالمی ترقی کے لیے مستقبل کی تشکیل" ہے۔ اپنے ریمارکس میں، سیکرٹری جنرل سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ نوٹ کریں گے کہ آج کی اقتصادی، آبادیاتی اور جغرافیائی سیاسی حقیقتیں 1945 کی نہیں ہیں، اور سربراہی اجلاس میں نمائندگی کرنے والے ممالک اس بدلتی ہوئی حقیقت کی بات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ گوٹیرس سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ اس بات پر زور دیں گے کہ کثیر قطبیت عالمی نظاموں اور اداروں میں توازن لانے میں مدد کر سکتی ہے"، لیکن اس کے لیے آج کی حقیقتوں کی عکاسی کرنے کے لیے بریٹن ووڈس سسٹم اور سلامتی کونسل سمیت کثیر الجہتی اداروں میں اصلاحات کی ضرورت ہوگی۔ سلامتی کونسل میں اصلاحات کا مطالبہ ہندوستان اور کئی دوسرے ممالک کا دیرینہ مطالبہ رہا ہے، جو دلیل دیتے ہیں کہ 15 رکنی ادارے کی تشکیل 21 ویں صدی کی جغرافیائی سیاسی اور اقتصادی حقیقتوں کی مناسب عکاسی نہیں کرتی ہے۔ ہندوستان اقوام متحدہ کے اعلیٰ فیصلہ ساز ادارے میں جامع اصلاحات کے لیے اپنی مہم کے ایک حصے کے طور پر کونسل میں مستقل نشست کا خواہاں ہے۔ دوجارک نے کہا کہ گوٹیرس کی وزیر اعظم نریندر مودی سے ملاقات اور سربراہی اجلاس میں شرکت کرنے والے دیگر عہدیداروں کے ساتھ دوطرفہ ملاقاتوں کی توقع ہے۔ ہندوستان 2026 کے لیے برکس کی چیئر ہے۔ یہ برکس کا بانی رکن ہے اور اس سے قبل 2012، 2016 اور 2021 میں اس کی صدارت رہ چکی ہے۔ ملک نے 1 جنوری کو اپنی چوتھی برکس کی صدارت سنبھالی، اس گروپ کے قیام کے 20 سال مکمل ہونے کے ساتھ ہی۔ 18 ویں برکس سربراہی کانفرنس برکس کے رکن اور شراکت دار ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ آؤٹ ریچ کے مدعوین کو بھی اکٹھا کرے گی۔

لاہول اسپیتی میں فلکیات و فلکی طبیعیات مرکز قائم کرنے کی تیاری، سائنسی تحقیق کو ملے گا فروغ

ہماچل پردیش حکومت لاہول اسپیتی اور پنگی میں فلکیات و فلکی طبیعیات مراکز قائم کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سکھو نے سائنس میوزیم اور جدید موسمیاتی نگرانی کے نظام کے لیے بھی تعاون مانگا

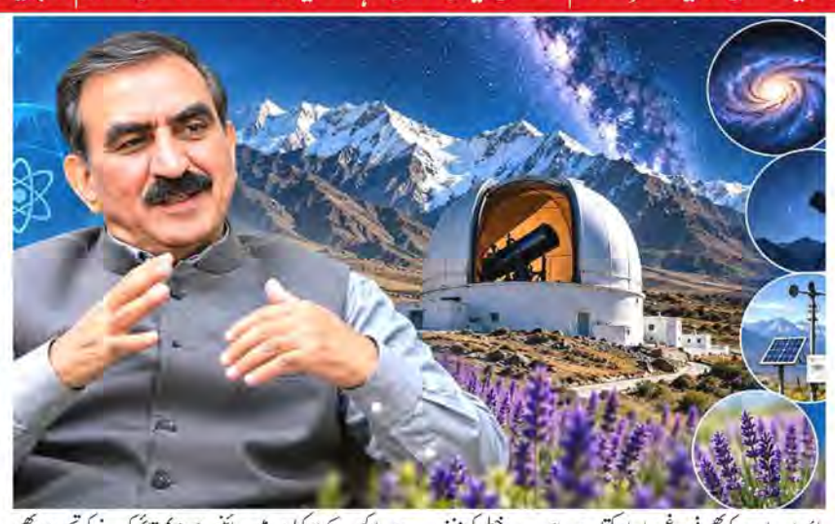

ہماچل پردیش حکومت لاہول اسپیتی اور پنگی میں فلکیات و فلکی طبیعیات مراکز قائم کرنے کی تیاری کر رہی ہے۔ وزیر اعلیٰ سکھو نے سائنس میوزیم اور جدید موسمیاتی نگرانی کے نظام کے لیے بھی تعاون مانگا۔ ہماچل پردیش کے وزیر اعلیٰ سکھو یندر سنگھ سکھو نے بدھ کے روز مرکزی سائنس و ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت جتیندر سنگھ سے ملاقات کی۔ اس دوران ریاست میں سائنسی تحقیق، طلبہ میں سائنسی رجحان اور دور دراز و قبائلی علاقوں میں سائنس و ٹیکنالوجی پر مبنی منصوبوں کو فروغ دینے سے متعلق متعدد تجاویز پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ ملاقات میں وزیر اعلیٰ سکھو نے لاہول اسپیتی اور پنگی جیسے بلند پہاڑی قبائلی علاقوں میں فلکیات اور فلکی طبیعیات کے مراکز قائم کرنے کی ریاستی حکومت کی تجویز پیش کی۔ انہوں نے کہا کہ ان مراکز کو لداخ کے ہینلے میں جاری کامیاب فلکیاتی منصوبوں کی طرز پر ترقی دی جا سکتی ہے۔ سکھو نے کہا کہ لاہول اسپیتی اور دیگر بلند پہاڑی علاقوں کے جغرافیائی اور قدرتی حالات فلکیاتی تحقیق اور آسمانی اجرام کے مشاہدے کے لیے انتہائی موزوں ہیں۔ ایسے مراکز قائم ہونے سے خطے میں فلکیاتی تحقیق کو فروغ ملنے کے ساتھ ساتھ مقامی نوجوانوں اور طلبہ میں سائنس کے تئیں دلچسپی بھی بڑھے گی۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ فلکیات مراکز کے قیام سے قبائلی علاقوں میں سائنس پر مبنی اور پائیدار سیاحت کو بھی فروغ دیا جا سکتا ہے۔ اس سے خطے کی منفرد جغرافیائی خصوصیات کو سائنسی تعلیم اور تحقیق کے مواقع میں تبدیل کرنے میں مدد ملے گی۔ ملاقات کے دوران ریاست میں طلبہ کے اندر سائنس اور ٹیکنالوجی کے تئیں دلچسپی بڑھانے کے لیے خواہش مند بلاکس کے اسکولوں میں سائنس میوزیم قائم کرنے کی تجویز پر بھی بات ہوئی۔ سکھو نے اس سلسلے میں مرکزی حکومت سے تعاون طلب کیا۔ انہوں نے کہا کہ سائنس میوزیم طلبہ میں سائنسی تجسس پیدا کرنے، عملی تجربات کے ذریعے سیکھنے کے مواقع فراہم کرنے اور سائنس، ٹیکنالوجی اور اختراع کے شعبوں میں دلچسپی بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔ وزیر اعلی

آکاش آنند کیلئے سسر اشوک سدھارتھ نے دی قربانی

اشوک سدھارتھ نے سوشل میڈیا پوسٹ میں لکھا کہ ''سیاسی زندگی اور سماجی زندگی سے ریٹائرمنٹ لے رہا ہوں۔ آکاش آنند کی واپسی کو میرے ریٹائرمنٹ سے نہ جوڑا جائے۔''

ایک طرف کانگریس، سماجوادی پارٹی اور بی جے پی جیسی پارٹیاں اتر پردیش میں آئندہ سال ہونے والے اسمبلی انتخاب کے پیش نظر تیاریوں میں مصروف دکھائی دے رہی ہے، دوسری طرف بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) میں زبردست گھمسان دیکھنے کو مل رہا ہے۔ گزشتہ دنوں مایاوتی نے اپنے بھتیجے آکاش آنند کو پارٹی سے کنارہ کر دیا، اور اب آکاش کے سسر اشوک سدھارتھ نے سیاست کو پوری طرح خیر باد کہہ کر لوگوں کو حیران کر دیا ہے۔ دراصل 9 ستمبر کو بی ایس پی سپریمو مایاوتی نے آکاش کے سسر اشوک سدھارتھ کو ایک آفر دیا تھا، جس میں کہا تھا کہ اشوک سدھارتھ اگر سیاست سے ریٹائرمنٹ لے لیں تبھی آکاش آنند کو بی ایس پی میں کوئی عہدہ مل سکتا ہے۔ اس شرط کے کچھ ہی گھنٹوں بعد اشوک سدھارتھ نے سیاست سے دوری اختیار کرنے کا اعلان کر اپنے داماد کے لیے بڑی قربانی دے دی۔ حالانکہ انھوں نے کہا ہے کہ ان کے استعفیٰ کو آکاش آنند کی واپسی سے جوڑ کر نہ دیکھا جائے۔ اشوک سدھارتھ نے سیاست سے ریٹائرمنٹ کا اعلان مایاوتی کو لکھے گئے ایک خط میں کیا ہے۔ انھوں نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک طویل پوسٹ بھی جاری کیا ہے، جس میں لکھا ہے کہ ''بہن جی کے لیے ریٹائرمنٹ تو بہت چھوٹی چیز ہے، اگر مجھے کبھی اپنی جان بھی دینی پڑے تو فخر محسوس کروں گا۔'' سوشل میڈیا پوسٹ میں انھوں نے کہا ہے کہ ''سیاسی زندگی اور سماجی زندگی سے ریٹائرمنٹ لے رہا ہوں۔ آکاش آنند کی واپسی کو میرے ریٹائرمنٹ سے نہ جوڑا جائے۔ میں نے بی ایس پی کے خلاف کوئی کام نہیں کیا۔ بہن جی کا حکم میرے لیے دنیا کی ہر چیز سے بڑا ہے۔ ان کے حکم کے آگے میرے رشتے، فیملی سب کچھ چھوٹا ہے۔'' وہ مزید لکھتے ہیں کہ ''گزشتہ 35 سال سے میں بی ایس پی اور عزت مآب کانشی رام و بابا صاحب امبیڈکر کے مشن کے لیے پوری طرح وقف ہوں۔ جو بھی ذمہ داری دی گئی، میں نے اپنی پوری طاقت سے نبھائی۔ آپ میری سیاسی اُستاد ہیں اور بڑی بہن ہیں۔ آپ کی وجہ سے ہی میں قانون ساز کونسل اور راجیہ سبھا تک پہنچا۔ آپ نے مجھے اپنی فیملی جیسا مانا، یہ آپ کا بہت بڑا کرم ہے، جس کا احسان میں کبھی ادا نہیں کر سکتا۔'' اشوک سدھارتھ نے بتایا کہ ''پارٹی کے کچھ لوگ مجھ پر الزام عائد کرتے ہیں کہ میں پارٹی پر قبضہ کرنا چاہتا ہوں اور آکاش آنند کو گمراہ کر رہا ہوں۔ اس میں ذرا بھی سچائی نہیں ہے۔ یہ میرے سیاسی مخالفین کی سازش ہے، جو خود پارٹی مخالف کام کر رہے ہیں۔'' ساتھ ہی انھوں نے مایاوتی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ''سچائی ایک دن آپ کے سامنے ضرور آئے گی۔ التجا ہے کہ میرے ریٹائرمنٹ کو آکاش کی واپسی سے نہ جوڑا جائے۔ آکاش پہلے آپ کے بھتیجے ہیں اور آنند بھائی صاحب کے بیٹے ہیں۔ ان میں آپ کا خون ہے۔ انھوں نے 2 دہائی آپ کی دیکھ ریکھ میں گزارے ہیں۔ انھیں ذمہ داری دینا یا نہ دینا یہ صرف آپ کا فیصلہ ہے۔'' مایاوتی کے نام تحریر کردہ اپنے خط میں اشوک سدھارتھ نے انھیں قربانی و رحم کا مجسمہ قرار دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ''سماج کے مفاد کے لیے آپ نے وزیر اعلیٰ کی کرسی اور راجیہ سبھا کا عہدہ بھی چھوڑ دیا۔ آپ ہماری راہنما اور رول ماڈل ہیں۔ اگر آپ کو لگتا ہے کہ میرے سیاسی و سماجی زندگی میں رہنے سے بہوجن مشن کو نقصان پہنچ رہا ہے تو میں ابھی سیاسی و سماجی زندگی سے سبکدوش ہو رہا ہوں۔'' اشوک کے ذریعہ لیے گئے اس فیصلہ پر مایاوتی کا ردعمل بھی سامنے آ گیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ اشوک سدھارتھ کے ذریعہ سیاست سے سبکدوش ہونے کا اعلان دیر سے اٹھایا گیا درست قدم ہے۔ وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ اگر یہ فیصلہ وہ بہت پہلے لیتے تو بی ایس پی اور ان کے داماد آکاش آنند کو بھی لگاتار مشکل حالات کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

یوپی کانگریس کے صدر اجے رائے کا بی جے پی پر طنز

عوام کو مذہبی و سماجی تنازعات میں الجھا رہی ترقی اور روزگار میں ناکام حکومت

لکھنؤ: اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے بی جے پی حکومت پر ترقی، روزگار اور مہنگائی جیسے بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے مذہبی و سماجی تنازعات کو ہوا دینے کا الزام لگایا۔ اتر پردیش کانگریس کے صدر اجے رائے نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) حکومت پر سخت حملہ کرتے ہوئے الزام عائد کیا ہے کہ حکومت ترقی، روزگار، مہنگائی اور دیگر بنیادی مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لیے مذہبی اور سماجی تنازعات کو ہوا دے رہی ہے۔ انہوں نے ہلدوانی میں 'شدھی کرن' کو لے کر پیدا ہوئے تنازعے کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ بی جے پی حکومت دباؤ میں ہے اور اب گھبراہٹ کا شکار نظر آ رہی ہے۔ اجے رائے نے کہا کہ ہلدوانی میں کانگریس ارکان پارلیمنٹ نے جس طرح حکومت پر دباؤ بنایا، اس کے بعد پورے ملک میں یہ پیغام گیا کہ بی جے پی حکومت دلت مخالف ہے اور دلتوں کی توہین کر رہی ہے۔ ان کا دعویٰ تھا کہ اس معاملے میں حکومت بیک فٹ پر آ گئی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ واقعے میں ملوث افراد کے نام عوام کے سامنے لائے جائیں اور انہیں گرفتار کر کے جیل بھیجا جائے۔ کانگریس صدر نے اتر پردیش میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے معاملے پر بھی ریاستی حکومت کو نشانہ بنایا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت ایسے حالات پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہے جن سے ہندو مسلم تنازعات میں اضافہ ہو اور سماج میں باہمی بھائی چارہ متاثر ہو۔ انہوں نے سہارنپور اور مظفر نگر کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ماضی میں بھی اس طرح کے تجربات کیے جا چکے ہیں۔ اجے رائے نے وارانسی میں مساجد کو نقصان پہنچانے کا الزام عائد کرتے ہوئے مراد آباد کی مصطفیٰ مسجد کو نوٹس دیے جانے اور سنبھل کے واقعات کا بھی ذکر کیا۔ ان کے مطابق ایسے معاملات کے ذریعے عوام کو اصل مسائل سے دور رکھنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی حکومت ریاست میں ترقی کے محاذ پر کامیاب نہیں رہی۔ حکومت نے عوام سے جو وعدے کیے تھے، انہیں پورا کرنے کے بجائے مختلف معاملات اٹھا کر لوگوں کی توجہ بھٹکائی جا رہی ہے۔ تاہم اجے رائے نے دعویٰ کیا کہ اب عوام حکومت کی اس حکمت عملی کو سمجھنے لگی ہے اور بی جے پی کو اس سے سیاسی فائدہ نہیں ملے گا۔ وندے ماترم سے متعلق سوال پر اجے رائے نے کہا کہ ملک میں ہر شخص کو رہنے اور اپنی بات کہنے کی آزادی حاصل ہے اور اس پر کسی طرح کی پابندی نہیں لگائی جا سکتی۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس وندے ماترم کا احترام کرتی ہے اور پارٹی کے چھوٹے بڑے تمام پروگراموں میں اس کا گیت گایا جاتا ہے۔ ان کا الزام تھا کہ بی جے پی اس معاملے پر ملک میں غلط فہمیاں پھیلا رہی ہے۔ اجے رائے نے بے روزگاری اور مہنگائی کو بھی حکومت کی بڑی ناکامی قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ اتر پردیش کے نوجوانوں کو روزگار نہیں مل رہا، جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں، جبکہ بڑھتی ہوئی قیمتوں نے عام لوگوں کی مشکلات میں مزید اضافہ کر دیا ہے۔ انہوں نے حکومت پر زور دیا کہ سیاسی تنازعات کے بجائے روزگار، مہنگائی اور ترقی جیسے حقیقی عوامی مسائل پر توجہ مرکوز کرے۔

بھارت منڈپم میں ہوگا ۱۸واں برکس سربراہی اجلاس، شیڈول جاری

سربراہی اجلاس میں برکس ممالک کے ساتھ شراکت دار اور مدعو ممالک کے رہنما عالمی ترقی، اقتصادی تعاون اور مستقبل کے چیلنجز پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔

ہندوستان قومی راجدھانی دہلی کے 'بھارت منڈپم' میں 12 اور 13 ستمبر کو 18ویں برکس سربراہی اجلاس کی میزبانی کرے گا۔ ہندوستان کی صدارت میں ہونے والے اجلاس کا آفیشل تھیم 'بلڈنگ فار ریزیلینس، اِنوویشن، کوآپریشن اینڈ سسٹینیبلٹی' رکھا گیا ہے۔ وزارت خارجہ (ایم ای اے) نے بدھ (9 ستمبر) کو ان 2 دنوں کے دوران ہونے والے اجلاسوں اور پروگراموں کا شیڈول جاری کیا۔ 2 روزہ اجلاس میں برکس رکن ممالک کے رہنماؤں کے ساتھ ساتھ شراکت دار ممالک اور مدعو ممالک کے اعلیٰ رہنما بھی شرکت کریں گے۔ ہندوستان کی صدارت کے دوران 25 سے زائد شہروں میں 350 سے زائد اجلاس اور اعلیٰ سطحی پروگرام منعقد کیے جا چکے ہیں۔ ہفتہ (12 ستمبر) کو برکس رکن ممالک کے رہنما 'بھارت منڈپم' پہنچیں گے۔ اس کے بعد دوپہر تقریباً 2:35 بجے 'انکلوسیو گلوبل گورننس اینڈ اسٹرینتھننگ ملٹی لیٹرلزم' (جامع عالمی حکمرانی اور کثیر الجہتی نظام کو مضبوط بنانا) کے موضوع پر ایک بند کمرہ اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ شام 4:25 بجے برکس رہنماؤں کو 'بھارت انوویٹس ایگزیبیشن' کا معائنہ کرایا جائے گا۔ اس کے بعد شام 5:05 بجے رہنماؤں کی گروپ تصویر اور 5:10 بجے مشترکہ شجر کاری پروگرام ہوگا۔ دن کا اختتام وزیر اعظم کی جانب سے دیے جانے والے پرتکلف عشائیے کے ساتھ ہوگا، جو شام 7:30 بجے 'بھارت منڈپم' کی تیسری منزل پر منعقد کیا جائے گا۔ اتوار یعنی 13 ستمبر کو صبح 9:55 بجے شراکت دار ممالک اور 'آؤٹ ریچ پروگرام' کے تحت دیگر ممالک کے سربراہان مملکت یا حکومت کے سربراہان 'بھارت منڈپم' پہنچیں گے۔ اسی دن صبح 10:35 بجے گروپ تصویر کا پروگرام ہوگا۔ اس کے بعد صبح 10:50 بجے اجلاس کا اہم 'اوپن سیشن' شروع ہوگا۔ اس کا موضوع 'بلڈنگ فار ریزیلینس، اِنوویشن، کوآپریشن اینڈ سسٹینیبلٹی: شیپنگ دی فیوچر فار انکلوسیو گلوبل گروتھ' ہوگا۔ اس اجلاس میں برکس ممالک کے ساتھ شراکت دار اور مدعو ممالک کے رہنما عالمی ترقی، اقتصادی تعاون اور مستقبل کے چیلنجز پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے۔ قابل ذکر ہے کہ 2026 کا برکس سربراہی اجلاس ہندوستان کے لیے اس لیے بھی اہم ہے کیونکہ رواں سال برکس گروپ اپنے قیام کے 20 سال مکمل کر رہا ہے۔ ہندوستان چوتھی بار اس کی صدارت کر رہا ہے۔ اجلاس میں عالمی حکمرانی کے نظام میں اصلاحات، کثیر الجہتی نظام کو مضبوط بنانے، تجارت، مالیات، ٹیکنالوجی، توانائی کی سلامتی اور پائیدار ترقی جیسے مسائل پر تعاون بڑھانے پر زور دیے جانے کی امید ہے۔ اس سال برکس گروپ کے قیام کی ۲۰ ویں سالگرہ ہے، جس کی وجہ سے یہ اجلاس تاریخی نوعیت کا حامل ہے۔ اجلاس میں برکس کے رکن ممالک، شراکت دار ممالک اور خصوصی طور پر مدعو کیے گئے مہمان رہنما شرکت کر رہے ہیں، جن میں نمایاں نام یہ ہیں۔

برکس سربراہی اجلاس ہندوستان۔چین

تعاون کو گہرا کرنے کا ایک قیمتی موقع۔سفیر وکرم دورائیسوامی

بیجنگ: اس ہفتے کے آخر میں نئی دہلی کی میزبانی میں بہت متوقع برکس سربراہی اجلاس کے ساتھ، چین میں ہندوستان کے سفیر وکرم دورائیسوامی نے دوطرفہ شراکت داری کو گہرا کرنے کے لیے ایک مضبوط پیش کش کی ہے تاکہ چین میں دوطرفہ شراکت داری کو گہرا کیا جا سکے، جس میں ڈیجیٹل ایکشن سیکٹر، ڈیجیٹل ایکشن سمیت اہم شعبوں میں دوطرفہ تعلقات کو فروغ دیا جائے گا۔ چینی روزنامہ گلوبل ٹائمز میں شائع ہونے والے ایک مضمون میں، ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ دنیا کی دو سب سے زیادہ آبادی والی ابھرتی ہوئی معیشتوں کے طور پر، ہندوستان اور چین کے درمیان مستحکم، پیش قیاسی اور دوستانہ تعلقات نہ صرف ان کی 2.8 بلین افراد کی مشترکہ آبادی کی خدمت کرتے ہیں بلکہ عالمی امن، استحکام اور خوشحالی کے لیے ایک اہم ستون کے طور پر بھی کام کرتے ہیں۔ کثیر الجہتی پلیٹ فارم کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے، سفیر ڈورایسوامی نے نوٹ کیا، جب ہم ہندوستان کی میزبانی میں ہونے والے برکس سربراہی اجلاس کی طرف دیکھتے ہیں، تو تجارت اور کنیکٹیویٹی سے لے کر آب و ہوا کی کارروائی، صحت عامہ اور ڈیجیٹل معیشت میں باہمی تشویش کے مسائل پر چین۔ ہندوستان کے تعاون کو گہرا کرنے کا ایک قیمتی موقع ہے، جبکہ عالمی سطح پر زیادہ سے زیادہ تعمیری توازن اور تعمیری توازن میں حصہ ڈالا جا رہا ہے۔ پچھلے سال کی اعلیٰ سطحی سفارتی مصروفیات کا حوالہ دیتے ہوئے، سفیر نے چینی صدر شی جن پنگ کے وزیر اعظم نریندر مودی کو دیئے گئے بیان کو یاد کیا، جہاں انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ ہندوستان اور چین تعاون کے شراکت دار ہیں، حریف نہیں' اور ایک دوسرے کیلئے خطرات کی بجائے ترقی کے مواقع کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دورایسوامی نے تبصرہ کیا کہ یہ نقطہ نظر دو قدیم تہذیبوں کے درمیان باہمی فائدہ مند رابطوں کی طویل، مشترکہ تاریخ سے ہم آہنگ ہے۔ گزشتہ سال، صدر شی جن پنگ نے وزیر اعظم مودی کو بتایا کہ چین اور ہندوستان تعاون کے شراکت دار ہیں، حریف نہیں، اور یہ کہ دونوں ممالک خطرات کے بجائے ایک دوسرے کے ترقی کے مواقع ہیں۔ یہ نقطہ نظر ہماری دونوں تہذیبوں کے درمیان باہمی فائدہ مند رابطوں کی طویل تاریخ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہے۔ دوطرفہ تعلقات کی بنیادی بنیاد سے خطاب کرتے ہوئے، ایلچی نے اس بات پر زور دیا کہ چین بھارت سرحدی علاقوں میں امن و سکون اس شراکت داری کے لیے ایک ضروری بنیاد فراہم کرتا ہے۔ انہوں نے باہمی احترام، باہمی حساسیت اور باہمی مفاد کی رہنمائی میں آگے بڑھنے پر زور دیا اور اس بات کو یقینی بنانے کی اہمیت پر زور دیا کہ قوموں کے درمیان فطری اختلافات تنازعات میں تبدیل نہ ہوں۔

دہلی میں آج دھوپ اور گرمی کرے گی پریشان

دو دن بعد بدلے گا موسم کا مزاج

نئی دہلی: محکمہ کے مطابق آج، جمعرات 10 ستمبر کو دن بھر دھوپ رہنے کا امکان ہے۔ آسمان صاف رہے گا، تاہم ہلکے بادل چھائے رہ سکتے ہیں۔ اس دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سے 36 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 25 سے 27 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ دن کے دوران شمال مغربی ہوائیں چلیں گی، جن کی رفتار 20 سے 25 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ سکتی ہے۔ دہلی میں ایک بار پھر حبس اور گرمی بڑھنے لگی ہے، جس کی وجہ سے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بدھ، 9 ستمبر کو دہلی کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 36.1 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے 2.6 ڈگری زیادہ ہے۔ اس سے ایک روز قبل، منگل 8 ستمبر کو شہر کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 ڈگری سیلسیس درج کیا گیا تھا۔ محکمہ کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران دہلی میں کہیں بھی بارش ریکارڈ نہیں کی گئی اور آج بھی بارش کے کوئی امکانات نہیں ہیں۔ تاہم جمعہ سے موسم میں تبدیلی کے آثار نظر آ رہے ہیں۔ محکمہ موسمیات کے مطابق بدھ کو دہلی-این سی آر میں جزوی طور پر بادل چھائے رہے، جبکہ دن بھر تیز دھوپ بھی برقرار رہی۔ اس دوران کم سے کم درجہ حرارت میں بھی اضافہ ہوا اور یہ 27 ڈگری سیلسیس ریکارڈ کیا گیا، جو معمول سے 1.4 ڈگری زیادہ ہے۔ محکمہ کے مطابق آج، جمعرات 10 ستمبر کو دن بھر دھوپ رہنے کا امکان ہے۔ آسمان صاف رہے گا، تاہم ہلکے بادل چھائے رہ سکتے ہیں۔ اس دوران زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سے 36 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 25 سے 27 ڈگری سیلسیس کے درمیان رہنے کا امکان ہے۔ دن کے دوران شمال مغربی ہوائیں چلیں گی، جن کی رفتار 20 سے 25 کلومیٹر فی گھنٹہ رہ سکتی ہے۔ دارالحکومت میں اس ہفتے درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ دیکھنے کو مل سکتا ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق اگلے 2 دن تک زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوگی، لیکن اس کے بعد درجہ حرارت میں 3 سے 4 ڈگری سیلسیس کی کمی آنے کا امکان ہے۔ اس کے نتیجے میں لوگوں کو گرمی اور حبس سے کچھ راحت مل سکتی ہے۔ گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران دہلی میں کم سے کم درجہ حرارت میں تقریباً 2 ڈگری سیلسیس کا اضافہ ہوا، جبکہ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت میں کوئی بڑی تبدیلی نہیں دیکھی گئی۔ اس دوران شہر میں کم سے کم درجہ حرارت 23 سے 27 ڈگری سیلسیس اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سے 36 ڈگری سیلسیس کے درمیان ریکارڈ کیا گیا۔

'وقت آ گیا ہے!' پنجاب میں دہلی کی مداخلت کیوں ضروری؟

ترون چُگ نے امت شاہ کو لکھا خط

عاپ کے دھرنے میں گینگسٹر اور پارٹی میں 'جیل بریک' کے مجرم کی موجودگی پر بی جے پی رکن پارلیمنٹ ترون چُگ نے امت شاہ کو خط لکھ کر پنجاب میں سیاسی ہلچل مچا دی ہے۔ جانیں، انہوں نے دہلی سے کیا مطالبہ کیا؟ پنجاب میں منشیات اور بگڑتی ہوئی قانون و نظم کی صورت حال کے معاملے پر بھارتیہ جنتا پارٹی نے عام آدمی پارٹی حکومت کے خلاف محاذ کھول دیا ہے۔ بی جے پی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ اور قومی جنرل سکریٹری ترون چُگ نے مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ کو ایک سنسنی خیز خط لکھا ہے۔ اس خط میں انہوں نے پنجاب حکومت پر مجرمانہ پس منظر رکھنے والے افراد کو 'سیاسی تحفظ' فراہم کرنے کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے پورے معاملے کی تحقیقات CBI اور NIA سے کرانے کا بڑا مطالبہ کیا ہے۔ گینگسٹر کمل بوری کی موجودگی: چُگ نے بتایا کہ 1 ستمبر کو امرتسر میں ان کی رہائش گاہ کے باہر عام آدمی پارٹی کی جانب سے دھرنا دیا گیا تھا، جس میں مبینہ گینگسٹر کمل بوری بھی موجود تھا۔ اس معاملے میں انہوں نے پنجاب کے DGP گورو یادو کو بھی خط لکھ کر ویڈیو شواہد محفوظ رکھنے اور مقررہ مدت میں تحقیقات مکمل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ نابھا جیل بریک کا مجرم AAP میں: چُگ نے گرپریت سنگھ سیخوں کو AAP میں شامل کیے جانے پر بھی سخت سوال اٹھایا۔ سیخوں 2016 کے مشہور نابھا ہائی سیکیورٹی جیل بریک' معاملے میں مجرم قرار دیا جا چکا ہے اور مارچ 2023 میں اسے 10 سال کی سزا سنائی گئی تھی۔ مرکزی وزیر داخلہ کو لکھے خط میں چُگ نے پنجاب کی داخلی سلامتی پر شدید تشویش ظاہر کی ہے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ گزشتہ 2 برسوں کے دوران پنجاب میں 21 سے زیادہ بڑے حملے ہوئے ہیں، جن میں پولیس تھانوں پر راکٹ لانچر (RPG) اور دستی بموں سے کیے گئے حملے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے سنگرور کے منبھیت سنگھ اور گلزار سنگھ سے متعلق معاملات کا بھی ذکر کیا، جنہوں نے مبینہ طور پر منشیات کے خلاف جدوجہد کے دوران خودکشی کی تھی۔ ترون چُگ نے واضح کیا کہ سرحد پار سے منشیات اور ہتھیاروں کی اسمگلنگ کے درمیان جرائم، منشیات کے نیٹ ورک اور سیاست کے 'ناپاک گٹھ جوڑ' کی تحقیقات ہونا انتہائی ضروری ہے۔ پنجاب میں آئندہ اسمبلی انتخابات کے پیش نظر بی جے پی نے ریاست میں 'آزاد، خوف سے پاک اور منصفانہ ماحول یقینی بنانے کے لیے مرکزی وزارت داخلہ سے فوری مداخلت کی اپیل کی ہے۔

کیا ڈی ایم کے کا کھیل ختم؟ وجے نے چلا بڑا داؤں

نئے اتحاد کے نام سے مچا سیاسی ہنگامہ

بدھ کے روز چنئی کے پنیور میں واقع TVK ہیڈ کوارٹر میں اتحادی جماعتوں کے لیڈرز کی اہم میٹنگ ہوئی۔ شام 4 بجے شروع ہونے والی یہ میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اسی دوران اتحاد کے نام اور قیادت پر اتفاق رائے قائم ہوا۔ تمل ناڈو میں تملگا ویٹری کڑگم (TVK) کی حمایت کرنے والی جماعتوں نے اپنے اتحاد کا باضابطہ نام طے کر لیا ہے۔ اب یہ گروپ 'سیکولر سوشل جسٹس وکٹری الائنس' کے نام سے جانا جائے گا۔ اس اتحاد کی قیادت تمل ناڈو کے وزیر اعلیٰ سی۔ جوزف وجے کریں گے۔ بدھ کے روز چنئی کے پنیور میں واقع TVK ہیڈ کوارٹر میں اتحادی جماعتوں کے لیڈرز کی اہم میٹنگ ہوئی۔ شام 4 بجے شروع ہونے والی یہ میٹنگ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے تک جاری رہی۔ اسی دوران اتحاد کے نام اور قیادت پر اتفاق رائے قائم ہوا۔ تمل ناڈو اسمبلی انتخابات میں TVK نے 108 نشستیں جیت کر سب سے بڑی پارٹی کا درجہ حاصل کیا تھا۔ تاہم اکثریت سے پیچھے رہنے کی وجہ سے اسے حکومت تشکیل دینے کے لیے اتحادی جماعتوں کی حمایت لینا پڑی۔ کانگریس، VCK، IUML اور بائیں بازو کی جماعتوں سمیت DMK کی کئی سابق اتحادی جماعتوں نے TVK کی حمایت کی۔ VCK اور IUML وجے کی کابینہ میں شامل ہو چکی ہیں، جبکہ CPI اور CPI-M نے حکومت کو باہر سے حمایت دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سے قبل جولائی میں کوملم میں ہونے والی پہلی مشاورتی میٹنگ میں کانگریس، VCK، MDMK اور IUML نے شرکت کی تھی۔ اس میٹنگ میں کانگریس کے رکن پارلیمنٹ مانیکم ٹیگور، پروین چکرورتی، قانون ساز پارٹی کی رہنما تھرہائی کیتھبرٹ، MDMK کے جنرل سکریٹری وائیکو اور ان کے رکن پارلیمنٹ دورائی وائیکو، IUML کے صدر کے۔ ایم۔ قادر محی الدین اور وزیر شاہجہاں، VCK کے صدر تھول۔ تروماوالون اور رکن پارلیمنٹ روی کمار سمیت کئی اہم رہنما موجود تھے۔ اتحاد نے کہا کہ نیا نام ان کے مشترکہ نظریات کی عکاسی کرتا ہے۔ سیکولرازم، سماجی انصاف اور بہتر حکمرانی اس اتحاد کا بنیادی ایجنڈا ہوگا۔ مستقبل کے انتخابات اور عوامی مہمات میں یہ شناخت انہیں ایک الگ سیاسی حیثیت فراہم کرے گی۔

بھارت کی ٹیکسٹائل برآمدات میں کئی سال تک مضبوط ترقی کا امکان

عالمی منڈی میں بڑھ سکتے ہیں مواقع

نئی دہلی: بھارت کا ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا شعبہ آنے والے کئی برسوں کے دوران برآمدات میں مضبوط ترقی کے لیے تیار دکھائی دے رہا ہے۔ عالمی سپلائی چینز میں تبدیلی، بھارت کی بڑی پیداواری صلاحیت اور بین الاقوامی منڈیوں تک بہتر رسائی بھارتی صنعت کے لیے نئے مواقع پیدا کر رہی ہے۔ بھارت پہلے ہی دنیا کے بڑے ٹیکسٹائل اور ملبوسات پیدا کرنے والے ممالک میں شامل ہے، تاہم عالمی برآمدی منڈی میں اس کے لیے اپنی موجودہ حصے داری کو مزید بڑھانے کی خاصی گنجائش موجود ہے۔ عالمی خریداروں کی جانب سے سپلائی ذرائع کو متنوع بنانے کا رجحان بھی بھارتی کمپنیوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ اس شعبے کے لیے ایک اہم موقع مختلف ممالک کے ساتھ بھارت کے بڑھتے ہوئے تجارتی تعلقات اور آزاد تجارتی معاہدوں سے پیدا ہو رہا ہے۔ بہتر مارکیٹ رسائی بھارتی ملبوسات اور ٹیکسٹائل مصنوعات کو عالمی منڈی میں زیادہ مسابقتی بنا سکتی ہے۔ تاہم صنعت کے سامنے ایک اہم چیلنج مین میڈ فائبر یعنی مصنوعی ریشوں کی طرف تیزی سے منتقل ہوتی عالمی مانگ ہے۔ بھارت روایتی طور پر کپاس پر مبنی مصنوعات میں مضبوط رہا ہے، جبکہ عالمی ملبوسات کی منڈی میں مصنوعی اور مخلوط فائبرز کا استعمال مسلسل بڑھ رہا ہے۔ اس تبدیلی سے فائدہ اٹھانے کے لیے بھارتی صنعت کو مصنوعی فائبرز، جدید کپڑوں، تکنیکی ٹیکسٹائل اور زیادہ ویلیو ایڈڈ مصنوعات میں اپنی صلاحیت اور سرمایہ کاری بڑھانا ہوگی۔ پیداواری پیمانے، ٹیکنالوجی اور لاگت کی مسابقت میں بہتری بھی ضروری ہوگی۔ حکومت کی جانب سے مقامی مینوفیکچرنگ، ٹیکسٹائل پارکس اور جدید ٹیکسٹائل مصنوعات کی حوصلہ افزائی سے اس تبدیلی کو رفتار مل سکتی ہے۔ اگر صنعت کپاس میں اپنی روایتی طاقت کے ساتھ مصنوعی فائبرز میں بھی عالمی سطح کی صلاحیت پیدا کرتی ہے تو بھارت عالمی ٹیکسٹائل سپلائی چین میں کہیں بڑا کردار حاصل کر سکتا ہے۔ مجموعی طور پر طویل مدتی امکانات ثبت ہیں۔ عالمی سپلائی چین میں تبدیلی اور بھارت کی وسیع مینوفیکچرنگ بنیاد ملک کو آنے والے برسوں میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی عالمی برآمدات کا زیادہ بڑا مرکز بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

تین ریلوے منصوبوں کو حکومت کی منظوری

پی ایم مودی نے کہا کنیکٹیویٹی کے ساتھ سیاحت کو بھی ملے گا فروغ

مودی حکومت کی جانب سے منظور کیے گئے 3 ریلوے منصوبے وزیر اعظم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کے تحت تیار کیے گئے ہیں، جن کا بنیادی مقصد مربوط منصوبہ بندی اور متعلقہ فریقوں کی مشاورت کے ذریعے ملٹی ماڈل کنیکٹیویٹی اور لاجسٹکس کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔ ان منصوبوں سے لوگوں، سامان اور خدمات کی بلا رکاوٹ آمد و رفت یقینی ہوگی۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی صدارت میں اقتصادی امور کی کابینہ کمیٹی نے ریلوے کے 3 اہم ملٹی ٹریکنگ منصوبوں کو منظوری دے دی ہے۔ تقریباً 783,10 کروڑ روپے کی لاگت والے ان منصوبوں سے مغربی بنگال، جھارکھنڈ، اڈیشہ، مدھیہ پردیش اور چھتیس گڑھ میں ریلوے نیٹ ورک کو وسعت ملے گی، جبکہ مال برداری اور مسافر ٹرانسپورٹ کو بھی نئی رفتار ملے گی۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اس کی معلومات دیتے ہوئے کہا کہ کابینہ کے اس فیصلے سے 5 ریاستوں میں ریلوے کنیکٹیویٹی مضبوط ہوگی، لاجسٹکس کی لاگت کم ہوگی اور خاص طور پر ورثے اور جنگلی حیات سے متعلق سیاحت کو فروغ ملے گا۔ انہوں نے کہا کہ ان منصوبوں سے ریلوے نیٹ ورک کی توسیع کے ساتھ لاکھوں لوگوں کو براہِ راست فائدہ پہنچے گا۔ کابینہ کی جانب سے منظور کیے گئے منصوبوں میں کھڑگ پور ※ جھارسوگوڑا (باگ دہی) چوتھی ریلوے لائن، کٹنی پیندرا روڈ چوتھی ریلوے لائن اور بلاس پور (اسلا پور) پیندرا روڈ تیسری ریلوے لائن شامل ہیں۔ ان منصوبوں کو سال 2029-30 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ ریلوے لائن کی گنجائش بڑھنے سے آمد و رفت میں نمایاں بہتری آئے گی، جس کے نتیجے میں بھارتی ریلوے کی آپریشنل کارکردگی اور خدمات کی قابلِ اعتماد حیثیت میں اضافہ ہوگا۔ ان ملٹی ٹریکنگ منصوبوں سے ریلوے آپریشن کو منظم کرنے اور بھیڑ بھاڑ کم کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ منصوبے وزیر اعظم نریندر مودی کے 'نئے ہندوستان' کے وژن کے مطابق ہیں۔ ان کا مقصد خطے کی مجموعی ترقی کے ذریعے یہاں کے لوگوں کو خود کفیل بنانا ہے، جس سے روزگار اور خود روزگار کے مواقع میں اضافہ ہوگا۔ یہ منصوبے وزیر اعظم گتی شکتی نیشنل ماسٹر پلان کے تحت تیار کیے گئے ہیں۔ اس کا بنیادی مقصد مربوط منصوبہ بندی اور متعلقہ فریقوں کی مشاورت کے ذریعے ملٹی ماڈل کنیکٹیویٹی اور لاجسٹکس کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہے۔ ان منصوبوں سے لوگوں، سامان اور خدمات کی بلا رکاوٹ آمد و رفت یقینی ہوگ

بی بی ایل میں اب بھی غیر ملکی کھلاڑیوں کو زیادہ فائدہ مل رہا ہے

آسٹریلیائی اسپن گیند باز ایڈم زمپا نے کہا کہ شاید معاملات اس طرح نہیں ہوئے جس طرح ہم نے سوچا تھا

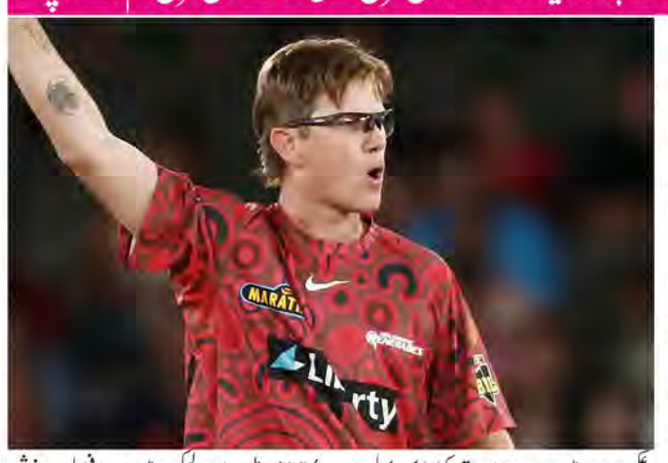

آسٹریلیائی اسپن گیند باز ایڈم زمپا نے کہا کہ شاید معاملات اس طرح نہیں ہوئے جس طرح ہم نے سوچا تھا۔ آسٹریلیا کے لیگ اسپنر ایڈم زمپا کا ماننا ہے کہ نئے معاہداتی نظام کے نفاذ کے باوجود بگ بیش لیگ میں اب بھی غیر ملکی کھلاڑیوں کو مقامی کھلاڑیوں کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مل رہا ہے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ ہوبارٹ ہریکینز کے ساتھ ۲ سال کا معاہدہ کرنے کے بعد ٹورنامنٹ میں ان کی شرکت کے حوالے سے کبھی کوئی حقیقی شک نہیں تھا۔ ہوبارٹ ہریکینز زمپا کا بگ بیش لیگ کا پانچواں کلب ہوگا۔ اس سے قبل وہ سڈنی تھنڈر، ایڈیلیڈ اسٹرائیکرز، ملبورن اسٹارز اور ملبورن رینیگیڈز کی نمائندگی کر چکے ہیں۔ آسٹریلیا کی جانب سے صرف محدود اوورز کا کرکٹ کھیلنے والے زمپا پورے سیزن کیلئے دستیاب ہوں گے اور انہوں نے اپنی نئی ٹیم کے ساتھ مکمل طور پر جڑے رہنے کا عزم ظاہر کیا ہے۔ بی بی ایل نے گزشتہ ماہ غیر ملکی کھلاڑیوں کا انتخابی مسودہ ختم کر دیا تھا اور کلبوں کو اپنی تنخواہوں کی حد خرچ کرنے کے معاملے میں زیادہ آزادی دی تھی۔ اصولی طور پر اس سے آسٹریلیا کے بڑے نام والے کھلاڑیوں کیلئے زیادہ رقم دستیاب ہونے کی راہ ہموار ہوئی، تاہم زمپا کے برعکس ان میں سے زیادہ تر کھلاڑی پہلے ہی معاہدوں میں بندھے ہوئے ہیں۔ زمپا نے کہا ’’میرے خیال میں، میں ہمیشہ بی بی ایل کھیلنے والا تھا۔ غیر ملکی کھلاڑیوں کے انتخابی مسودے اور رقم کے معاملے پر پردے کے پیچھے بہت کچھ چل رہا تھا اور مقامی کھلاڑی بھی امید کر رہے تھے کہ اس کا فائدہ انہیں ملے گا۔ اس لیے پس پردہ اس بارے میں کافی بات چیت ہو رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ شاید معاملات اس طرح نہیں ہوئے جیسے ہم نے سوچا تھا۔ میرے خیال میں غیر ملکی کھلاڑیوں کو اب بھی بہتر فائدہ مل رہا ہے، لیکن، میں اپنے فیصلے سے خوش ہوں۔ جیسے ہی پابندی ختم ہوئی، میں ہوبارٹ کے ساتھ معاہدہ کرنے کیلئے کافی پُرجوش تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ میں نے بہت اچھا انتخاب کیا ہے۔‘‘ منگل کو کرکٹ آسٹریلیا نے بی بی ایل کی نجکاری کی منظوری دے دی۔ زمپا نے تسلیم کیا کہ بین اسٹوکس جیسے کھلاڑیوں کی موجودگی لیگ کے لیے اچھی بات ہے، تاہم انہوں نے امید ظاہر کی کہ نجی سرمایہ کاری میں اضافے سے مقامی کھلاڑیوں کے لیے حالات میں توازن پیدا کرنے میں مدد ملے گی۔

ایشین ہاکی جونیئر ایشیا کپ: کوارٹر فائنل میں

ہندوستانی لڑکیوں نے دکھایا دم، پاکستان کو دی شکست فاش

ہندوستانی ٹیم کے لیے پوجا ملک نے سب سے زیادہ 3 گول (27ویں، 49ویں اور 51ویں منٹ میں) کیے۔ وہیں چندر کانت سانیکا مانے، مدھو سیدار، سپریا اور ایند روشنی نے 2-2 گول داغے۔ ’ویمنز ہاکی جونیئر ایشیا کپ 2026‘ میں ہندوستانی ٹیم کی شاندار کارکردگی جاری ہے۔ 10 ستمبر بروز جمعرات چین کے موکی میں کھیلے گئے کوارٹر فائنل میں ہندوستانی ٹیم نے روایتی حریف پاکستان کو 0-19 سے شکست فاش دی۔ ہندوستان کی جونیئر خاتون ٹیم کے لیے پوجا ملک نے سب سے زیادہ 3 گول (27ویں، 49ویں اور 51ویں منٹ) کیے۔ وہیں چندر کانت سانیکا مانے (13ویں اور 23ویں منٹ)، مدھو سیدار (16ویں اور 39ویں منٹ)، سپریا (40ویں اور 54ویں منٹ) اور ایند روشنی (9ویں اور 60ویں منٹ) نے 2-2 گول داغے۔ پوجا ساہو (7ویں منٹ)، دنیش تنشری کاڈو (11ویں منٹ)، سکھویر کور (13ویں منٹ)، گیتا یادو (18ویں منٹ)، تنوجا ٹوپو (25ویں منٹ)، پورنیما یادو (33ویں منٹ)، کرشنا شرما (48ویں منٹ) اور بنیما دھن (55ویں منٹ) 1-1 گول کرنے میں کامیاب رہیں۔ اس جیت کے ساتھ ہندوستانی خاتون ٹیم نے سیمی فائنل میں جگہ بنالی جہاں اس کا مقابلہ ملیشیا اور کوریا کے درمیان ہونے والے چوتھے کوارٹر فائنل کے فاتح سے ہوگا۔ پاکستان کے خلاف مقابلے میں ہندوستانی کھلاڑی پوری طرح غالب نظر آئے۔ ابتدائی 2 کوارٹرس میں ہندوستان نے 10 گول داغ دیے تھے، جہاں سے پاکستان ٹیم پچھڑتی ہی چلی گئی۔ تیسرے کوارٹر میں پاکستان کو تھوڑی راحت ملی، جب ہندوستان نے صرف 3 گول کیے، لیکن آخری کوارٹر ہندوستان کے لیے پھر زوردار رہا کیونکہ اس میں 6 گول داغے گئے۔ مجموعی طور سے 7 گول پینالٹی کارنر سے آئے، جبکہ 2 گول پینالٹی اسٹروک پر ہوئے، اور باقی کے 11 گول جو ہندوستان نے کیے، وہ فیلڈ گول رہے۔ قابل ذکر ہے کہ ہندوستان اور چین نے ایلیٹ پول اسٹیج کا اختتام 10-10 نمبروں کے ساتھ کیا۔ حالانکہ بہتر گول کے فرق کی وجہ سے ہندوستان ایلیٹ پول میں سرفہرست رہا۔ ہندوستان نے جاپان، کوریا اور ملیشیا کے خلاف میچ جیتے، جبکہ چین سے ڈرا کھیلا۔ پاکستانی ٹیم کی بات کریں تو اس نے چیلنجر پول میں 4 میچ کھیل کر 7 نمبر حاصل کیے تھے اور تیسرا مقام حاصل کیا تھا۔ چیلنجر پول میں بنگلہ دیش پہلے اور قزاقستان دوسرے نمبر پر رہا۔ یہ ویمنز ہاکی جونیئر ایشیا کپ کا 10 واں ایڈیشن ہے۔ ہندوستانی ٹیم دفاعی چیمپئن ہے۔ 2024 میں مسقط میں منعقدہ مقابلے میں ہندوستان نے چین کو ہرا کر مسلسل دوسری بار جیت حاصل کی تھی۔ ساؤتھ کوریا اس ٹورنامنٹ کی سب سے کامیاب ٹیم ہے۔ اس نے 4 بار (1992، 1996، 2000 اور 2008) خطاب جیتا ہے۔ چین نے 3 بار (2004، 2012، 2015) یہ خطاب اپنے نام کیا ہے۔ دوسرے ہاف میں بھی بھارتی ٹیم نے جارحانہ کھیل جاری رکھا۔ 39ویں منٹ میں مدھو سدار نے اپنا دوسرا گول کیا، جبکہ ایک منٹ بعد سپریا نے بھی میچ کا اپنا پہلا گول داغ کیا۔ پوجا ملک نے 49ویں اور 51ویں منٹ میں مسلسل دو گول کرتے ہوئے اپنی ہیٹ ٹرک مکمل کی۔ اس دوران پاکستان کی ٹیم بھارتی حملوں کا مقابلہ کرنے میں مکمل طور پر بے بس نظر آئی۔ کرشنا شرما اور بنیما دھن نے بھی گول کر کے بھارت کی برتری میں اضافہ کیا۔ ہندوستان نے جاپان، کوریا اور ملیشیا کے خلاف میچ جیتے، جبکہ چین سے ڈرا کھیلا۔ پاکستانی ٹیم کی بات کریں تو اس نے چیلنجر پول میں 4 میچ کھیل کر 7 نمبر حاصل کیے تھے اور تیسرا مقام حاصل کیا تھا۔ چیلنجر پول میں بنگلہ دیش پہلے اور

افغانستان کے خلاف اوایشین گیمز سے باہر ہرشت رانا، یش ٹھاکر کو ملی جگہ

بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر اس تبدیلی کی اطلاع دی۔

نئی دہلی: افغانستان کے خلاف 13 ستمبر سے شروع ہونے والی تین میچوں کی ٹی 20 سیریز سے قبل بھارتی ٹیم کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ تیز گیند باز ہرشت رانا انجری سے مکمل طور پر صحت یاب نہ ہونے کے باعث افغانستان کے خلاف ٹی 20 سیریز اور ایشین گیمز 2026 سے باہر ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ یش ٹھاکر کو دونوں مقابلوں کے لیے بھارتی اسکواڈ میں شامل کیا گیا ہے۔ بھارتی کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے جمعرات کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ’ایکس‘ پر اس تبدیلی کی اطلاع دی۔ بی سی سی آئی کے مطابق مردوں کی سلیکشن کمیٹی نے افغانستان کے خلاف تین میچوں کی ٹی 20 انٹرنیشنل سیریز اور ایشین گیمز 2026 کے لیے ہرشت رانا کی جگہ یش ٹھاکر کو ٹیم میں شامل کیا ہے۔ ہرشت رانا کو افغانستان کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے ٹیم میں جگہ دی گئی تھی، تاہم انہیں فٹنس ٹیسٹ پاس کرنا تھا۔ بی سی سی آئی کے مطابق ان کا انتخاب فٹنس کی بنیاد پر کیا گیا تھا، لیکن 7 ستمبر کو میچ سمیولیشن کے دوران گیند بازی کرتے ہوئے ان کی ران کے پٹھوں میں کھنچاؤ آ گیا۔ بورڈ نے بتایا کہ ہرشت رانا بی سی سی آئی سینٹر آف ایکسی لینس میں بحالی کے عمل کے دوران اچھی پیش رفت کر رہے تھے، تاہم میچ سمیولیشن کے دوران دوبارہ انجری کا شکار ہونے کے بعد انہیں ٹیم سے باہر ہونا پڑا۔ یش ٹھاکر نے زمبابوے کے خلاف ٹی 20 انٹرنیشنل سیریز میں اپنا ڈیبیو کیا تھا۔ وہ اب تک بھارت کے لیے دو ٹی 20 انٹرنیشنل میچ کھیل چکے ہیں اور چار وکٹیں حاصل کر چکے ہیں۔ اچھی کارکردگی کے باوجود یش ٹھاکر کو ابتدا میں افغانستان کے خلاف ٹی 20 سیریز کے لیے بھارتی اسکواڈ میں شامل نہیں کیا گیا تھا۔ اب ہرشت رانا کے باہر ہونے کے بعد انہیں دونوں اہم مقابلوں کے لیے ٹیم میں جگہ مل گئی ہے۔ ایشین گیمز 2026 کا انعقاد 19 ستمبر سے جاپان کے آچی-ناگویا میں ہوگا۔ بھارتی ٹیم ٹورنامنٹ میں اپنا پہلا مقابلہ 28 ستمبر کو کوارٹر فائنل کی صورت میں کھیلے گی۔ یش ٹھاکر کی شمولیت کے بعد بھارتی ٹیم کا اسکواڈ مزید مضبوط ہو گیا ہے۔ شریس ایئر (کپتان)، ابھیشیک شرما، ویبھو سوریہ ونشی، سنجو سیمسن (وکٹ کیپر)، ایشان کشن (وکٹ کیپر)، تلک ورما (نائب کپتان)، شیوم دوبے، نتیش کمار ریڈی، اکشر پٹیل، واشنگٹن سندر، ورون چکرورتی، روی بشنوئی، جسپریت بمراہ، ارشدیپ سنگھ اور یش ٹھاکر۔ شریس ایئر (کپتان)، ابھیشیک شرما، سنجو سیمسن (وکٹ کیپر)، ایشان کشن (وکٹ کیپر)، شیوم دوبے، تلک ورما (نائب کپتان)، نتیش کمار ریڈی، اکشر پٹیل، واشنگٹن سندر، ورون چکرورتی، روی بشنوئی، جسپریت بمراہ، ارشدیپ سنگھ، ویبھو سوریہ ونشی اور یش ٹھاکر۔

ارشی، زیدان، اکشت اور ہردیان نے زیادہ چمپئن شپ پوائنٹس حاصل کیا

ارشی نے چند روز قبل چوتھے راؤنڈ کی طرح اس بار بھی پری فائنل اور فائنل دونوں ریس میں بہ آسانی کامیابی حاصل کی

لیپ فراگ ریسنگ کی نمائندگی کرنے والی ارشی نے چند روز قبل چوتھے راؤنڈ کی طرح اس بار بھی پری فائنل اور فائنل دونوں ریس میں بہ آسانی کامیابی حاصل کی۔ فرید آباد کی 9 سالہ ارشی گپتا نے ایک بار پھر اپنی صلاحیت اور پُراعتماد انداز کا مظاہرہ کرتے ہوئے اتوار کو یہاں میکو کارٹوپیا میں میکو-ایف ایم ایس سی آئی انڈین نیشنل کارٹنگ چمپئن شپ آر ایم سی انڈیا ۲۰۲۶ء کے پانچویں راؤنڈ میں منی میکس کلاس کے دونوں پوائنٹس اسکورنگ مقابلے جیت کر زیادہ سے زیادہ چمپئن شپ پوائنٹس حاصل کئے۔ لیپ فراگ ریسنگ کی نمائندگی کرنے والی ارشی نے چند روز قبل چوتھے راؤنڈ کی طرح اس بار بھی پری فائنل اور فائنل دونوں ریس میں آرام سے کامیابی حاصل کی۔ فائنل میں انہوں نے مسلسل ۸ ر تیز ترین لیپس بھی مکمل کئے۔ بنگلور کے پیرگرین ریسنگ کے ساتھی کھلاڑی زیدان ارشان انیس نے مائیکرو میکس اور اکشت مشرا نے سینئر میکس کلاس میں، جبکہ پونے کے ہردیان سانڈھیا نے کریسٹ موٹر سپورٹس کی جانب سے جونیئر میکس کلاس میں پری فائنل اور فائنل جیت کر زیادہ سے زیادہ چیمپئن شپ پوائنٹس حاصل کئے۔ دن کے تقریباً تمام سیشنوں میں ٹکراؤ اور تصادم دیکھنے کو ملے، جس سے مقابلوں میں جوش بڑھ گیا۔ اس دوران ارشی منی میکس کی دونوں ریس میں حریفوں پر مکمل طور پر حاوی رہیں۔ منی میکس فائنل میں کوئمبٹور کے شوئیل کارتیکین نے جو ہندوستان کے پہلے فارمولا ون ڈرائیور نرائن کارتیکین کے بیٹے ہیں، میدان میں کئی حریفوں کو پیچھے چھوڑتے ہوئے تیسری پوزیشن حاصل کی لیکن وہ ارشی کے پیچھے دوسرے مقام پر رہنے والے بنگلور کے ردھان انیل کمار کو پیچھے نہ چھوڑ سکے۔ زیدان نے ریس کے آغاز میں برتری حاصل کرنے کے بعد مسلسل رفتار برقرار رکھی اور تعاقب کرنے والے گروپ سے دور نکل گئے۔ اس گروپ میں چوتھے راؤنڈ کے فاتح کولہاپور کے آیانش پاٹل اور گڑگاؤں کے رودر پرتاپ سنگھ شیخاوت بھی شامل تھے۔ دونوں نے اتوار کو دو ریس میں پوڈیم پر جگہ بنائی۔ جونیئر میکس میں چنئی کے روایتی طور پر مضبوط امیدوار ریوان دیو پریتم کوئی ریس نہیں جیت سکے، وہ پری فائنل میں چوتھے اور فائنل میں دوسرے نمبر پر رہے۔ سینئر کلاس میں ۲۳ کارٹس کے گرڈ کے باعث اکشت مشرا نے ابتدائی لیپس میں حریفوں کے دباؤ کو روکنے کے بعد پری فائنل اور فائنل دونوں جیت لیے۔

بغیر ٹریلر دیکھے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے دیا ساتھ

ہنومان انش کمی کامیابی پر انوپریانا گر نے ادا کیا تشکر

نئی دہلی: فلم کی پروڈیوسر نے بتایا کہ انہوں نے یہ فلم تجارتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ نئی نسل کو سناتن دھرم سے جوڑنے کے مقصد سے بنائی ہے۔ انہوں نے کہا، ’’میں نے اپنی پوری پونجی اس فلم میں لگا دی اور اپنی فلم کی کشتی ہنومان جی اور بابا نیم کروّلی کے بھروسے چھوڑ دی۔‘‘ انوپریانا گر نے مزید بتایا کہ بہت جلد فلم کا دوسرا حصہ بھی عقیدت مندوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ ہنومان بھکتی، روحانیت اور بابا نیم کروّلی کے چمتکاروں پر مبنی فلم ’ہنومان انش باکس آفس کے ساتھ ساتھ ناظرین کے دلوں میں بھی کامیابی کے نئے ریکارڈ قائم کر رہی ہے۔ فلم کی شاندار کامیابی کے بعد دہلی میں فلم کی پروڈیوسر انوپریانا گر اور ان کی پوری ٹیم کا شاندار استقبال اور اعزاز کیا گیا۔ اس خاص موقع پر انوپریانا گر نے بھارت ایکسپریس اور اس کے سی ایم ڈی اپیندر رائے کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کیا، جنہوں نے فلم کے مشکل ترین وقت میں ان کا مضبوطی سے ساتھ دیا۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے انوپریانا گر نے فلم کی تشہیر اور تشہیری مہم کے دوران پیش آنے والے حالات کو یاد کیا۔ انہوں نے کہا، ’’میں سب کو بتانا چاہوں گی کہ بھارت ایکسپریس وہ پہلی کڑی تھی، جس نے ہمارا ساتھ دیا۔ بھارت ایکسپریس کے سی ایم ڈی اپیندر رائے نے فلم کا ایک بار بھی ٹریلر یا پوسٹر نہیں دیکھا تھا، اس کے باوجود وہ ہماری حمایت میں مضبوطی سے کھڑے ہو گئے۔‘‘ قابل ذکر ہے کہ جب مرکزی ذرائع ابلاغ میں فلم کی زیادہ بات نہیں ہو رہی تھی، اس وقت بھارت ایکسپریس نیوز نیٹ ورک نے اس سناتن پر مبنی فلم کی تشہیر کے لیے اپنے پورے نیٹ ورک کا بھرپور استعمال کیا۔ یہاں تک کہ چینل کے سی ایم ڈی اپیندر رائے بھی دہلی کے پی وی آر میں فلم کی خصوصی اسکریننگ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ پہنچے تھے۔ فلم کی پروڈیوسر نے بتایا کہ انہوں نے یہ فلم تجارتی فائدے کے لیے نہیں بلکہ نئی نسل کو سناتن دھرم سے جوڑنے کے مقصد سے بنائی ہے۔ انہوں نے کہا، ’’میں نے اپنی پوری پونجی اس فلم میں لگا دی اور اپنی فلم کی کشتی ہنومان جی اور بابا نیم کروّلی کے بھروسے چھوڑ دی۔‘‘ انوپریانا گر نے مزید بتایا کہ بہت جلد فلم کا دوسرا حصہ بھی عقیدت مندوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اس شاندار تقریب میں شری رام جنم بھومی اور شری کرشن جنم بھومی ٹرسٹ سے وابستہ گووند دیو گری جی مہاراج بھی شریک ہوئے۔ انہوں نے انوپریانا گر اور بھارت ایکسپریس کی اس سناتن پہل کی تعریف کی اور ملک میں مزید ہنومان مندروں کی تعمیر کی بات کہی۔

نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب پہلی بار دہلی سے باہر، گجرات کے ایکتا نگر میں انعقاد

ہندوستانی سنیما کے سب سے باوقار اعزازات میں شمار ہونے والے نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب اس سال ایک تاریخی تبدیلی کے ساتھ دہلی سے باہر منعقد کی جائے گی

ہندوستانی سنیما کے سب سے باوقار اعزازات میں شمار ہونے والے نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب اس سال ایک تاریخی تبدیلی کے ساتھ دہلی سے باہر منعقد کی جائے گی۔ ۷۲ ویں نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب ۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ء کو گجرات کے ایکتا نگر (سابقہ کیوڑیا) میں منعقد ہوگی۔ ہندوستانی سنیما کے سب سے باوقار اعزازات میں شمار ہونے والے نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب اس سال ایک تاریخی تبدیلی کے ساتھ دہلی سے باہر منعقد کی جائے گی۔ ۷۲ ویں نیشنل فلم ایوارڈز کی تقریب ۲۲ ستمبر ۲۰۲۶ء کو گجرات کے ایکتا نگر (سابقہ کیوڑیا) میں منعقد ہوگی، جہاں صدر جمہوریہ دروپدی مرمو ایوارڈ یافتگان کو اعزازات پیش کریں گی۔ یہ ۷۲ ویں سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ ہے کہ قومی فلم ایوارڈز کی تقریب دہلی سے باہر منعقد کی جا رہی ہے۔ اطلاعات ونشریات کی وزارت کے مطابق یہ فیصلہ قومی فلم ایوارڈز کو ملک کے مختلف حصوں تک لے جانے کے ایک بڑے اقدام کا حصہ ہے۔ وزارت کا کہنا ہے کہ مستقبل میں اس تقریب کو قومی دارالحکومت تک محدود رکھنے کے بجائے ملک کے مختلف علاقوں میں منعقد کرنے کی سمت میں یہ ایک اہم قدم ہے۔ اس سال ایکتا نگر میں ہونے والی تقریب ملک بھر سے فلم سازوں، اداکاروں، تکنیکی ماہرین اور دیگر فنکاروں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرے گی اور ’’ایک بھارت، شریشٹھ بھارت‘‘ کے جذبے کی عکاسی کرے گی۔ گجرات کا ایکتا نگر، جو پہلے کیوڑیا کے نام سے جانا جاتا تھا، دنیا کی بلند ترین مورتی اسٹیچو آف یونیٹی کا گھر ہے۔ سردار ولبھ بھائی پٹیل کے مجسمے ۵۹۷ فٹ بلند ہے اور ۲۰۱۸ء میں اس کا افتتاح کیا گیا تھا۔ قومی فلم ایوارڈز کی تقریب اسی تاریخی مقام کے قریب منعقد ہونے کی وجہ سے اس سال کے پروگرام کو ایک منفرد علامتی اہمیت بھی حاصل ہوگئی ہے۔ اس بار دلچسپ اتفاق یہ بھی ہے کہ اسٹیچو آف یونیٹی پر بنائی گئی فلم ’’اسٹیچو آف یونیٹی ایکتا کا پرتیک‘‘ کے لیے ہدایت کار آنند ایل رائے کو نان فیچر فلم کی کیٹیگری میں بہترین ہدایت کاری کا قومی ایوارڈ دیا گیا ہے۔ اس طرح ایوارڈ یافتہ فلم اور تقریب کا مقام ایک دوسرے سے براہِ راست جڑ گئے ہیں۔ ۷۲ ویں قومی فلم ایوارڈز کے فاتحین کا اعلان رواں سال جولائی میں کیا گیا تھا۔ آرٹیکل ۳۷۰‘‘ کو بہترین فیچر فلم قرار دیا گیا، جبکہ اداکارہ یامی گوتم نے بہترین اداکارہ کا ایوارڈ حاصل کیا۔ بہترین اداکار کا ایوارڈ ملیالم سنیما کے معروف اداکار ممّوٹی اور بالی ووڈ اسٹار کارتک آرین کو مشترکہ طور پر دیا گیا۔ ممّوٹی کو ’’برامایُگم‘‘ اور کارتک آریان کو ’’چندو چیمپئن‘‘ میں اداکاری کیلئے یہ اعزاز ملا۔ اس کے علاوہ رندیپ ہڈا کو ’’سوانتنتریہ ویر ساورکر‘‘ کے لیے بہترین ڈیبیو ڈائریکٹر کا ایوارڈ ملا جبکہ ’’کانتارا ۲۸۹۸ء اے ڈی‘‘ کو بہترین مقبول فلم جو مکمل تفریح فراہم کرتی ہے، کے اعزاز سے نوازا گیا۔ نیشنل فلم ایوارڈز کا آغاز ۱۹۵۴ء میں ہوا تھا اور دہلی کا وگیان بھون طویل عرصے سے اس تقریب کا اہم مرکز رہا ہے۔

کالا ہرن کی ریلیز روکنے کی سلمان خان نے کی اپیل، میکرز بولے فلم ابھی ریلیز کے لیے تیار ہی نہیں

سلمان خان کی جانب سے اس معاملے کو قدرے مختلف انداز میں پیش کیا گیا۔ ان کے وکیل نے عدالت میں کہا کہ معاملہ صرف سنیما گھروں میں فلم کی ریلیز تک محدود نہیں ہے، فلم بعد میں کسی او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی ریلیز کی جا سکتی ہے اور اس کیلئے سینسر بورڈ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں

نئی دہلی: سلمان خان کی جانب سے اس معاملے کو قدرے مختلف انداز میں پیش کیا گیا۔ ان کے وکیل نے عدالت میں کہا کہ معاملہ صرف سنیما گھروں میں فلم کی ریلیز تک محدود نہیں ہے۔ فلم بعد میں کسی او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی ریلیز کی جا سکتی ہے اور اس کے لیے سینسر بورڈ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد عدالت نے اپنے حکم میں او ٹی ٹی ریلیز کو بھی شامل کر لیا ہے۔ فلم ’کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی‘ کو لے کر سلمان خان اور اس کے میکرز کے درمیان قانونی جنگ جاری ہے۔ سلمان خان نے فلم کی ریلیز اور تشہیر پر روک لگانے کے لیے دہلی ہائی کورٹ میں عرضی دائر کی ہے۔ سلمان کا کہنا ہے کہ فلم میں ان کی زندگی، شناخت اور 1998 کے کالے ہرن کے معاملے سے متعلق چیزوں کا استعمال کیا گیا ہے۔ معاملے کی سماعت کے دوران فلم کے میکرز نے عدالت کو بتایا کہ فلم ابھی ریلیز کے لیے تیار ہی نہیں ہے۔ فلم پروڈیوسر امت جانی کی جانب سے پیش ہوئے وکیل نے عدالت میں کہا کہ فلم کو ابھی مرکزی فلم سرٹیفکیشن بورڈ یعنی سینسر بورڈ کے پاس سرٹیفکیٹ کے لیے بھیجا جانا باقی ہے۔ فلم کے مواد کو اب تک سینسر بورڈ سے سرٹیفائی نہیں کیا گیا ہے۔ اس دلیل کے بعد عدالت نے فلم ساز کو 2 ہفتوں کے اندر اپنا جواب داخل کرنے کی ہدایت دی ہے۔ معاملے کی اگلی ساعت 30 ستمبر کو ہوگی۔ سلمان خان کی جانب سے اس معاملے کو قدرے مختلف انداز میں پیش کیا گیا۔ ان کے وکیل نے عدالت میں کہا کہ معاملہ صرف سنیما گھروں میں فلم کی ریلیز تک محدود نہیں ہے۔ فلم بعد میں کسی او ٹی ٹی پلیٹ فارم پر بھی ریلیز کی جا سکتی ہے اور اس کے لیے سینسر بورڈ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے بعد عدالت نے اپنے حکم میں او ٹی ٹی ریلیز کو بھی شامل کر لیا ہے۔ دراصل پورا تنازع فلم کا پوسٹر اور ٹیزر سامنے آنے کے بعد شروع ہوا۔ سلمان خان کی جانب سے الزام لگایا گیا کہ فلم میں ایک ایسا کردار دکھایا گیا ہے جو کافی حد تک ان سے مشابہت رکھتا ہے۔ اس کردار کے ہاتھ میں سلمان خان جیسا مشہور بریسلٹ بھی نظر آیا۔ سلمان کا کہنا ہے کہ ان سب چیزوں کے ذریعے انہیں ان کی شناخت سے جوڑ کر دکھایا جا رہا ہے اور ان کی اجازت کے بغیر فلم میں ان کی شخصیت کا استعمال کیا گیا ہے۔ فلم کے ٹیزر میں 1998 کے کالے ہرن کے شکار کے معاملے سے متعلق حوالے بھی دکھائے گئے ہیں۔ یہ وہی معاملہ ہے جس سے سلمان خان کا نام طویل عرصے سے جڑا رہا ہے۔ سلمان کی جانب سے عدالت میں کہا گیا کہ فلم میں ان کی زندگی سے جڑے تنازع کو کہانی کا حصہ بنایا گیا ہے اور اسے فلم کی تشہیر کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اس سے ان کی شبیہ کو نقصان پہنچ سکتا ہے اور ان کے شخصیت کے حقوق کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ وہیں فلم کے ڈائریکٹر بھارت ایس شری نیت کا کہنا ہے کہ یہ فلم سلمان خان پر مبنی نہیں ہے۔ فلم کا کردار خیالی ہے اور اس کا نام ’ایان خان‘ رکھا گیا ہے۔ ڈائریکٹر نے بریسلٹ کے حوالے سے بھی کہا تھا کہ ایسا بریسلٹ صرف سلمان خان ہی نہیں پہنتے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ اداکار کو سلمان خان جیسا دکھانے کے لیے کسی طرح کا مصنوعی میک اپ یا پروستھیٹک میک اپ استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اس تنازع کے درمیان دہلی ہائی کورٹ میں اس معاملے کی پہلے بھی کئی بار سماعت ہو چکی ہے۔ سلمان خان کی جانب سے فلم کی ریلیز کے ساتھ ساتھ اس کی تشہیر، مارکیٹنگ اور اسٹریمنگ پر بھی روک لگانے کی درخواست کی گئی ہے۔ وہیں فلم میکرز اپنی جانب سے ان الزامات کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ایک ساعت کے دوران ہائی کورٹ نے فلم کے ٹیزر اور کچھ تشہیری مواد کو ہٹانے کا حکم بھی دیا تھا۔ اس حکم کے خلاف پروڈیوسر امیت جانی نے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا۔ بالی ووڈ سپر اسٹار سلمان خان کی جانب سے فلم کالا ہرن: دی بیٹل فار لیگیسی کی ریلیز پر روک لگانے کی درخواست کے معاملے میں فلم کے میکرز نے عدالت میں اہم بیان دیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ میں سماعت کے دوران فلم کے پروڈیوسر امیت جانی کے وکیل نے واضح کیا ہے کہ فلم ابھی ریلیز کے لیے تیار ہی نہیں ہے کیونکہ اسے ابھی تک سینسر بورڈ (CBFC) کی جانب سے سرٹیفکیٹ نہیں ملا ہے۔ میکرز کے وکیل نے عدالت کو بتایا کہ فلم ابھی ریلیز کے قابل حالت (releasable state) میں نہیں ہے اور نہ ہی ابھی تک اس کا باقاعدہ ٹریلر ریلیز کیا گیا ہے۔ پروڈیوسرز نے یقین دہانی کرائی ہے کہ سنسر بورڈ کی منظوری کے بغیر فلم کو ریلیز نہیں کیا جا سکتا۔ جب سلمان خان کے وکلاء نے خدشہ ظاہر کیا کہ او ٹی ٹی (OTT) پلیٹ فارمز کے لیے سینسر بورڈ کے سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی، تو عدالت نے اپنے حکم میں او ٹی ٹی ریلیز کو بھی شامل کرتے ہوئے فی الحال اس پر بھی روک برقرار رکھنے کا اشارہ دیا ہے۔ سلمان خان کی قانونی ٹیم کا موقف ہے کہ یہ فلم مبینہ طور پر ان کے 1998 کے مشہور کالا ہرن شکار کیس اور گینگسٹر لارنس بشنوئی کے ساتھ جاری تنازع پر مبنی ہے۔ ان کے اعتراضات یہ ہیں۔ سلمان خان کی اجازت کے بغیر ان کی زندگی کے واقعات، ان کے جیسا نظر آنے والا مرکزی کردار اور ان کا مشہور فیروزہ بریسلٹ فلم کے پوسٹرز اور ٹیزر میں استعمال کیا گیا ہے۔ دہلی ہائی کورٹ نے فلم کے میکرز کو اپنی تفصیلی رپورٹ اور جواب داخل کرنے کے لیے دو ہفتوں کا وقت دیا ہے۔ اس کیس کی اگلی ساعت اب 30 ستمبر کو طے کی گئی ہے، تب تک فلم کی ریلیز یا تشہیر پر عبوری روک برقرار رہے گی۔ اس سے قبل جولائی میں بھی عدالت نے سلمان خان کو راحت دیتے ہوئے میکرز کو سوشل میڈیا سے فلم کا تنازع ٹیزر ہٹانے کا حکم دیا تھا۔